

عَلَمُهُ

يَا أَبَا صَالِحٍ الْمَهْدِيِّ أَدْرَكْتَنِي

زیارتِ ناحیہ مقدّسہ

حضرت صاحب العصر والزمان صلوات اللہ علیہ وآلہم

منذ صاحب کونین
نعتی صاحب العصر والزمان
Presented by: <https://jafrilibrary.com>

ترتیب و تدوین

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی

زیارتِ ناچند مقدسہ

صلوات اللہ علیہ وآلہ
حسب ارشاد حضرت صاحب العصر والزمان

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

..... ﴿تحقیق و ترتیب و تدوین﴾

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی

بہارِ حق و باطن محفوظ ہیں

نام کتاب : زیارتِ ناجیہ مُقَدَّسَہ
 ترتیب و تدوین : علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی
 اشاعت : ۲۰۱۲ء
 تعداد : ایک ہزار
 کمپوزنگ : رحمان احمد
 پرنٹنگ : سید غلام اکبر
 قیمت : [REDACTED]
 ناشر : محسنہ میموریل فاؤنڈیشن

Presented by: <https://jaanilibrary.com/>
 فلیٹ نمبر 102، مصطفیٰ آر کیڈ،

سندھی مسلم کواپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی،
 کراچی، فون: 02134306686

website: www.allamazameerakhtar.com

کتاب ملنے کا پتہ

MUSTAFA ARCADE
 Flat #102, Plot 119-A
 S.M.C.H.S, KARACHI
 PAKISTAN
 Ph# 02134306686

**IMAM BARGAH
 DUA-E-ZEHRA**
 2 Lorne Road
 NN 1 3RN U.K.
 Ph# 07989344151

Community News & Views
 11 Amesbury Court
 Robbinsville N.J. 08891
 U.S.A Ph# 0016093360015

H.NO.22-3-145,
 DarabJang Lane,
 Yakutpura,
 Hyderabad A.P. INDIA
 Ph# 00918099247402

6 Edwards Mews
 Islington
 London N1 1SG
 Ph# 00447958344614
 00442072269057

Abbas Book Agency
 Rustam Nagar
 Dargah Hz. Abbas
 Lucknow-3 U.P.
 INDIA
 Ph# 0091936944864

Alamdar Book Depot
 Imam Bargah
 Shuhda-e-Karbal
 Anchooli Society
 Karachi
 Ph# 02136804345

Iftikhar Book Depot
 43-Main Bazar
 Islampura,
 Lahore
 Ph# 042-37223686

Ahmed Book Depot
 Phatak Imam Bargah
 Shah-e-Karbala
 Rizvia Society
 Karachi

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست

- ۱۔ پیش لفظ (علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی) ----- ۴
- ۲۔ زیارت ناحیہ کا معجزہ ----- ۸
- ۳۔ مجلس عزاء بعنوان زیارت ناحیہ (خطیب: علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی) ----- ۱۰
- ۴۔ زیارت ناحیہ مقدسہ (معروفہ) ----- ۳۵
- ۵۔ زیارت ناحیہ مقدسہ (غیر معروفہ) ----- ۶۹
- ۶۔ منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ (مرزا دبیر) ----- ۸۹
- ۷۔ منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ (میرزا عشق) ----- ۹۸
- ۸۔ منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ (سید محمد عباس ایم اے) آل میر انیس) ----- ۱۱۹
- ۹۔ زیارت شہدائے کربلا (منظوم) ----- ۱۲۳
- ۱۰۔ شہدائے کربلا کے مختصر حالات ----- ۱۳۰
- ۱۱۔ زیارت ناحیہ کا مختصر منظوم ترجمہ (شاہد نقوی) ----- ۱۶۲

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی:

پیش لفظ

بقول علامہ سید محمد جعفر زیدی شہید، شکر بے حد ہے خدائے لم یزل ولا یزال کا کہ مومنین کرام کے سامنے زیارت ناحیہ مقدسہ ترجمہ کر کے پیش کرنے کا شرف حاصل کیا جا رہا ہے۔ یہ زیارت اصل میں وہ تحفہ سلام ہے اور وہ نذر عقیدت ہے جس کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے اپنے جد مظلوم خامس آلِ ابا حضرت سید الشہداء کی بارگاہ میں پیش کیا ہے اور بعنوان سلام اپنے جد مظلوم کا مرثیہ کہا ہے اور ان کے مصائب و آلام کا تذکرہ کر کے نوحہ کیا ہے۔ اس زیارت کی جلالت قدر اور عظمت مقام کی ضمانت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ کلمۃ اللہ الباقیہ کے کلمات ہیں۔ غیبت صغریٰ میں جن چار حضرات علماء کرام نے نیابت امام کے فرائض انجام دیئے ہیں اور امام علیہ السلام کے ارشادات عالیہ اور احکام جاریہ ان کے وسیلہ سے ملت اہل بیت تک پہنچے ہیں وہی حضرات اس زیارت عظمیٰ کے لئے ہمارے اور ہمارے امام کے درمیان وسیلہ محکم ہیں۔ ہمارے اجلہ علمائے کرام نے اس زیارت کو معتبر قرار دے کر کتب زیارات میں تحریر فرمایا ہے۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اولاً اپنی کتاب مزار بحار میں پھر اس کے بعد اپنی کتاب تحفۃ الزائرین میں اس زیارت کو ان زیارتوں کے سلسلہ میں تحریر فرمایا ہے جو آئمہ معصومین علیہ السلام سے منقول و ماثور ہیں اور تالیف علماء میں سے نہیں

ہیں۔ علامہ مجلسیؒ مذکور نے زیارت ناحیہ کو سید ابن طاووس اور شیخ محمد بن المشہدی کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے۔

شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی علیہ الرحمہ نے بھی براہ راست ابن عیاش سے اسی زیارت ناحیہ کی روایت کی ہے۔ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ جو شیخ ابو جعفر طوسی و شیخ نجاشی رحمہما اللہ کے استاد ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب المزار میں زیارت ناحیہ کو بیان فرمایا ہے۔ سید ابن طاووس نے بھی اپنی کتاب اقبال میں زیارت ناحیہ کو پیش کیا ہے۔ غرضیکہ علماء اعلام شیعہ نے اس زیارت کو موثق و معتبر ہونا تسلیم کیا ہے۔

فاضل علام جناب سید سبط الحسن صاحب ہنسوی و ام مجدہ نے رسالہ الجواد بنارس مطبوعہ جنوری ۵۳ء میں زیارت ناحیہ کے موثق و معتبر ہونے پر بڑی زبردست فاضلانہ بحث کی ہے۔ جو نہایت بیش قیمت اور قابل قدر ہے۔ خوش قسمتی سے یہ رسالہ اس وقت پیش نظر ہے۔ تقریر نہایت مبسوط اور مفصل ہے۔ اسی کی روشنی میں یہ چند جملے جو اس مقصد کے لئے کافی ہیں سپرد قلم کئے گئے۔ رسالہ مذکور میں اس کا بھی تذکرہ ہے کہ اسی زیارت ناحیہ کا ترجمہ تاج العلماء مولانا سید علی محمد صاحب طب ثراہ نے فرمایا اور جناب مرزا دبیر میرزا عشق نے اس زیارت کا منظوم ترجمہ کیا۔ جو زیارت ناحیہ کے بعد دونوں مرثیے پیش کیئے جا رہے ہیں، میں نے درستی و صحت کا حتی المقدور اہتمام کیا ہے۔ پھر ترجمہ کے متعلق چاہے کتنی ہی سعی کی گئی ہو۔ یہ دعویٰ کہ مقصد امام تک رسائی ہو گئی ہے معاذ اللہ من ذالک۔

یہ زیارت دو جگہ گانہ عنوان کے ساتھ آپ کے سامنے آرہی ہے۔ پہلے جزو کو ”زیارت ناحیہ معروفہ“ کہا جاتا ہے۔ دوسرے کو ”زیارت ناحیہ غیر معروفہ“۔

یہ زیارت ہمارے بادشاہ حقیقی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ سے منسوب ہے۔ یہ زیارت وہ تحفہ سلام اور درد بھرا مرثیہ ہے جس کو امام عصر عجل اللہ فرجہ نے اپنے جد سید الشہداء حضرت امام حسینؑ مظلوم کی قبر مبارک پر بطور نذرانہ عقیدت پیش کیا تھا اس زیارت کی سند اکابر علمائے شیعہ علامہ مجلسی، شیخ ابو جعفر طوسی، شیخ مفید اور سید ابن طاووس سے ملتی ہے اس لئے یہ زیارت نہایت معتبر ہے۔

اس زیارت کا پڑھنا ایسا ہی ہے گویا امام حسینؑ کا نوحہ، مرثیہ، سلام اور نذرانہ عقیدت بزبان امام زمانہ پڑھنا ہے جس کا ثواب بے حساب ہے۔ روز عاشور کے علاوہ بھی عام ایام میں پڑھنے کا ثواب بے حد ہے۔

اس زیارت میں ہم تین باتوں کا علم حاصل کر سکتے ہیں:

۱۔ کیونکہ اس زیارت میں شروع سے آخر تک امام حسینؑ کے مصائب کو بیان کرتے ہوئے ان پر سلام بھیجا گیا ہے لہذا ایک مومن اس زیارت کے ذریعے امام پر ڈھائے گئے مصائب سے آگاہ ہوتا ہے۔

۲۔ اس زیارت میں امام عالی مقام کے اہداف کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے کیوں قیام کیا۔ آخر وہ کیا وجوہات تھیں کہ امام نے یزید کے خلاف تنہا جہاد کا فریضہ انجام دینے کا بیڑا اٹھایا۔

۳۔ اس زیارت کے ذریعے ہمیں ہماری ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔

زیارتِ ناحیہ کے گریہ خیز مصائب اس وقت دل کو تڑپاتے ہیں جب امام زمانہ فرماتے ہیں کہ ”ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضحل کر دیا، دم لینے کی مہلت نہ دی مددگار کوئی آپ کا رہا نہ تھا، بیکیسی کے عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ آپ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے

ہجوم اشقیاء کو ہمارا ہے تھے، یہاں تک کہ انھوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا
آپ زخموں سے پُور ہو کر زمین پر گرے۔“

میرا نہیں نے زیارتِ ناحیہ کے مصائب کا ترجمہ کیا ہے یہ بند دیکھئے:-

گرتے ہیں اب حسینِ فرس پر سے ہے غضب نکل رکاب پائے مطہر سے ہے غضب
پہلو شگافتہ ہوا خنجر سے ہے غضب غش میں جھکے عمادہ گراسر سے ہے غضب

قرآنِ رحلِ زین سے سرِ فرس گر پڑا

دیوارِ کعبہ بیٹھ گئی عرش گر پڑا

امام حسین جیسے ہی گھوڑے سے گرے امام زمانہ فرماتے ہیں:-

”شریعت معطل ہو گئی، شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا گیا، نمازوں کو
روزوں کو معطل کر دیا گیا، ایمان کی عمارت کو ڈھا دیا گیا، قرآن کی آیتوں کو جلا دیا
گیا اور مسلمان بغاوت و سرکشی میں دھستے چلے گئے، آپ کے قتل سے رسول اللہ
مظلوم قرار پا گئے۔“

امام زمانہ فرماتے ہیں:-

”آپ کے قتل سے کتابِ خدا پر لاوارثی چھا گئی، آپ کے ستائے جانے سے
اصل میں حق ستایا گیا، آپ کے نہ ہونے سے ”اللہ اکبر“ اور ”لا الہ الا اللہ“ کی
آوازوں میں کوئی روح نہ رہی، حرام و حلال کا امتیاز قرآن اور قرآن کے معنی کا
تعیین سب ضائع ہو گیا۔ آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں ہو گئیں
فاسد عقیدے سے حدودِ شریعت کا تعطل ہو گیا، نفسانی خواہشوں کا زور،
گمراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا۔“ میرا نہیں کہتے ہیں:-

اسلام اگر یہی ہے تو اسلام کو سلام

زیارتِ ناحیہ کا معجزہ

یہ تقریر ۱۵ شعبان (۲۸ جولائی ۲۰۱۰ء) کی شب میں برمکان سید ناصر رضا رضوی بمقام گلشن اقبال کراچی میں ہوئی تھی۔ صبح ۷ بجے مجھے اسلام آباد جانا تھا، چونکہ ۱۵ شعبان جشن ظہور حضرت حجت علی اللہ فرجہ کی محفل میں تقریر کرنی تھی، اسلام آباد سے مجھے ڈھڈیاں (چکوال) جانا تھا، مجھے بتایا گیا تھا کہ ایئر بیلو (Air Blue) کے جہاز سے نکل بک کر دیا گیا ہے، صبح ایئر پورٹ پر جب میں ایئر بیلو (Air Blue) کے کاؤنٹر پر پہنچا تو انہوں نے کہا آپ کی بلیک ایئر بیلو (air blue) سے نہیں بلکہ شاہین ایئر لائن (Shaheen Airline) کے جہاز کی ہے۔ میں بہت حیران ہوا، اس لئے کہ میں زیادہ تر PIA سے سفر کرتا ہوں اس مرتبہ ایئر بیلو کے جہاز میں سفر تھا، شاہین ایئر لائن سے سفر میرے لئے بہت حیرانی کا باعث تھا۔

خیر میں شاہین ایئر لائن کے جہاز پر سوار ہو گیا، اپنے مقررہ وقت پر جہاز پر اعلان ہوا کہ ہم اسلام آباد ایئر پورٹ پر لینڈ (land) کر رہے ہیں۔ اچانک جہاز اترتے اترتے پھر اوپر کی طرف اٹھا اور فضا میں چکر لگانے لگا۔ میں نے ونڈو سے دیکھا تو نیچے بہت تیز بارش ہو رہی تھی، میں سمجھا خراب موسم کی وجہ سے جہاز اترنے میں ابھی دیر ہے،

مسلسل ایک گھنٹے سے بھی زیادہ جہاز اسلام آباد ایئر پورٹ کے گرد چکر لگا تا رہا، مسافر کچھ بے چین نظر آئے، ایک صاحب بار بار ایئر ہوسٹس سے سوال کر رہے تھے جہاز کب اترے گا، اس نے جواب دیا، بس اترنے والا ہے۔ اُس کے لہجے سے تشویش ظاہر تھی۔ وہ صاحب مجھ سے کہنے لگے اب کچھ نہیں ہو سکتا اللہ خیریت کرے۔

خدا خدا کر کے جہاز نے لینڈ کیا میں باہر آیا تو اسلام آباد میں بارش ہو رہی تھی جیسے ہی میں باہر آیا میرے میزبان نے بتایا کہ ایئر بلوک کا جہاز جو کراچی سے اسلام آباد آ رہا تھا وہ گر چکا ہے، میں سٹائے میں آ گیا، مجھے تو اسی جہاز سے آنا تھا یہ تو اچانک شاہین سے آیا تھا۔ جہاز گرنے کی خبر شاہین کے ہائلٹ کولم چکی تھی اور موسم کی خرابی کی وجہ سے اُسے اترنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔

یہ بات میری سمجھ میں اُس وقت آئی جب باہر آ کر حادثے کی خبر ملی۔ اسلام آباد سے چکوال کا سفر جاری تھا اور میں راستے میں سوچتا ہوا جا رہا تھا کہ زیارتِ ناحیہ پڑھ کر گھر سے چلا تھا۔ امام زمانہ نے اپنا معجزہ دکھایا کہ میں دوسرے جہاز میں سفر کر کے اسلام آباد پہنچا۔

میں اپنی اس تقریر ”زیارتِ ناحیہ“ کو معجزاتی تقریر کہتا ہوں۔ میری دعا ہے اسی طرح امام زمانہ ہر مومن کی مدد فرمائیں (آمین)
(سید ضمیر اختر نقوی)

مجلس عزابنعنوان

زیارتِ ناحیہ

(خطابت: علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود اور سلام محمد و آل محمد کے لئے

زیارتِ ناحیہ یہ حضرت حجت ولی عصرؑ کی لکھی ہوئی زیارت ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ سرداب جو سامرے میں گھر ہے امام کا، سرداب کہتے ہیں تہہ خانے کو، اُس تہہ خانے میں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے، اور زینے اتر کے نیچے جاتے ہیں وہ جگہ میری دیکھی ہوئی ہے، زیارت کی ہے میں نے تو وہاں ایک طاق بنا ہوا ہے۔ سرداب کے حجرے میں، اُس طاق کے اندر یہ زیارت لکھی ہوئی رکھی تھی اور امام نے تحفے کے طور پر قوم کو مومنین کو بھجوائی تھی اور یہ زیارت جب آپ جاتے تھے امام حسینؑ کے روضے پر اور جاتے ہیں تو قبر پر کھڑے ہو کے یہی زیارت پڑھتے ہیں۔ اور ہر نماز کے بعد امام یہ زیارت پڑھتے ہیں ناحیہ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لفظ نوحے سے ہے یعنی امام نے واقعہ کربلا پر جو نوحہ کیا تھا اور جو بیان دیا تھا اپنا، یہ وہ بیان ہے اور اس کو جتنے بھی بڑے بڑے علماء ہیں شیعہ مذہب کے اور محدثین انہوں نے اس کو مستند بتایا ہے۔ علامہ مجلسی اور شیخ مفید اور علامہ ابن طاووس نے خصوصی طور سے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا، اور اس کا جو انداز ہے اسلوب ہے اور جو الفاظ ہیں جو فصاحت ہے جو بلاغت ہے وہ ظاہر ہے

ترجمہ میں پڑھوں گا، عربی میں خاص خاص جملے، جو کہ انداز ہے زیارت کا اسی طرح تمام انبیاء کو پہلے زیارت میں سلام کیا ہے، پھر امام مظلوم کا ذکر کیا ہے، اس زیارت سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ امام حسین پر کیا کیا مصائب گزرے اور چونکہ گھر کے ہی فرد نے بیان کیا ہے اس لئے ایک ایک لفظ مستند ہے اور بہت سی اہم باتیں اس زیارت سے پتہ چلتی ہیں کہ جو بعض کتابوں میں جو واقعہ کر بلا پہ لکھی گئی ہیں اُس میں نہیں آئیں، اس گھر کا فرد اور اہل بیت ہی کی ہستی اس کو لکھوا رہی ہے اور بیان کر رہی ہے۔ اس لئے کہ ہر لفظ اس کا سچا ہے، اور اتنا دردناک بیان ہے چونکہ حقیقی بیان ہے اور زبان معصوم ہے اور ذکر معصوم ہے۔

سلام آدم پر جو برگزیدہ خدا اور خلیفہ خدا ہیں۔ سلام شیثؑ پر جو ولی خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔ سلام ادریسؑ پر جو اپنی دلیل کے ساتھ (جنت میں) مقیم ہیں۔ سلام نوحؑ پر جن کی دعا قبول کی گئی۔ سلام ہودؑ پر جن کی اللہ کی طرف سے مخصوص مدد کی گئی۔ سلام صالحؑ پر جن کو اللہ نے اپنے کرم سے ذی شان قرار دیا۔ سلام ابراہیمؑ پر جن کو اللہ نے اپنی خلعت سے سرفراز کیا۔

سلام اسماعیلؑ پر جن کو اللہ نے ذبح عظیم کی قرارداد کے ساتھ اپنی جنت سے فدیہ بھیجا۔ سلام اسحاقؑ پر جن کی ذریت میں اللہ نے نبوت کا سلسلہ رکھا۔ سلام یعقوبؑ پر جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دوبارہ بینائی دی۔ سلام یوسفؑ پر جن کو خدا نے اپنا کرم عظیم فرما کر کنوئیں سے نجات دی۔ سلام موسیٰؑ پر جن کے لئے خدا نے اپنی قدرت سے دریا کو شگافہ کر دیا۔

سلام ہارونؑ پر جن کو خدا نے اپنی نبوت سے مخصوص فرمایا۔ سلام شعیبؑ پر جن کو خدا نے ان کی امامت پر غالب کیا۔ سلام داؤدؑ پر جن کے ترکِ اولیٰ کو اللہ

نے معاف کر دیا۔ سلام سلیمانؑ پر جن کے لئے خدا کی دی ہوئی عزت کی بدولت
 تو م جن تابع ہو گئی۔ سلام یونسؑ پر خدا نے ان کے اس وعدے کو پورا کیا جس کی
 انہوں نے ضمانت دی تھی۔ سلام زکریاؑ پر جو اپنی شدید آزمائش میں بھی صابر
 رہے۔ سلام یحییٰؑ پر جن کا مرتبہ اللہ نے ان کی شہادت سے اور بڑھا دیا۔ سلام
 عزیزؑ پر جن کو خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔ سلام عیسیٰؑ پر جو بزبان وحی
 اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں۔ سلام محمد مصطفیٰؐ پر جو محبوب خدا اور پسندیدہ خدا
 ہیں۔ سلام امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ پر جن کو پیغمبر کے بھائی ہونے کا
 مخصوص شرف دیا گیا۔ سلام فاطمہ زہراؑ دختر رسولؐ پر، سلام ابو محمد حسن مجتبیٰؑ پر جو
 اپنے باپ کے وصی و جانشین ہیں۔ سلام حسینؑ پر جنہوں نے راہ خدا میں انتہائی
 زخمی ہونے کے بعد جو جان جسم میں باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے دی۔ اس پر سلام
 جس نے مخفی اور آشکار خدا کی عبادت کی۔ اس پر سلام جس کی خاک میں اللہ نے
 اثر شفا قرار دیا۔ سلام اس پر کہ جس کے قبہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس
 پر سلام جس کی ذریت سے قیامت تک امام رہیں گے۔ آخری پیغمبر کے فرزند پر
 سلام سردار اوصیاء علیؑ کے فرزند پر سلام۔ فاطمہ الزہراؑ کے فرزند پر سلام، خدیجہؑ
 بزرگ مرتبہ کے فرزند پر سلام، سدرۃ المنتہی کے وارث پر سلام، جنت جیسی پناہ گاہ
 کے وارث پر سلام، زمزم و صفا کے وارث پر سلام۔ سلام آلودہ خاک و خون پر
 سلام، سلام اس پر جس کا خیمہ پھاڑ ڈالا گیا، چادرِ تطہیر والوں کی پانچویں فرد پر
 سلام، مسافروں میں سب سے زیادہ بیکس مسافر پر سلام، شہیدوں میں سب سے
 زیادہ پردرد شہید پر سلام۔

اس پر سلام جس کو مجہول النسب یعنی حرام زادے لوگوں نے قتل کیا۔ ساکن

ارض کر بلا پر سلام۔ اس پر سلام جس کو آسمان کے فرشتے روئے۔
 اس پر سلام جس کی نسل سے ائمہ اطہار ہیں، سلام دین کے سردار پر، سلام ان
 (ائمہ) پر جو حق کی منزلیں ہیں، سلام ان ائمہ پر جو پیشوائے ملت ہیں۔
 ان گریبانوں پر سلام جو خون میں بھرے تھے۔ ان ہونٹوں پر سلام جو بیاس
 سے سوکھے ہوئے تھے۔

سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، سلام ان پر جن کو قتل کے فوراً بعد
 لوٹ لیا گیا۔

(ارض کر بلا پر) بننے والے خون پر سلام۔

ظاہر ہے کہ اس کا ایک ایک جملہ ایسا ہے کہ جس کی تشریح کی جائے، جیسا کہ
 امام نے فرمایا کہ امام حسینؑ کو حرام زادوں نے قتل کیا، تو مات رہ جاتی اور پتہ نہ چلتا
 کہ صرف محاورہ کہا گیا۔ اس لئے بعد کر بلا ریسرچ کی گئی اور راپوں نے اور
 مورخین نے سب کے شجرے پتہ لگائے اور یہاں تک امام نے فرمایا کہ وہ دس
 آدمی کہ جنہوں نے گھوڑے کی نعل بندی کی تھی اور دس آدمیوں نے اپنے
 گھوڑے لاشِ حسینؑ پر دوڑائے تھے ان کے پورے شجرے لکھ دیئے گئے کہ یہ
 دس کے دس پتے حرام زادے تھے۔ مختار نامے میں بھی لکھا ہے اور مقاتل میں بھی
 اور پھر یزید سے لے کر ابن زیاد، عمر سعد اور شمر سب کے شجرے موجود تھے،
 اتنے گندے شجرے کہ ایک تو حرام زادہ ہوتا ہے، حقیقت میں حرام زادہ ہوتا ہے
 ان کے ہاں اتنی گندگی تھی کہ پشت ہا پشت کے حرام زادے تھے اور ان سے یہی
 صادر ہو سکتا تھا جو انہوں نے کیا۔ اچھا اب یہ کہ بہت سے لوگ ذراناک بھوں
 چڑھاتے ہیں، پیشانی پہ ٹکلیں پڑتی ہیں کہ ان کو حرام زادہ کہا جا رہا ہے،

لیکن سوچنے والے کم بخت یہ نہیں سوچتے کہ وہ کر کیا رہے ہیں۔ اس پہ نہیں غور کر رہے، یعنی کبھی دنیا کے کسی انسان نے ایسا کچھ کیا ہی نہیں جو کر بلا کے ظالموں نے کیا، تو یہ کوئی ذرا سا بھی، کوئی شرافت کی تھوڑی سی رمت، بال برابر بھی شرافت اُن میں ہوتی تو کبھی بھی یہ سب نہ کرتے جو انہوں نے کیا اور جو کچھ کیا ہے ابھی امام بتائیں گے کہ انہوں نے کیا کیا اور امام نے اُس کا ثبوت دیا ہے کہ کوئی بھی شریف انسان یہ سب کچھ نہیں کر سکتا اب دیکھئے یہ جملہ کہ شہید ہوئے اور لوٹ لئے گئے یہاں پر امام کے جملے پر غور کریں کہ اس جملے کو امام نے کس طرح کہا، سلام اُن پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، سلام اُن پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔ یعنی ذرا سا بھی وہ رُ کے نہیں یعنی جیسے ہی امام کا سر جدا ہوا تو جو امام ابھی منظر کھینچیں گے کہ کس طرح امام حسینؑ کو قتل کیا گیا وہ امام نے بتایا کہ عزم کیا تھا۔

یلغار تھی وہ انتظار کر رہے تھے کہ جلدی سے سر کئے اور ہم لوٹیں تو سب سے پہلے امام کا عمامہ لوٹا گیا، سب کے نام لکھے ہیں کہ کس نے کیا چیز لوٹی۔ ایک ایک چیز باریک باریک بات بھی آگئی ہے تحریر میں اور اُس نے عمامہ اپنے سر پہ رکھا اور ناچنا شروع کیا۔ ایک نے عبا اتاری اور پہن لی، ایک نے قبا اتاری پہن لی یعنی ایک ایک چیز لوٹی اور لے لے کے بھاگ رہے تھے لاش پر سے اور اُس کے بعد پھر تفصیل ہے کہ جس نے عمامہ سر پہ رکھا تھا پاگل ہو کے مرا، جس نے عبا پہنی تھی اُس کا پورا جسم سفید داغوں سے بھر گیا۔ اور اُن کے سب کے ہاتھوں میں فالج ہو گیا، رعشہ ہو گیا، ہاتھ پیر ٹیڑھے ہو گئے اور چہرے مسخ ہو گئے اور ایک شقی کے لئے یہ لکھا ہے، یعنی سب سے انتقام لینے کے بعد، امیر مختار کے حالات میں کہ ایک بہت بڑی داڑھی تھی اُس کی اُس کے سامنے لوگ بیان کر رہے تھے کہ فلاں

نے عمامہ لوٹا اور اُس کا یہ حشر ہوا، ایک نے عبالوئی تو اُس کا یہ حشر ہوا، تو کہنے لگا میں تو تمہارے سامنے بیٹھا ہوں میں نے تو حسین کو لوٹا تھا یہ میں نے ظلم کیا تھا مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔ وہ راوی کہتا ہے کہ ابھی اُس نے یہ کہا تھا کہ میں تو ٹھیک ٹھاک بیٹھا ہوں میں نے تو بہت ظلم کیا تھا، میرا تو کچھ نہیں ہوا اس اتنی دیر میں چراغ کی لو پھڑ پھڑانے لگی تو وہ جلدی سے اٹھا کہ چراغ کی لو کو ٹھیک کر دے، جیسے ہی چراغ کی لو بڑھائی اُس نے جا کے شعلہ سا ایک بھڑکا اور اُس کی داڑھی کو پکڑا، داڑھی سے آگ لگی، پورے جسم میں آگ لگ گئی۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جملہ اس پہ غور کیجئے کہ سلام اُن پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا، تو اس جملے میں کتنی بڑی تاریخ ہے۔

ارض کر بلا پر بننے والے خون پر سلام، جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے
 اعضاء پر سلام۔

اب ایک ایک جملے کی پوری تاریخ ہے، کتنے اعضاء جسم سے الگ کیئے گئے۔
 نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر سلام۔

اب ظاہر ہے کہ امام کا گریہ بڑھتا ہے، اور کس طرح امام پڑھتے ہیں، اچھایہ بتا دیں یہ پوری زیارت جو ہے میر عشق نے اپنے مرثیے میں بھی نظم کی ہے، مرزا دبیر نے بھی نظم کی ہے اور عزت لکھنوی صاحب نے اس کو نظم کیا ہے اور وہ ظفر الایمان میں اس کو پڑھتے بھی تھے شبِ داریوں میں اس زیارت کو۔ ”اے زندگی کے مطلعِ تاباں تجھے سلام“ عزت لکھنوی پڑھتے تھے تو یہی زیارت سامنے رکھتے تھے۔ پھر لکھا۔

بے ردا ہو جانے والی مستورات پر سلام، حجت پروردگارِ عالم پر سلام۔ آپ

پر سلام اور آپ کے پاکیزہ آباء و اجداد پر سلام۔ آپ پر سلام اور آپ کے شہید ہونے والے فرزندوں پر سلام، آپ پر سلام اور حمایت حق کرنے والی آپ کی ذریت پر سلام۔ آپ پر اور آپ کے پہلو میں رہنے والے فرشتوں پر سلام۔ کیوں کہ قبر کے ادھر اور ادھر فرشتے مسلسل اترتے رہتے ہیں اور وہ قبر کے پاس بیٹھے رہتے ہیں تو ان فرشتوں کو بھی سلام کیا ہے، کتنی محبت ہے انہیں، وہ اللہ سے ہر وقت یہ مناجات کرتے ہیں کہ ہمیں قبر حسینؑ پر بھیج دے۔ اور جو ستر ہزار فرشتے ایک بار آتے ہیں تو پھر وہ دوبارہ نہیں آتے اسلئے کہ دیگر ستر ہزار آجاتے ہیں چودہ سو سال سے جو پہلا پڑا آیا تھا اب تک نئے فرشتے آرہے ہیں۔ مسلسل، قبر پر نزول ہو رہے ہیں۔

سلام ظلم و ستم سے قتل کئے جانے والے پر اور ان کے بھائی (حسن) پر جن کو زہر دیا گیا۔ سلام جناب علی اکبرؑ پر کم سن شیرخوار پر۔ سلام ان جسموں پر جن کو (بعد شہادت) لوٹا گیا۔ سلام نبی کی قریب ترین ذریت پر، سلام ان لاشوں پر جن کو بیابان میں پڑا چھوڑ دیا گیا۔ سلام ان مسافروں پر جو اپنے وطن سے دور تھے۔ سلام بے کفن و دفن کئے جانے والوں پر۔ سلام ان سروں پر جن کو جسموں سے جدا کر دیا گیا۔ راہ خدا میں اذیت اٹھانے والے صابر پر سلام۔ عالم بیکسی میں ظلم کئے جانے والے پر سلام، خاک پاک پر رہنے والے پر سلام قبر بلند رکھنے والے پر سلام، اس پر سلام جس کو خدائے بزرگ نے پاکیزہ و پاک قرار دیا۔ اس پر سلام جس پر جبریلؑ نے فخر کیا۔ اس پر سلام جس کو گوارے میں میرکاہیل نے لوریاں دیں۔ اس پر سلام جس کے بارے میں عہد و پیمانہ کو توڑ دیا گیا۔ اس پر سلام جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا۔ اس پر سلام جس کا خون ظلم سے

بہایا گیا۔ اس پر سلام جس کو زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا، اس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روا رکھا گیا۔

اس پر سلام جس کو ہر طرف سے نیزے لگائے جاتے تھے۔ اس پر سلام جس کو گرد و نواح کے گاؤں والوں نے آکر امام زین العابدینؑ کے ہمراہ دفن کیا۔ اس پر سلام جس کی شہ رگ کو (بے دردی سے) کاٹا گیا۔ اس پر سلام جو یکہ و تنہا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا۔ اس ریش اقدس پر سلام جو خون سے سُرخ تھی۔ اُس رخسار پر سلام جو خاک آلود تھا۔ اس بدن پر سلام جو غبار آلود تھا۔ ان دانتوں پر سلام جن پر ظلم کی چھڑی چل رہی تھی۔ اس پر سلام جو نیزہ پر اٹھایا گیا۔ ان جسموں پر سلام جو بیابان میں برہنہ پڑے تھے۔ جن کو ستمگار ان امت بھٹیڑیوں کی طرح دوڑ دوڑ کر چھینچھوڑ رہے تھے اور کھٹھنے درندے بن کر (پامالی اور لوٹ کھسوٹ کے لئے) منڈلا رہے تھے۔

میرے مولا آپ پر سلام اور آپ کے قبہ کے گرد جمع رہنے والے فرشتوں پر سلام جو آپ کی تربت کو گھیرے رہتے ہیں اور آپ کے صحن اقدس کا طواف کرتے ہیں اور آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ آپ پر سلام میں نے آپ کی جانب رُخ کیا ہے اور آپ کی بارگاہ سے کامیابی کا امیدوار ہوں۔

آج کی رات میں نے اس لئے اس زیارت کا انتخاب کیا کہ کہہ تو سب کچھ امام رہے ہیں، لیکن ہمارے اور آپ کے لئے امام نے وسیلہ دیا کہ اس میں دعائیں اتنی ہیں مومنین کے لئے کہ اس سے زیادہ دعائیں کسی زیارت میں نہیں، دعائے کَمیل میں گناہ گنوائے جاتے ہیں اور اس میں سب کچھ مانگا جاتا ہے۔

آپ پر سلام آپ کی حرمت کو پہچاننے والے کا۔ سلام آپ سے خالص محبت

رکھنے والے کا سلام، سلام آپ کی محبت کے ذریعے سے قربِ خدا حاصل کرنے والے کا، اس کا سلام جو آپ کے دشمنوں سے بیزار ہے۔

اس کا سلام جس کا دل آپ کے غم سے زخمی ہے اور آپ کے ذکر کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں جو آپ کے مصائب سے نہایت درد مند ملول اور بے حال ہے اس کا سلام جو میدانِ کربلا میں اگر آپ کے ساتھ ہوتا تو تلواروں کی باڑھ پر اپنی جان کو ڈال دیتا۔ اور آمادہٴ موت ہو کر اپنے خون کا آخری قطرہ آپ پر نثار کر دیتا اور باغیوں کے مقابلے میں آپ کے سامنے جہاد کر کے آپ کی نصرت کرتا اور اپنی روح اپنا جسم اپنا مال اور اپنی اولاد سب کچھ آپ پر فدا کر دیتا۔ اس کی روح آپ کی روح پر نثار ہوتی اور اس کے اہل آپ کے اہل پر فدا ہوتے۔ اب جبکہ زمانے نے مجھے موخر کر دیا (یعنی آپ پہلے آگئے میں بعد میں آیا) اور اس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرے مقصد نے مجھے آپ کی نصرت سے روک دیا آپ سے لڑنے والوں سے نہ لڑ سکا۔ اور آپ کے دشمنوں کے لئے میدان میں آ کر کھڑا نہ ہو سکا تو صبح و شام بیتیقراری سے آپ کے غم میں رویا کروں گا۔ (تو پتہ چلا رو نا اس کا ہے کہ اگر ہم ہوتے) اور خون کے بدلے آنکھوں سے آنسو بہاؤں گا۔ یہ آپ کا غم یہ آپ کے مصائب پر رنج و ملال اور آہ پر درد کبھی جانے والی نہیں اسی سوزشِ غم اسی رنج و ملال کو ساتھ لے کر دنیا سے اٹھ جاؤں گا۔

مولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا بڑی زبردست زکوٰۃ دی نیکیوں کا حکم دیا۔ برائیوں اور سرکشی سے روکا۔ آپ نے خدا کی اطاعت کی کبھی اس کی نافرمانی نہیں کی۔ آپ نے اپنا رابطہ خدا سے قائم رکھا اور اس کو انتہائی خوش

رکھا آپ ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے ڈرے۔ آپ کی نظر ہمیشہ اس کی طرف رہی
 آپ نے ہمیشہ اس کی رضا کو پسند کیا۔ آپ نے سنتِ خدا اور رسول کو قائم کیا اور
 فتنوں کی آگ کو بجھایا۔ دوسروں کو راہِ حق کی طرف بلایا اور حق کے راستوں کو
 اُجاگر کر کے دکھایا اور خدا کی راہ میں جو جہاد کا حق تھا اسے پورا کر دیا۔ آپ خدا
 کے مطیع رہے اور اپنے جدِ محمد مصطفیٰ کے پیرو رہے اور اپنے باپ کے تابع فرمان
 رہے اور اپنے بھائی حسن کی وصیت کو جلد پورا کیا۔ آپ ہیں ستونِ دین کو بلند
 کرنے والے سرکشی کی بنیادوں کو کھودنے والے اور سرکشوں کے سروں کو ضرب
 نیزہ و شمشیر سے کچل دینے والے، اُمتِ پیغمبر کو نصیحت کرنے والے اور موت
 کے بھنور میں تیرنے والے اور اہلِ فسق و فجور کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے،
 خدا کی حجّتوں کے ساتھ قائم رہنے والے، اسلام اور مسلمین کے لئے دل میں رحم
 رکھنے والے حق کی نصرت کرنے والے اور سخت آزمائش کے وقت صبر کرنے
 والے دین کی حفاظت کرنے والے اور دین پر حملہ کرنے والوں کا منہ پھیر دینے
 والے آپ ہدایت کی حفاظت اور نصرت کرتے رہے اور عدل و انصاف کی نشرو
 اشاعت کرتے رہے دین کی نصرت و حمایت کرتے رہے اور دین کی حقارت
 کرنے والوں کی روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہے آپ طاقت و رز سے
 کمزور کا حق دلاتے تھے اور حکم میں طاقتور اور کمزور کو برابر رکھتے تھے۔ آپ
 بیٹیوں کی بہار تھے۔ مخلوق کے لئے پناہ گاہ تھے اسلام کی عزت تھے آپ کے
 پاس احکامِ الہی کا سرمایہ تھا آپ حاجت مندوں کو گرانقدر عطیہ دینے کا عزم کئے
 ہوئے تھے اپنے جدِ امجد اور پدیر نامدار کے طریقوں پر چلنے والے اور اپنے بھائی
 کی طرح آخر خیر کی ہدایت فرمانے والے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے

پسندیدہ خوبور کھنے والے آپ کی سخاوت اظہر من الشمس، آپ پردہ شب میں تہجد گزار۔ آپ کا ہر طریقہ مضبوط و درست آپ کی ہر عادت بزرگانہ شان کی حامل آپ کی ہر سبقت عظیم الشان آپ کا نسب انتہائی بلند۔ آپ کے کمالات انتہائی اونچائی پر آپ کا ہر مرتبہ بلند تر آپ کے فضائل بہت ہی زیادہ آپ کے خصائل سب سے زیادہ پسندیدہ، آپ کی بخششیں نہایت قیمتی، آپ صاحب علم راہ حق پر گامزن، خدا کی طرف مائل، سخی عزم کے طاقتور صاحب علم امام امت گواہ حقانیت، ملت کے لئے دردمند خدا سے لولگائے ہوئے ہر صاحب دل کے محبوب خدا کے غضب سے ڈرنے والے آپ رسول کے فرزند ہیں قرآن کے لئے سند ہیں۔

وہ کہتے ہیں نا کہ حسین کو قرآن میں دکھاؤ، قرآن کو سند بنا رہے ہیں، حسین قرآن پہ سند ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں قرآن میں دکھاؤ، قرآن کہتا ہے ہمیں دیکھو اور حسین میں دکھاؤ۔

دیکھو کیوں نہیں یہ سب چیزیں پڑھی جاتیں اس لئے کہ جو پروپیگنڈے ہو رہے ہیں نا تو ان کو پامال کرتی ہیں، حالانکہ سب موجود ہے مفتح الجنان میں موجود ہے۔

”امت کے لئے دست و بازو ہیں طاعتِ خدا میں تعب اٹھانے والے عہد و پیمان کی حفاظت کرنے والے، بدکاروں کے راستوں سے الگ تھلگ، مصیبت زدہ کو عطا کرنے والے، طولانی رکوع و سجود کرنے والے، دنیا کو اس طرح چھوڑ دینے والے جیسے دنیا سے رخصت ہونے والا دنیا سے سیر ہوتا ہے۔ دنیا کو آپ نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ کی آرزو میں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں، دنیا کی آرائش سے آپ کو سوں دور تھے۔ رونقِ دنیا سے آپ کی نگاہیں پھری ہوئی

تھیں اور دنیا جانتی ہے کہ آپ کا میلان خاطر بس آخرت کی طرف تھا۔ یہاں تک کہ جب ظلم و جور اپنے ہاتھ بہت بڑھانے لگا اور ظلم کے چہرے پر جو ہلکا سا پردہ تھا وہ بھی نہ رہا گرا ہی نے اپنے چیلوں کو ہر طرف سے بلا لیا۔“

دیکھئے گا کیا خوبصورت انداز بیان بڑھتا جا رہا ہے اور کس طرح امام آراستہ فصاحت و بلاغت سے بات کو واضح کر رہے ہیں۔ اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے، یہ اپنا خدا کیا ہے، امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے تصور میں جو خدا ہے وہ ہم ہیں، خدا تو اصل میں وہ ہے جسے ہم مانتے ہیں۔

”اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے ظالموں سے دور تھے گوشہ نشین تھے اور محراب عبادت میں جو عبادت تھے دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کش تھے اور اپنی طاقت کے مطابق اور امکان کی حد تک اپنے دل و زبان سے حرام سے بچنے کی ہدایت بھی کرتے رہے تھے (آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا)“

اب قصہ یہاں سے شروع ہو گیا، آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا اور آپ، کیا جملہ ہے دیکھئے گا ہزاروں لوگوں نے لکھا ہے کہ امام حسینؑ سے یزید نے بیعت مانگی، اُس کے جواب میں لوگ تحریر لکھتے ہیں بڑی بڑی تحریریں، لیکن چونکہ امام زمانہؑ نے چھوٹے سے جملے میں مسئلے کو حل کر دیا۔ ہوا کیا؟ مطلب جب یزید نے امامؑ سے بیعت کا سوال کیا امام فرماتے ہیں کہ ”آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا اور آپ کے حقیقت شناس علم نے طے کر لیا کہ بیعت سے انکار ہو۔“ اور بیعت نہ کرنے کی وجہ سے جو لوگ قتال کریں ان فاجروں سے جہاد کریں۔ فوراً آپ اپنی اولاد اہل خاندان اپنی فرمانبردار جماعت کو لے کر چلے

آپ نے حق اور روشن دلائل کو واضح کر دیا اور خلق خدا کو حکمت اور پسندیدہ موعظہ کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دی اور حدود شریعت کے قائم کرنے کا نیز معبود کی فرمانبرداری کا محرمات سے بچنے اور سرکشی سے باز رہنے کا حکم دیا لیکن ستم گاروں نے ظلم و عداوت سے آپ کا مقابلہ کیا آپ نے پہلے تو ان کو غضبِ خدا سے ڈرایا اور حجت ہدایت کی مضبوطی کی آخر کار جب انہوں نے آپ کے بارے میں ہر عہد کو توڑ دیا ہر حکم خدا کو پس پشت ڈال دیا اور آپ کی بیعت سے بھی پھر گئے اور اپنی شقاوت سے انہوں نے آپ کے خدا اور آپ کے جد امجد کو غضبناک کیا اور آپ سے لڑنے کی بہل اپنی طرف سے کی تو پھر آپ بھی ضرب نیزہ و شمشیر کے لئے میدان میں آگئے۔“

دیکھئے ایسی آمد دکھائی ہے، ایک جملے میں امام کا جاہ و جلال، مطلب جہاں پر بزدلی پیدا ہو، چھپ رہے تھے ڈر رہے تھے، اُمت بھاگی پھر رہی تھی منہ چھپا رہی تھی یزید کا سامنا نہ ہو، مدینے کے لوگ سارے اصحاب بچے ہی کہاں تھے، جو تیغ تابعمین تھے جلدی جلدی چھپ چھپا کے یزید سے ساز باز کر رہے تھے، کوئی کہیں چھپ رہا تھا، کوئی کہیں بھاگ رہا تھا، ایسے میں میدان میں حسین آئے، آؤ مقابلے پر آؤ اور دیکھیں کس میں کتنی طاقت ہے۔ میدان میں آگئے۔ کون کہے گا امام زمانہ ہی کہہ سکتے ہیں۔ یہ جو ہے نابدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا، سنئے گا۔ امام کہہ رہے ہیں۔

”اور بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا۔ آپ جنگ کے گہرے غبار میں دھنسے ہوئے ذوالفقار سے حیدر کرار کی طرح قتال کر رہے تھے۔“

یعنی اندر ان کے گھسے ہوئے تھے دھنسے ہوئے تھے جس طرح مولانا علی لڑتے تھے

”اعداء نے جب آپ کو دل کا مضبوط اور بالکل بے خوف و ہراس دیکھا تو آپ کے لئے اپنے مکر کے جال بچھانے لگے اور مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت سے قتال کرنے لگے۔“

اب ظاہر ہے کہ کیا کرتے وہ تو سمجھ رہے تھے کہ اتنا لشکر بھیج دو کہ یہ چھوٹا سا لشکر خوفزدہ ہو جائے، لیکن جب انہوں نے یہ دیکھا کہ یہاں تو خوف کا نام ہی نہیں ہے تو ہم ان سے کیسے فتح پائیں گے، حملہ کریں گے تو اب امام فرماتے ہیں کہ ”انہوں نے کیا کیا؟ یعنی ایک تو لڑائی کے میدان جنگ کے جو دستور ہیں جن کے مطابق جنگ لڑی جاتی ہے لیکن انہوں نے میدان جنگ کے اصول کے بغیر، جیسے کہ آج کے اخبار میں آپ پڑھیں کہ جو کاغذات ظاہر ہو رہے ہیں تو اس میں ایک ایک جملہ لکھا گیا ہے کہ یہ اصول سیاست کے خلاف ہے۔ جو کاغذات ظاہر کر دیئے گئے ہیں نا، کتنے نوے ہزار راز ظاہر ہو گئے ہیں تو مطلب یہ کہ سب کو شکایت ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا، تو امام حسینؑ نے تو شکایت ہی نہیں کی کہ جنگ کے اصول توڑ دیئے۔ اب جنگ کے اصول انہوں نے توڑے تو کیا کیا؟ امام فرماتے ہیں کہ

اپنے مکر کے جال بچھانے لگے

اس میں جو پہلا مکر کیا وہ پانی بند کیا، جو اصول جنگ کے خلاف ہے۔

اور اپنی مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت کے ساتھ آپ کے ساتھ قتال کرنے لگے۔

پتھر مار رہے ہیں، دور سے تیر پھینک رہے ہیں۔

”ملعون عمر بن سعد نے اپنے لشکروں کو حکم دے دیا کہ حسینؑ پانی تک نہ پہنچ

سکیں سب لوگ تیزی کے ساتھ آپ سے قتال کرنے لگے اور پے در پے ملے جلے حملے ہونے لگے آپ کو تیروں سے چھلنی کر دیا سب نے ظلم و ستم کے ہاتھ آپ کی طرف بڑھا دیئے۔ نہ انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی کسی ذمہ داری کو دیکھا نہ یہ کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں اور آپ کے سامان کو لوٹنے میں وہ کتنے زبردست گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ آپ غبارِ جنگ میں دھنسے ہوئے تھے اور ہر ایک اذیت اٹھا رہے تھے آپ کا صبر دیکھ کر تو ملائکہ افلاک بھی تعجب کر رہے تھے۔ ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضمحل کر دیا۔“

وجہ امام نے بتائی کہ وہ اس طرح کزر ہے تھے کہ امام کو تھکا دیا گیا، مضمحل کر دیا گیا اور ظاہر ہے کہ جب جوان بیٹا اور برابر کا بھائی مرے گا تو آدمی مضمحل یعنی جس طرح گلاب کا پھول دھوپ میں سوکھ جاتا ہے۔ اس طرح امام حسین کا عالم ہو گیا تھا۔

دم لینے کی مہلت نہ دی۔ مددگار کوئی آپ کا رہا نہ تھا۔ یکسی کے عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ، اب یہ ہے قیامت جہاں پر امام حسینؑ کے صبر کا سب سے بڑا امتحان تھا اور یہ بات امام کی زیارت سے معلوم ہوئی کہ ہوا کیا؟ یعنی امام کو تلوار کیوں پڑی اور جنگ کیوں روکی، کہتے ہیں اللہ نے کہا اور جبریلؑ کو بھیجا۔ لیکن زیارت سے پتہ چلا کہ اصل بات کیا تھی اور وہ میں آپ کو امام کے جلوں میں سنارہا ہوں۔ تشریح کر دوں کہ ادھر جیسے جیسے امام حسینؑ کو، جب گھوڑے سے گرے تو چاروں طرف سے مارتے ہوئے، یعنی یلغار کرتے ہوئے امام کو دھکیل رہے تھے چاروں طرف سے۔ تو وہ وقت تھا کہ تمام پیمیاں

خیمے کا پردہ اٹ کر باہر آگئیں اور چھوٹے چھوٹے بچے ان بیبیوں کے ساتھ تھے تو امام نے منظر یہ کھینچا ہے کہ جیسے جیسے وہ امام کو پیچھے کی طرف دھکا دے رہے تھے، یعنی ادھر سے نیزہ مارتے، ادھر سے سے نیزہ مارتے۔ چوتھے امام نے فرمایا کہ پہلے رسول اللہ نے اس چیز کو حرام قرار دے دیا تھا کہ جیسے آپ کرتے ہیں، بکرا لائے، دنبہ لائے، اُسے پانی پلایا لٹایا اور ذبح کیا لیکن عربی یہ کرتے تھے کہ جانور کو چھوڑ دیتے تھے اور چاروں طرف سے کوئی تیر مار رہا ہے، کوئی نیزہ مار رہا ہے، کوئی پتھر مار رہا ہے اور اُس کو بھگا بھگا کے مارتے تھے اور پھر اُس کا گوشت کھاتے تھے۔ تو رسول اللہ نے اس رسم کو حرام قرار دے دیا تھا۔ سمجھ گئے نا آپ یعنی یہ رسم رسول اللہ نے ختم کرادی تھی، جانور کو مار مار کے زخمی کر کے پریشان کر کے اس طرح نہیں کھانا چاہئے۔ چوتھے امام، پانچویں امام نے فرمایا کہ حسینؑ کو اس طرح مارا گیا جیسے عرب کے جاہلیت کے دور میں جانور کو بھگا بھگا کے تھکا تھکا کے مارتے تھے تو امام نے اس منظر کو جب کھینچا تو اب آپ یہ بتائیے کہ باہر خیموں کے سب ہو رہا ہے اور امام کا کوئی ناصر نہیں ہے، کوئی مددگار نہیں ہے تو ہوا کیا پھر، ہو کیا یہاں؟ تو تمام بیبیاں اب ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی مجبوری تھی کہ سب بیبیاں باہر آگئیں اور سارے بچے باہر آگئے اور تمام بیبیوں نے اپنے بچوں سے کہا جو نصرت کر سکتے ہو کرو، تو بچے دوڑتے ہوئے چلے، اب ادھر گئے لشکر، ادھر گئے لشکر، بچے پریشان، کچھ بچے روتے ہوئے۔ یعنی عبد اللہ ابن حسن کی جو شہادت ہوئی ہے وہ امام حسینؑ تک کیسے پہنچے، کیوں کہ چاروں طرف سے راستہ روکا ہوا ہے انہوں نے اور کہیں سے نہ بیبیاں جاسکتی ہیں نہ بچے جاسکتے ہیں تو عبد اللہ ابن حسن چونکہ گیارہ سال کے تھے وہ گھوڑوں کے نیچے

سے گھٹنیوں چلتے ہوئے، گھوڑوں کے اژدھام کے اندر اندر کسی طرح امام حسینؑ تک پہنچ گئے اور بالکل قریب پہنچ گئے اور وہاں یہ عالم کہ تلواریں پڑ رہی ہیں نیزے پڑ رہے ہیں۔ اب جو تلوار مار رہا ہے، جس نے سر پہ ماری، جس وقت یہ پہنچے تلوار ایک سر پہ لگ چکی تھی دوسری وہ مارنے جا رہا تھا تب انہوں نے ہاتھ بڑھائے، اور کہا ولد الزنا کیا مار ڈالے گا میرے چچا کو۔ تو ہاتھ پہلے امام کی گود میں گرے اور بچہ بعد میں امام کی گود میں گرا۔ تو یہ ایک عجیب مطلب اس کو کیسے امام نے بیان کر دیا، اور امام نے بیان کیا تو کیا امام پہ گزری ہوگی۔ اس منظر کو کھینچا ہے یہ تو میں نے تشریح کر دی۔ لیکن امام کے جملے آپ سن لیجئے کہ فرماتے ہیں کہ:

آپ اپنی مستورات اور بچوں کی طرف سے ہجوم اشقیاء کو ہنار ہے تھے۔

اس لئے کہ شمر نے یہ اعلان کیا تھا کہ یہ حسینؑ اس وقت تک نہیں مارے جائیں گے اور یہی ایک طریقہ ہے یہ لڑتے رہیں گے، تو شمر نے پکار کے کہا کہ خیمے پر یلغار کر دو، عورتوں کو مارو، بچوں کو قتل کر دو، خیموں کو جلا دو۔ تو اس وقت امام حسینؑ نے ایک جملہ کہا کہ عورتوں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے، اور بچوں نے کیا بگاڑا ہے اگر نہیں حریت پسند ہو تم، تو کچھ غیرت تو کرو کہ جو عورتیں خیمے میں بیٹھی ہیں تم ان پہ حملہ کرنا چاہتے ہو۔ یعنی امام نے اس مصائب کو ٹالا، کیوں اس لئے کہ وعدہ ہے نانا سے کہ نانا میرے سامنے نہ ہو میرے بعد ہو۔ تو یہ تو وعدہ تھا اللہ نے کہہ دیا تھا نہیں حسینؑ تمہارے سامنے نہیں ہوگا۔ اب امام چاہتے ہیں کہ جلد شہادت دوں میں، اس لئے کہ عورتیں باہر آچکیں، اور بچے باہر آچکے اور امام فرماتے ہیں کہ اس وقت جو امام حسینؑ کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ گلے پر میرے خنجر چلے گا، سب سے بڑی پریشانی جو ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں اکیلی ہیں۔ بچے

اکیلے رہ گئے ہیں، اب ظاہر ہے کہ یہاں کپڑے کے خیمے ہیں یہاں کوئی مدینہ تو
 ہے نہیں، یہ مدینہ تھوڑی ہے تو یہ جائیں گے کہاں، اتنی فکر ہے امام کو، اتنی فکر ہے
 اور یہ اس کے لئے چوتھے امام نے فرمایا کہ چونکہ امام کو شرمندگی ہوئی کہ بیبیوں کو
 اور بچوں کو امام بچا نہیں سکے تو، میری کتاب ”عظمت زینب“ میں اک تقریر ہے
 اس میں میں نے اس کی شرح کی ہے کہ چوتھے امام نے فرمایا کہ پانچ جگہ امام
 شرمندہ ہوئے، کربلا میں، ایک وہ جب علی اکبر آئے اور کہا پانی پلا دیجئے، تو علیؑ
 اکبر سے شرمندہ ہوئے، قاسمؑ نے پکارا مجھے چچا بچائیے نہیں پہنچ پائے، قاسمؑ سے
 شرمندہ ہوئے۔ علی اصغرؑ کو لے کے آئے کہ پانی پلا دیں تو نہیں پلا پائے تو علی اصغرؑ
 سے اور ربابؑ سے شرمندہ ہوئے اور آخری رخصت پہ سکینہؑ نے کہا اگر آپ
 جارہے ہیں تو پھر نانا کے روضے پہ پہنچا دیجئے۔ کہا بس اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ بیٹا
 اب کچھ نہیں ہو سکتا ہم تمہیں نانا کے روضے پہ نہیں پہنچا سکتے، تو جناب سکینہؑ سے
 شرمندہ ہوئے۔ پانچویں چیز جو ہے وہ جناب زینب اور تمام بیبیوں سے امام
 حسینؑ شرمندہ ہوئے کہ ان کو بچانہ سکے۔ اب امام فرماتے ہیں کہ امام بھی کہیں
 شرمندہ ہوتا ہے۔ امام بھی کسی سے شرمندگی اٹھاتا ہے۔ لیکن امام نے جو شرمندگی
 اٹھائی اُس کا صلہ خدا نے یہ دیا ہے کہ حسینؑ اپنے عزا داروں کو بخشوا۔ اُس کے
 صلے میں شفاعت امام حسینؑ کو ملی۔ اب یہ دیکھئے امام حسینؑ کے لئے کتنی مشکل
 منزل ہے امام فرماتے ہیں امام زمانہؑ بچوں کی طرف سے ہجوم اشقیاء کو ہٹا رہے
 تھے، یعنی آخر وقت تک، پیدل ہونے کے بعد جوڑے ہیں وہ یہ کہ خیمے کے
 درمیان میں بیبیوں کے درمیان میں جو لشکر آچکا ہے تو امام انہیں خیمے کے قریب
 نہیں آنے دے رہے ہیں تو اس طرح لڑ رہے ہیں کہ کبھی ادھر جاتے ہیں کبھی

ادھر جاتے ہیں، نہ ادھر سے آنے دے رہے ہیں نہ ادھر سے آنے دے رہے ہیں۔ یلغار چلی آرہی ہے کچھ تو تماشہ دیکھنے جا رہے ہیں اور کچھ اس ارادے سے جا رہے ہیں کہ خیموں کو جلد سے جلد لوٹیں، تو امام اُن کو کوروک رہے ہیں اور آخر وقت تک اپنی زندگی میں امام نے اشقیاء کو خیمے تک نہیں آنے دیا۔

”یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا آپ زخموں سے پُجور ہو کر زمین پر گرے۔ لشکر کے گھوڑے اپنے سموں سے آپ کو کچل رہے تھے اور سرکش سنگراہی تلواریں لئے آپ پر چڑھے چلے آتے تھے موت کا پسینہ آپ کی پیشانی پر آیا ہوا تھا اور آپ کے دست و پا ادھر ادھر سمٹتے اور پھلتے تھے۔ آپ چشم نیم واسے اپنے کنبہ اور اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔“

دیکھئے یہ بڑی مشکل منزل سے کہ جس کے اوپر خود یہ کیفیت ہو یلغار ہو تو اُسے کسی چیز کی اس وقت فکر نہیں ہوتی، اور نظر ہے تو خیموں پر ہے، عورتوں پر ہے اور بچوں پر ہے۔ یہ دنیا میں کوئی کر ہی نہیں سکتا، جس کے اوپر اپنے اوپر مصیبت آجائے دوسرے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا، امام خود ہی کہہ رہے ہیں۔

”حالانکہ اس وقت آپ کی خود کی حالت تو ایسی تھی کہ آپ کو اپنے کنبہ کا اور بچوں کا دھیان نہ آسکتا تھا اس وقت آپ کا گھوڑا ہنہناتا اور روتا ہوا آپ کے خیمام کی طرف چلا“

اب یہ دیکھئے کہ ذوالجناح کا ذکر زیارتِ ناحیہ میں ہو رہا ہے، یہاں یہ ہو رہا ہے کہ وہ حرام ہے، یہ ہے وہ ہے۔ امام زمانہ ذکر کر رہے ہیں ذوالجناح کا۔

”جب اہل حرم نے آپ کے رہوار کو بے سوار دیکھا اور زین اسپ کو نیچے ڈھلکا ہوا دیکھا تو مختہ رات عصمت بے قرار ہو کر خیموں سے نکل پڑیں اور بال

کھرائے ہوئے منہ پر طمانچے مارتے ہوئے جبکہ پردہ کا دھیان نہ تھا نوحدہ و بکا کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کو دارثوں کو پکارتے ہوئے جبکہ اپنی اس مخصوص عزت و شوکت کے بعد حقارت کی نظر سے دیکھے جا رہے تھے سب کے سب قتل گاہ کی طرف تیزی سے جا رہے تھے آہ شمر اس وقت آپ کے سینے پر بیٹھا ہوا تھا اور اپنا خنجر آپ کی گردن پر پھیر رہا تھا۔ ریش مبارک ظالم اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اپنی ہندی تلوار سے آپ کو ذبح کر رہا تھا۔ آپ کے دست و پا بے حرکت ہو گئے اور سانس رُک گیا۔ نیزہ پر سر اقدس کو اٹھایا گیا۔“

دیکھئے یہ سب ہیں مصائب اور اب اصل چیز جو امام کہنا چاہتے تھے بڑی ہمت سے وہ ہے ایک اصل بات کہ نیزے پر سر اقدس کو اٹھایا گیا اور اہل حرم کو غلاموں کی طرح قید کر لیا گیا اور آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اونٹوں پر بٹھالیا گیا۔ دن کے دوپہر کی گرمیاں ان کے چہروں کو جھلسا رہی تھیں اور وہ عریب بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جا رہے تھے۔ ہاتھ ان کے گردنوں سے بندھے ہوئے تھے اور بازوؤں میں ان کو پھرایا جا رہا تھا۔

اب مصائب ہو گئے، اب امام نے اصل بات بتانا شروع کی اور یہی بات ہے کہ جو سب کو معلوم ہونی چاہئے کہ شہادتِ حسینؑ کے بعد کیا ہوا، امام زمانہ فرماتے ہیں۔

”وائے ہوانا فرمانوں فاسقوں پر جنہوں نے آپ کو قتل کر کے اسلام کو تباہ کر دیا“
اب یہ بتائیے کہ تعمیر کس نے کیا، کربلا کے بعد اسلام تباہ ہو چکا، کسی نے تعمیر نہیں کیا، انہوں نے تباہ کر دیا، پھر کیا کیا انہوں نے حسینؑ کو گھوڑے سے گرا کے نمازوں کو روزوں کو معطل کر دیا۔ شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا ایمان کی

عمارت کو ڈھا دیا اور قرآن کی آیتوں کو جلادیا اور بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے۔ آپ کے قتل سے رسول اللہ مظلوم قرار پائے۔ مظلوم بھی ایسے کہ اپنے بچے کے خون کا بدلہ نہ لے سکے۔ آپ کے قتل سے کتابِ خدا پر لاوارثی چھا گئی۔

قرآن لاوارث ہے، اس لئے کہ قرآن اور اہل بیتؑ۔ اہل بیت کو قتل کر دیا قرآن اکیلا رہ گیا۔ لاوارث ہو گیا قرآن۔

آپ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا۔ آپ کے نہ ہونے سے اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ ان آوازوں میں کوئی روح نہ رہی حرام و حلال کا امتیاز قرآن اور قرآن کے معانی کا تعین سب ضائع ہو گیا۔ آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں فاسد عقیدے سے حدود شریعت کا تعطل نفسانی خواہشوں کا زور گمراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا ظہور ہوا۔ غرض کہ آپ کی سنائی سنانے والا آپ کے جدا مجد کی قبر کے پاس کھڑا ہوا اور آپ کی سنائی برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ رسول اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنائی کہ یا رسول اللہ آپ کا فرزند آپ کا بچہ قتل کر دیا گیا اور آپ کے گھر والوں اور جانشینوں کو مار دیا گیا۔ آپ کے بعد آپ کی ذریت کو قید کیا گیا اور آپ کی ذریت و اہل بیت کو وہ دکھ دیئے گئے جن دکھوں سے ان کو بچانا امت پر فرض تھا۔ روح اسلام کو انتہائی قتل ہوا اور آنحضرتؐ کا قلب نازک گریاں ہوا ملائکہ اور انبیاء نے ان کو آپ کا پُرسہ دیا۔ آپ کے قتل ہونے سے آپ کی ماں فاطمہ زہراؑ تباہ ہو گئیں۔

ملائکہ مقربین کے ایک لشکر کے بعد ایک اترنے لگے جو آپ کے باپ امیر المؤمنینؑ کو پُرسہ دے رہے تھے اور اعلیٰ علیین میں آپ پر نوحہ و ماتم کر رہے تھے، آپ کے غم میں حورانِ جنت اپنا منہ پیٹ رہی تھیں آسمان اور آسمان کے

باشندے آپ پر روئے اور جنت کے خزینہ دار روئے پہاڑ قطار در قطار روئے،
 دریا اور دریا کی مچھلیاں تگے اور مکہ کی عمارتیں جنت اور غلمان کعبہ اور مقام ابراہیم
 مشعر حرام اور حل و حرم سب ہی آپ کے غم میں گریاں ہوئے۔ خداوند اس بلند
 مرتبہ مقام کی حرمت کا واسطہ محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیج اور مجھ کو ان کے گروہ
 میں محسوس فرما اور ان کی سفارش سے مجھے داخل جنت فرما۔ اے کم سے کم وقت میں
 ہر ایک کا حساب کرنے والے۔“

یہاں اب امام نے آپ کے لئے دعا فرمائی جیسے مجلس میں ہوتا ہے کہ فضائل
 مصائب اور مقصدِ مجلس، مومنین کا رتبہ، گریہ کرنے والے کا رتبہ اور پھر ان کے
 لئے دعا، امام زمانہ آپ کی پارٹی کے ہیں۔ آپ کے ساتھ ہیں امام زمانہ یہ
 زیارت ناحیہ گواہ ہے۔ اب یہاں سے امام دعا فرماتے ہیں، چونکہ شبِ قدر کی
 آہستہ آہستہ رات گزر رہی ہے اور ہم دعا کرتے ہیں اس مبارک ساعت میں، دوسو
 چھپن ہجری میں امام کی ولادت ہے، نور سے آپ کی تاریخ نکلتی ہے۔ ”ن“ کے
 پچاس ”و“ کے چھ، چھپن، اور ”ز“ کے دوسو، دوسو چھپن۔ ولادت کی تاریخ صرف ”نور“
 اے ہر بزرگ سے کہیں زیادہ بزرگ تر اے عالم حاکموں سے زیادہ زور
 حکومت رکھنے والے واسطہ حضرت محمد مصطفیٰ کا جو تیرے آخری پیغمبر اور تمام عالم
 کی طرف تیرے رسول ہیں اور ان کے بھائی کا واسطہ جو کشادہ پیشانی اور معدن
 علم و حکمت اور ہر علم میں راسخ ہیں یعنی امیر المومنین علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کا
 واسطہ جو زنانِ عالم کی سردار ہیں۔ حسن مجتبیٰ کا واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور
 پرہیزگاروں کی پناہ گاہ ہیں اور حضرت ابو عبد اللہ الحسین کا واسطہ جو تمام شہدا میں
 زیادہ بزرگ مرتبہ ہیں اور ان کی قتل ہونے والی اولاد کا واسطہ اور ان کی مظلوم

ذریت کا واسطہ اور علی بن حسین زین العابدین کا واسطہ اور محمد بن علی کا واسطہ۔
اب دیکھئے بارہویں امام ہر امام کا نام لیں گے اور پھر اپنا نام بھی لیں گے،
آپ کیلئے۔

جو عبادت گزاروں کے قبلہ ہیں اور جعفر بن محمد کا واسطہ جو مجسمہ صداقت ہیں
اور موسیٰ بن جعفر کا واسطہ جو دلائل حق کو ظاہر کرنے والے ہیں اور علی بن موسیٰ کا
واسطہ جو دین کے مددگار ہیں اور محمد بن علی کا واسطہ جو اہل حق کے پیشوا ہیں اور علی
بن محمد کا واسطہ جو زاہدوں سے کہیں زیادہ زاہد ہیں اور حسن بن علی کا واسطہ جو ائمہ
اطہار کے وارث ہیں اور اس فرد کا واسطہ جو تمام خلق پر حجت ہیں۔ محمد و آل محمد پر
درو و بھیج جو صادقین میں بہترین نیکوں کے حامل، جن کا لقب آلِ طہ و آلِ سلیمین
ہے اور مجھے قیامت میں امن پانے والوں میں سے صاحبانِ اطمینان میں سے
کامیاب ہونے والوں میں سے خوش و خرم اور بشارت جنت پانے والوں میں
قرار دے۔ خداوند مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے قرار دے اور صالحین سے
وابستہ رکھ میرے بعد نیکی اور بھلائی سے میرا ذکر ہو جو بغاوت و سرکشی کرنے
والے ہیں ان کے مقابلے میں مجھے فتح دے مجھے حاسدوں کے شر سے بچا اور
بڑی تدبیر کرنے والوں کی تدبیر کا رخ میری طرف سے پھیر دے ظالموں کے
ہاتھوں کو مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے اور مجھے میرے بابرکت پیشواؤں کو
(محمد و آل محمد) اعلیٰ علیین میں ایک جگہ مجتمع کر دے۔ یہاں سے امام زمانہ علیہ
السلام گناہ گار مومنین کی ترجمانی کر رہے ہیں کہ تم اس طرح دعا کیا کرو۔ ”اے
سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے تیری رحمت سے آخرت میں انبیاءِ صدیقین
شہداء اور صالحین کی رفاقت نصیب ہو، کیونکہ ان حضرات کو تو نے اپنی نعمتوں

سے مالا مال کیا ہے۔ قسم دیتا ہوں خداوند! میں تجھ کو تیرے نبی معصوم کی اور تیرے حتمی احکام کی اور گناہوں سے بچنے کے لئے تیرے مقررہ ارشادات کی اور اس قبر مطہر کی جس کی زیارت کے لئے ہر طرف سے جن و انس و ملک پہنچتے ہیں جس کے پہلو میں امام معصوم شہید ظلم و ستم آرام فرما رہے ہیں کہ میرے رنج و غم کو دور کر دے اور میرے مقدر کی برائی کو ہٹا دے اور مجھے جہنم کی آتش سوزاں سے پناہ دے میرے چاروں طرف اپنی نعمتوں کا انبار لگا دے اور مجھے اتنا دے کہ میں خوش و خرم رہوں مجھے اپنے جو دو کرم میں چھپا اور اپنی سزا اور عتاب سے دور رکھ خداوند! مجھے ہر لغزش سے بچا۔ میرے قول و عمل کو درست کر مجھے عمر دراز دے اور امراض و اسقام سے بچا اور مجھے میرے پیشواؤں کے ویلے سے اور اپنے فضل سے میری بہترین تمناؤں تک پہنچا۔ خداوند! رحمت خاص نازل فرما محمد و آل محمد پر اور میری توبہ کو قبول فرما اور مجھے روتا دیکھ کر رحم فرما میرے گناہ بخش دے میرے رنج و ملال کو دور کر میری خطا کو بخش دے میری اولاد کو نیک اور صالح قرار دے۔ خداوند! اس عظیم المرتبہ شہادت گاہ اور اس بزرگ مرتبہ مقام پر (میری حاضری کا یہ نتیجہ) کہ میرے گناہ تو بخش چکا ہو میرے ہر عیب کو تو چھپا چکا ہو میرے ہر غم کو تو دور کر چکا ہو میرے رزق میں تو کشائش کر چکا ہو۔ میرے گھر کے آباد رہنے کا تو حکم نافذ کر چکا ہو، میرے کاموں کے ہر بگاڑ کو تو درست کر چکا ہو میری ہر آرزوئے دل کو تو پورا کر چکا ہو۔

میری ہر دعا کو تو قبول کر چکا ہو، میری ہر تنگی کو تو زائل کر چکا ہو۔ میرے ہر انتشار کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو میرے ہر کام کو تو تکمیل تک پہنچا چکا ہو، میرے ہر مال کو تو زیادہ سے زیادہ کر چکا ہو اور مجھے ہر خلق حسن تو ادا کر چکا ہو اور میرے

ہر صرف کے بعد اس کا بدل دے کر اس کی کوپورا کر چکا ہو اور میرے ہر حاسد کو تو تباہ کر چکا ہو اور میرے ہر دشمن کو تو ہلاک کر چکا ہو اور مجھے ہر شر سے تو بچا چکا ہو، اور مجھے ہر بیماری سے تو شفا عطا کر چکا ہو اور میرے ہر ایک اپنے کو جو ڈر ہو تو اس کو قریب کر چکا ہو، اور میری ہر پریشانی کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو اور میرا ہر سوال تو مجھ کو عطا کر چکا ہو۔ خداوند! میں تجھ سے اس دنیا کی بہتری اور اس جہانِ باقی کے ثواب کا سوال کرتا ہوں، خداوند! مجھے وجہ حلال سے اتنا دے کہ میں حرام سے بے نیاز ہو جاؤں اور اپنا فضل اس درجہ میرے شامل حال رکھ کہ مجھے کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔

بارِ الہا میں تجھ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع بخش ہو اور اس دل کا جس میں تیرا خوف ہو اور اس یقین کا جو ہر شک کو ڈور کر دے اور اس اجر کا جو فرادان ہو۔
 خداوند! مجھے توفیق دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں اور اپنا احسان و کرم مجھ پر زیادہ سے زیادہ فرما اور ایسا کر کہ سب لوگ میری بات کو مانیں اور میرا ہر عمل تیری بارگاہ میں قبولیت کی بلندی حاصل کرے۔ اور نیکیوں میں لوگ میرے نقش قدم پر چلیں (یعنی نیکیوں کے لئے میں ایک نمونہ بن جاؤں) خداوند! میرے دشمن کو برباد کر دے۔ بارِ الہا رحمتِ خاص نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر جو تیری تمام مخلوق میں بہتر سے بہتر ہیں۔ سلسلہٴ رحمت تیرا ان حضرات پر شب و روز صبح و شام جاری رہے اور شریر لوگوں کے مقابلے میں تو میری حمایت کر اور مجھے گناہوں سے اور گناہوں کے بار سے پاک کر دے اور مجھ کو جہنم سے پناہ دے اور راحت و آرام کے مقام (جنت) میں آباد کر دے اور میرے تمام دینی بھائی بہنوں مومنین و مومنات کو اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اپنے رحم و کرم سے بخش دے۔



زِيَارَتِ نَاحِيَةِ مَقْدَسِهِ (مَعْرُوفِ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السَّلَامُ عَلَى أَدَمَ صَفْوَةَ اللَّهِ مِنْ خَلِيفَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى شَيْثٍ وَوَلِيِّ اللَّهِ وَخَيْرَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى إِدْرِيسَ الْقَائِمِ بِحُجَّتِهِ

السَّلَامُ عَلَى نُوحِ الْمُجَابِ فِي دَعْوَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى هُودِ الْهَدُودِ مِنَ اللَّهِ بِمَعُونَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى صَاحِ الذِّبْيِ تَوَجَّهَهُ اللَّهُ بِكَرَامَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اجْتَبَاهُ اللَّهُ بِخَلْتِهِ

السَّلَامُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ الَّذِي قَدَّاهُ اللَّهُ بِذِيحِ

عَظِيمِ مِنْ جَنَّتِهِ

السَّلَامُ عَلَى إِسْحَاقَ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ النُّبُوَّةَ فِي ذُرِّيَّتِهِ

السَّلَامُ عَلَى يَعْقُوبَ الَّذِي رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ بِرَحْمَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى يُوسُفَ الَّذِي نَجَّاهُ اللَّهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى مُوسَى الَّذِي فَلَقَ اللَّهُ الْبَحْرَ لَهُ بِقُدْرَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى هَارُونََ الَّذِي خَصَّهُ اللَّهُ بِنُبُوَّتِهِ

السَّلَامُ عَلَى شُعَيْبَ الَّذِي نَصَرَهُ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِهِ

السَّلَامُ عَلَى دَاوُدَ الَّذِي تَابَ اللَّهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى سُلَيْمَانَ الَّذِي ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهِ

زیارتِ ناحیہ مقدسہ (معروفہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلام آدم پر جو برگزیدہ خدا اور خلیفہ خدا ہیں۔

سلام شیث پر جو ولی خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔

سلام ادریس پر جو اپنی دلیل کے ساتھ (جنت میں) مقیم ہیں۔

سلام نوح پر جن کی دعا قبول کی گئی۔

سلام ہود پر جن کی اللہ کی طرف سے مخصوص مدد کی گئی۔

سلام صالح پر جن کو اللہ نے اپنے کرم سے ذی شان قرار دیا۔

سلام ابراہیم پر جن کو اللہ نے اپنی خلت سے سرفراز کیا۔

سلام اسماعیل پر جن کو اللہ نے ذبحِ عظیم کی قرارداد کے ساتھ اپنی جنت سے

فدیہ بھیجا۔

سلام اسحاق پر جن کی ذریت میں اللہ نے نبوت کا سلسلہ رکھا۔

سلام یعقوب پر جن کو اللہ نے اپنی رحمت سے دوبارہ پیمانائی دی۔

سلام یوسف پر جن کو خدا نے اپنا کرم عظیم فرما کر کنویں سے نجات دی۔

سلام موسیٰ پر جن کے لئے خدا نے اپنی قدرت سے دریا کو شگافتہ کر دیا۔

سلام ہارون پر جن کو خدا نے اپنی نبوت سے مخصوص فرمایا۔

سلام شعیب پر جن کو خدا نے ان کی امامت پر غالب کیا۔

سلام داؤد پر جن کے ترکِ اولیٰ کو اللہ نے معاف کر دیا۔

سلام سلیمان پر جن کے لئے خدا کی دی ہوئی عزت کی بدولت قوم جن تابع ہو گئی۔

السَّلَامُ عَلَى أَيُّوبَ الَّذِي شَفَاهُ اللَّهُ مِنْ عِلَّتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى يُونُسَ النَّبِيِّ أَنْجَزَ اللَّهُ مَظْمُونَ عِدَّتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى زَكْرِيَّا الصَّابِرِ فِي مِحْنَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى يَحْيَى الَّذِي أَرْزَقَهُ اللَّهُ بِشَهَادَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى عَزِيرِ الَّذِي أَحْيَاهُ اللَّهُ بَعْدَ مِيتَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى عِيسَى رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ
 السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللَّهِ وَصَفْوَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 خُصَّ بِأُخُوَّتِهِ.

Presented by www.KitaboSunnat.com

السَّلَامُ عَلَى فَاطِمَةَ الرَّضَا ابْنَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَوَصِيِّ أَبِيهِ وَخَلِيفَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الَّذِي سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُهْجَتِهِ

السَّلَامُ عَلَى مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ فِي سِرِّهِ وَعَلَانِيَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ جَعَلَ اللَّهُ الشِّفَاءَ فِي تَرْبَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ الْإِجَابَةُ تَحْتِ قَبَّتِهِ.
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ الْأَمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ

سلام ہووا یوب پر جن کو اللہ نے بیماری سے شفا دی۔
 سلام یونس پر خدا نے ان کے اس وعدہ کو پورا کیا جس کی انہوں نے ضمانت کی تھی۔
 سلام زکریا پر جو اپنی شدید آزمائش میں بھی صابر رہے۔
 سلام یحییٰ پر جن کا مرتبہ اللہ نے ان کی شہادت سے اور بڑھا دیا۔
 سلام عریر پر جن کو خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔
 سلام عیسیٰ پر جو زبان وحی اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں۔
 سلام محمد مصطفیٰؐ پر جو محبوب خدا اور پسندیدہ خدا ہیں۔
 سلام امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب پر جن کو پیغمبر کے بھائی ہونے کا مخصوص شرف دیا گیا۔

سلام فاطمہ زہراؑ دختر رسولؐ،

سلام ابو محمد حسن مجتبیٰؑ پر جو اپنے باپ کے وصی و جانشین ہیں۔

سلام حسینؑ پر جنہوں نے راہ خدا میں انتہائی زخمی ہونے کے بعد جو جان جسم میں باقی رہ گئی تھی وہ بھی دے دی۔

اس پر سلام جس نے مخفی اور آشکار خدا کی عبادت کی۔

اس پر سلام جس کی خاک میں اللہ نے اثر شفا قرار دیا۔

سلام اس پر کہ جس کی قبہ کے نیچے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

اس پر سلام جس کی ذریت سے قیامت تک امام رہیں گے۔

آخری پیغمبر کے فرزند پر سلام

سردار اوصیاء علیؑ کے فرزند پر سلام۔

السَّلَامُ عَلَى ابْنِ فَاطِمَةَ الرَّهْرَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ جَنَّةِ الْمَاوَى
 السَّلَامُ عَلَى ابْنِ زَمْزَمَ وَصَفَا
 السَّلَامُ عَلَى الْمُرْمَلِ بِالِدِّمَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى مَهْتُوكِ الْحَبَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى خَامِسِ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى غَرِيبِ الْغُرَبَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى شَهِيدِ الشُّهَدَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى قَتِيلِ الْأَدْعِيَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ كَرْبَلَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ بَكَتُهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ ذُرِيَةُ الْأَزْكَيَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى يَعْسُوبِ الدِّينِ
 السَّلَامُ عَلَى مَنَازِلِ الْبَرَاهِينِ
 السَّلَامُ عَلَى الْأَيْمَةِ السَّادَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الْحَبِيبِ الْبُضْرَجَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الشِّفَاةِ الذَّابِلَاتِ

فاطمہ الزہراء کے فرزند پر سلام
 خدیجہ بزرگ مرتبہ کے فرزند پر سلام
 سدرۃ المنتہی کے وارث پر سلام
 جنت جیسی پناہ گاہ کے وارث پر سلام
 زمزم و صفا کے وارث پر سلام۔
 سلام آلودہ خاک و خون پر سلام،
 سلام اس پر جس کا خیمہ بھاڑ ڈالا گیا،
 چادرِ تطہیر والوں کی پانچویں فرد پر سلام،
 مسافروں میں سب سے زیادہ بیکس مسافر پر سلام،
 شہیدوں میں سب سے زیادہ پروردگار پر سلام،
 اس پر سلام جس کو مجہول النسب لوگوں نے قتل کیا۔
 ساکنِ ارض کر بلا پر سلام۔
 اس پر سلام جس کو آسمان کے فرشتے روئے۔
 اس پر سلام جس کی نسل سے ائمہ اطہار ہیں۔
 سلام دین کے سردار پر
 سلام ان (ائمہ) پر جو حق کی منزلیں ہیں۔
 سلام ان ائمہ پر جو پیشوائے ملت ہیں۔
 ان گریبانوں پر سلام جو خون میں بھرے تھے۔
 ان ہونٹوں پر سلام جو پیاس سے سوکھے ہوئے تھے۔

السَّلَامُ عَلَى النَّفُوسِ الْمُصْطَلَبَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الْأَرْوَاحِ الْمُخْتَلَسَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الْأَجْسَادِ الْعَارِيَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الدِّمَاءِ السَّائِلَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الْأَعْضَاءِ الْمُقْطَعَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُشَالَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى النَّسِوَةِ الْبَارِزَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبْنَائِكَ الْمُسْتَشْهِدِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى دُرَيْتِكَ النَّاصِرِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُضَاجِعِينَ
 السَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ الْمَظْلُومِ
 السَّلَامُ عَلَى أَخِيهِ الْمَسْهُومِ
 السَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ الْكَبِيرِ السَّلَامُ عَلَى الرَّضِيِّعِ الصَّغِيرِ
 السَّلَامُ عَلَى الْأَبْدَانِ السَّبِيلَةِ
 السَّلَامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيبَةِ
 السَّلَامُ عَلَى الْمُحَدَّلِينَ فِي الْغُلُوبِ
 السَّلَامُ عَلَى النَّازِحِينَ عَنِ الْأَوْطَانِ

سلام ان پر جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔

سلام ان پر جن کو قتل کے فوراً بعد لوٹ لیا گیا۔

سلام ہو بے گور و کفن نعشوں پر

(ارض کر بلا پر) بہنے والے خون پر سلام۔

جسموں سے جدا کر دیئے جانے والے اعضاء پر سلام۔

نیزوں پر اٹھائے جانے والے سروں پر سلام۔

بے ردا ہو جانے والی مستورات پر سلام۔

حجت پروردگار عالم پر سلام۔

آپ پر سلام اور آپ کے پاکیزہ آباء و اجداد پر سلام۔

آپ پر سلام اور آپ کے شہید ہونے والے لفرزندوں پر سلام۔

آپ پر سلام اور حمایت حق کرنے والی آپ کی ذریت پر سلام۔

آپ پر اور آپ کے پہلو میں رہنے والے فرشتوں پر سلام۔

سلام ظلم و ستم سے قتل کئے جانے والے پر۔

اور ان کے بھائی (حسن) پر جن کو زہر دیا گیا۔

سلام جناب علی اکبرؑ پر کم سن شیرخوار پر۔

سلام ان جسموں پر جن کو (بعد شہادت) لوٹا گیا۔

سلام نبی کی قریب ترین ذریت پر۔

سلام ان لاشوں پر جن کو بیابان میں پڑا چھوڑ دیا گیا۔

سلام ان مسافروں پر جو اپنے وطن سے دور تھے۔

السَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَا أَكْفَانٍ
 السَّلَامُ عَلَى الرُّءُوسِ الْمَفْرَقَةِ عَنِ الْأَبْدَانِ
 السَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ
 السَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِ بِلَا تَأْخِيرٍ
 السَّلَامُ عَلَى سَاكِنِ الثَّرْبَةِ الزَّاكِيَةِ
 السَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ الْقُبَّةِ السَّامِيَةِ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ افْتَخَرَ بِهِ جِبْرَائِيلُ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ نَاغَاهُ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ نَزَّكَتْ ذِمَّتُهُ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ هَتَكَتْ حُرْمَتُهُ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ أُرِيقَ بِالظُّلْمِ دَمُهُ
 السَّلَامُ عَلَى الْمَغْسَلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ
 السَّلَامُ عَلَى الْمَجْرَعِ بِكَاسَاتِ الرِّمَاحِ
 السَّلَامُ عَلَى الْمُضَامِ الْمُسْتَبَاحِ
 السَّلَامُ عَلَى الْمَنْحُورِ فِي الْوَرَى
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ دَفَنَهُ أَهْلُ الْقُرَى
 السَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتِينِ
 السَّلَامُ عَلَى الْمُحَامِيِّ بِلَا مُعِينِ

سلام بے کفن دفن کئے جانے والوں پر۔
 سلام ان سروں پر جن کو جسموں سے جدا کر دیا گیا۔
 راہِ خدا میں اذیت اٹھانے والے صابر پر سلام۔
 عالمِ بیکسی میں ظلم کئے جانے والے پر سلام،
 خاکِ پاک پر رہنے والے پر سلام
 قبۃِ بلند رکھنے والے پر سلام،
 اس پر سلام جس کو خدائے بزرگ نے پاکیزہ و پاک قرار دیا۔
 اس پر سلام جس پر جبریل نے فخر کیا۔
 اس پر سلام جس کو گوارہ میں میکائیل نے لوریاں دیں۔
 اس پر سلام جس کے بارات میں عہد و پیمانے کو توڑ دیا گیا۔
 اس پر سلام جس کی حرمت کو ضائع کیا گیا۔
 اس پر سلام جس کا خون ظلم سے بہا یا گیا۔
 اس پر سلام جس کو زخموں سے بہنے والے خون میں نہلا دیا گیا۔
 اس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روارکھا گیا۔
 اس پر سلام جس پر ہر ظلم و ستم روارکھا گیا۔
 اس پر سلام جس کو ہر طرف سے نیزے لگائے جاتے تھے۔
 اس پر سلام جس کو گرد و نواح کے گاؤں والوں نے دفن کیا۔
 اس پر سلام جس کی شہرگ کو (بے دردی سے) کاٹا گیا۔
 اس پر سلام جو یکہ و تنہا دشمنوں کی یلغار کو ہٹا رہا تھا۔

السَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الخَضِيبِ
 السَّلَامُ عَلَى الخَدِّ الثَّرِيبِ
 السَّلَامُ عَلَى البَدَنِ السَّلِيبِ
 السَّلَامُ عَلَى الثَّغْرِ المَقْرُوعِ بِالقَضِيبِ
 السَّلَامُ عَلَى الرَّاسِ المَرْفُوعِ
 السَّلَامُ عَلَى الأَجْسَامِ العَارِيَةِ فِي الفَلَوَاتِ
 تَنْهَشُهَا الذِّبَابُ العَادِيَاتُ وَتَخْتَلِفُ إِلَيْهَا السِّبَاعُ
 الضَّارِيَاتُ .
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى المَلِيكَةِ المَرْفُوفِينَ
 حَوْلَ قُبَيْكَ الكَافِينَ بِتَرْبِيكَ الطَّائِفِينَ بِعَرَصَتِكَ
 الوَارِدِينَ لِزِيَارَتِكَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ فَإِنِّي قَصَدْتُ إِلَيْكَ وَ رَجَوْتُ
 الفُوزَ لَدَيْكَ .
 السَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ العَارِفِ
 بِحُرْمَتِكَ المُخْلِصِ فِي وِلَايَتِكَ المُتَقَرِّبِ إِلَى اللهِ
 بِمَحَبَّتِكَ البَرِيِّ مِنْ أَعْدَائِكَ
 سَلَامَ مَنْ قَلْبُهُ بِمُصَابِكَ مَقْرُوحٌ وَدَمْعُهُ عِنْدَ
 ذِكْرِكَ مَسْفُوحٌ سَلَامَ المَفْجُوجِ الحَزِينِ الوَالِيهِ
 المُسْتَكِينِ .

اس ریش اقدس پر سلام جو خون سے سُرخ تھی۔

اُس رخسار پر سلام جو خاک آلود تھا۔

اس بدن پر سلام جو غبار آلود تھا۔

ان دانتوں پر سلام جن پر ظلم کی چھڑی چل رہی تھی۔

اس پر سلام جو نیزہ پر اٹھایا گیا۔

ان جسموں پر سلام جو بیابان میں برہنہ پڑے تھے۔ جن کو ستمگاران امت
بھیڑیوں کی طرح دوڑ دوڑ کر جھنجھوڑ رہے تھے اور نککھنے درندے بن کر
(پامالی اور لوٹ کھسوٹ کے لئے) منڈلا رہے تھے۔

میرے مولا آپ پر سلام اور آپ کے قبہ کے گرد جمع رہنے والے فرشتوں پر
سلام جو آپ کی تربت کو گھیر لے رہتے ہیں اور آپ کے محسن اقدس کا طواف
کرتے ہیں، اور آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

آپ پر سلام میں نے آپ کی جانب رُخ کیا ہے اور آپ کی بارگاہ سے
کامیابی کا امیدوار ہوں۔

آپ پر سلام آپ کی حرمت کو پہچاننے والے کا۔

سلام آپ سے خالص محبت رکھنے والے کا سلام، سلام آپ کی محبت کے ذریعہ سے
قرب خدا حاصل کرنے والے کا، اس کا سلام جو آپ کے دشمنوں سے بیزار ہے۔

اس کا سلام جس کا دل آپ کے غم سے زخمی ہے اور آپ کے ذکر کے وقت
اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں جو آپ کے مصائب سے نہایت
دردمند طول اور بے حال ہے

سَلَامٍ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوفِ رَمَى بِنَفْسِهِ
 حَدَّ السُّيُوفِ وَبَدَلَ حُشَا شَتِّهِ دُونَكَ لِلصُّطُوفِ
 وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَنَصَرَكَ عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيْكَ
 وَفَدَاكَ بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَرُوحَهُ
 لِرُوحِكَ فِدَاءً وَأَهْلَهُ لِأَهْلِكَ وَقَاءً

فَلَمَّا أَخْرَجْتَنِي الدُّهُورُ وَعَاقَتْنِي عَنْ نَصْرِكَ
 الْمَقْدُورُ وَلَمْ أَكُنْ لِمَنْ حَارَبَكَ مُحَارِبًا وَلِمَنْ نَصَبَ
 لَكَ الْعِدَاوَةَ مُنَاصِبًا فَلَاءً نَدْبَتَكَ صَبَاحًا وَمَسَاءً
 وَلَا بُكَيْنَ لَكَ بَدَلَ الدَّمُوعِ دِمَاءً حَسْرَةً عَلَيْكَ
 وَتَأْسِفًا عَلَى مَا كَانَتْ وَتَلَهْفًا حَتَّى أَمُوتَ بِلَوْعَةِ
 الْمُصَابِ وَغُصَّةِ الْإِكْتِسَابِ

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ
 وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوَانِ
 وَأَطَعْتَ اللَّهَ وَمَاعَصِيَّتَهُ وَتَمَسَّكَتَ بِهِ فَأَرْضِيَّتَهُ
 وَخَشِيَّتَهُ وَرَاقَبْتَهُ وَاسْتَحَبَّبتَهُ وَسَدَدْتَ السُّنَانَ وَ
 أَظْفَاطَ الْفِتَنِ وَدَعَوْتَ إِلَى الرَّشَادِ وَأَوْضَحْتَ سُبُلَ
 السَّدَادِ وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ الْجِهَادِ

وَ كُنْتَ لِلَّهِ طَائِعًا وَبِحَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

اس کا سلام جو میدان کربلا میں اگر آپ کے ساتھ ہوتا تو تم لوگوں کی باڑھ پر اپنی جان کو ڈال دیتا۔ اور آمادہ موت ہو کر اپنے خون کا آخری قطرہ آپ پر نثار کر دیتا اور باغیوں کے مقابلہ میں آپ کے سامنے جہاد کر کے آپ کی نصرت کرتا اور اپنی روح اپنا جسم اپنا مال اور اپنی اولاد سب کچھ آپ پر فدا کر دیتا۔ اس کی روح آپ کی روح پر نثار ہوتی اور اس کے اہل آپ کے اہل پر فدا ہوتے۔

اب جبکہ زمانہ نے مجھے مؤخر کر دیا اور اس وقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میرے مقصد نے مجھے آپ کی نصرت سے روک دیا آپ سے لڑنے والوں سے نہ لڑ سکا۔ اور آپ کے دشمنوں کے لئے میدان میں آ کر کھڑا نہ ہو سکا تو صبح و شام بیقراری سے آپ کے غم میں رویا کروں گا اور خون کے بدلہ آنکھوں سے آنسو بہاؤں گا۔ یہ آپ کا غم یہ آپ کے مصائب پر رنج و ملال اور آہ پُرورد کبھی جانے والی نہیں اسی سوزشِ غم اسی رنج و ملال کو ساتھ لے کر دنیا سے اٹھ جاؤں گا۔

مولا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا بڑی زبردست زکوٰۃ دی نیکیوں کا حکم دیا۔ برائیوں اور سرکشی سے روکا۔ آپ نے خدا کی اطاعت کی کبھی اس کی نافرمانی نہیں کی۔ آپ نے اپنا رابطہ خدا سے قائم رکھا اور اس کو انتہائی خوش رکھا آپ ہمیشہ خدا کی نافرمانی سے ڈرے۔ آپ کی نظر ہمیشہ اس کی طرف رہی آپ نے ہمیشہ اس کی رضا کو پسند کیا۔ آپ نے سنتِ خدا اور رسول کو قائم کیا اور فتنوں کی آگ کو بجھایا۔ دوسروں کو راہِ حق کی طرف بلا یا اور حق کے رستوں کو اجاگر کر کے دکھایا اور خدا کی راہ میں جو جہاد کا حق تھا اسے پورا کر دیا۔

آپ خدا کے مطیع رہے اور اپنے جد محمد مصطفیٰ کے پیرو رہے اور اپنے باپ کے

تَابِعاً وَلِقَوْلِ أَبِيكَ سَامِعاً وَإِلَى وَصِيَّةِ أَخِيكَ
 مُسَارِعاً وَوَلِعِبَادِ الدِّينِ رَافِعاً وَوَلِلطُّغْيَانِ قَامِعاً وَ
 لِلطُّغَاةِ مُقَارِعاً وَوَلِلْأُمَّةِ نَاصِحاً وَفِي غَمْرَاتِ الْمَوْتِ
 سَابِحاً وَوَلِلْفَسَاقِ مُكَافِحاً وَ بِحُجَجِ اللَّهِ قَائِماً
 وَوَلِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ رَاجِعاً

وَلِلْحَقِّ نَاصِراً وَعِنْدَ الْبَلَاءِ صَابِراً وَوَلِلدِّينِ كَالِئاً
 وَعَنْ حَوَازَتِهِ مُرَامِياً تَحَوُّطُ الْهُدَى وَتَنْصُرُهُ
 وَتَنْبُسُطُ الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهُ وَتَنْصُرُ الدِّينَ وَتُظْهِرُهُ
 وَتَكْفُ الْعَابِثَ وَتَرْجُوهُ وَتَأْخُذُ لِلدِّينِ مِنَ الشَّرِيفِ
 وَتُسَاوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ كُنْتَ
 رَبِيعَ الْإِيْتَامِ وَعِصْمَةَ الْأَتَامِ وَعِزَّ الْإِسْلَامِ
 وَمَعْدِنَ الْأَحْكَامِ وَحَلِيفَ الْإِنْعَامِ سَالِكَا طَرَائِقِ
 جَدِّكَ وَأَبِيكَ مُشْبِهَاً فِي الْوَصِيَّةِ لِأَخِيكَ

وَفِي الدِّمَمِ رَضِيَّ الشِّيمِ ظَاهِراً لِكَرَمِ مُتَهَجِداً فِي
 الظُّلَمِ قَرِيماً الطَّرَائِقِ كَرِيماً الْخَلَائِقِ عَظِيماً
 السَّوَابِقِ شَرِيفِ النَّسَبِ مُنِيفِ

تالیع فرمان رہے اور اپنے بھائی حسنؑ کی وصیت کو جلد پورا کیا۔ آپ ہیں ستونِ دین کو بلند کرنے والے سرکشی کی بنیادوں کو کھودنے والے اور سرکشوں کے سروں کو ضربِ نیزہ و شمشیر سے کچل دینے والے، اُمتِ پیغمبرؐ کو نصیحت کرنے والے اور موت کے بھنور تیرنے والے اور اہل فسق و فجور کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے، خدا کی حجّتوں کے ساتھ قائم رہنے والے، اسلام اور مسلمین کے لئے دل میں رحم رکھنے والے

حق کی نصرت کرنے والے اور سخت آزمائش کے وقت صبر کرنے والے دین کی حفاظت کرنے والے اور دین پر حملہ کرنے والوں کا منہ پھیر دینے والے آپ ہدایت کی حفاظت اور نصرت کرتے رہے اور عدل و انصاف کی نشرو اشاعت کرتے رہے دین کی نصرت و حمایت کرتے رہے اور دین کی حقارت کرنے والوں کی روک ٹوک اور ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہے آپ طاقت ور سے کمزور کا حق دلاتے تھے اور حکم میں طاقتور اور کمزور کو برابر رکھتے تھے۔ آپ یتیموں کی بہار تھے۔ مخلوق کے لئے پناہ گاہ تھے اسلام کی عزت تھے آپ کے پاس احکامِ الہی کا سرمایہ تھا آپ حاجت مندوں کو گرفتار عطفیہ دینے کا عزم کئے ہوئے تھے اپنے جد امجد اور پدر نامہ دار کے طریقوں پر چلنے والے اور اپنے بھائی کی طرح امر خیر کی ہدایت فرمانے والے

اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے پسندیدہ خوبور رکھنے والے آپ کی سخاوتِ اظہر من الشمس، آپ پر وہ شب میں تہجد گزار۔ آپ کا ہر طریقہ مضبوط و درست آپ کی ہر عادت بزرگانہ شان کی حامل

الْحَسْبِ رَفِيعِ الرَّتَبِ كَثِيرِ الْمَنَاقِبِ مُحَمَّدٍ الصَّرَائِبِ
 جَزِيلِ الْمَوَاهِبِ
 حَلِيمٌ رَشِيدٌ مُنِيبٌ جَوَادٌ شَدِيدٌ عَلِيمٌ إِمَامٌ
 شَهِيدٌ أَوْ أَوْ أَمْنِيْبٌ جَبِيْبٌ مُهَيَّبٌ

كُنْتُ! لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلِدَاً وَلِلْقُرْآنِ
 سَنَدًا وَلِلْأُمَّةِ عَضُدًا وَفِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا
 لِلْعَهْدِ وَ النَّبِيَّاتِ تَاكِبًا عَنْ سُبُلِ الْفُسَاقِ بَاذِلًا
 لِلْمَجْهُودِ طَوِيلَ الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ
 زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زُهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاطِرًا إِلَيْهَا
 بَعِيْنِ الْمُسْتَوْجِسِيْنِ مِنْهَا أَمَالِكُ عَنْهَا مَكْفُوفَةٌ
 وَهَمَّتْكَ عَنْ زِينَتِهَا مَضْرُوفَةٌ وَالْحَاظِكُ عَنْ بَهْجَتِهَا
 مَطْرُوفَةٌ وَرَغَبْتُكَ فِي الْآخِرَةِ مَعْرُوفَةٌ

حَتَّى إِذَا جُورَ مَدْبَاعَهُ وَأَسْفَرَ الظُّلْمُ قِنَاعَهُ وَدَعَى
 الْعَيْ أَتْبَاعَهُ وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ وَ
 لِلظَّالِمِيْنَ مُبَايِنٌ جَلِيْسُ الْبَيْتِ وَالْبِحْرَابِ

آپ کی ہر سبقت عظیم الشان آپ کا نسب انتہائی بلند۔

آپ کے کمالات انتہائی اونچائی پر آپ کا ہر مرتبہ بلند تر آپ کے فضائل بہت ہی زیادہ آپ کے خصائل سب پسندیدہ آپ کی بخششیں نہایت قیمتی آپ صاحب علم راہِ حق پر گامزن خدا کی طرف مائل، سخی عزم کے طاقت ور صاحب علم، امام امت، گواہ حقانیت، ملت کے لئے درد مند خدا سے لو لگائے ہوئے، ہر صاحب دل کے محبوب، خدا کے غضب سے ڈرنے والے آپ رسول کے فرزند ہیں قرآن کے لئے سند ہیں، امت کے لئے دست و بازو ہیں طاعتِ خدا میں تعب اٹھانے والے عہد و پیمان کی حفاظت کرنے والے بدکاروں کے راستوں سے الگ تھلگ، مصیبت زدہ کو عطا کرنے والے طولانی رکوع و سجود کرنے والے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

دنیا کو اس طرح چھوڑ دینے والے جیسے دنیا سے رخصت ہونے والے دنیا سے سیر ہوتا ہے۔ دنیا کو آپ نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ کی آرزوئیں دنیا سے ہٹی ہوئی تھیں دنیا کی آرائش سے آپ کو سوس ڈور تھے۔ رونقِ دنیا سے آپ کی نگاہیں پھری ہوئی تھیں اور دنیا جانتی ہے کہ آپ کا میلان خاطر بس آخرت کی طرف نہ تھا۔

یہاں تک کہ جب ظلم و جور اپنے ہاتھ بہت بڑھانے لگا اور ظلم کے چہرہ پر جو ہلکا سا پردہ تھا وہ بھی نہ رہا گمراہی نے اپنے چیلوں کو ہر طرف سے بلا لیا۔ اُس وقت آپ اپنے خدا کے حرم میں مقیم تھے ظالموں سے دور تھے گوشہ نشین تھے اور محرابِ عبادت میں مجموعہ عبادت تھے

مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ
بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلَى حَسْبِ طَاقَتِكَ وَإِمَّاكَانِكَ ثُمَّ
اِقْتَصَاكَ الْعِلْمُ لِلْإِنْكَارِ وَلَزِمَكَ أَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ

فَسِرْتَ فِي أَوْلَادِكَ وَأَهَائِكَ وَشِيَعَتِكَ وَمَوَالِيكَ
وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ إِلَى اللَّهِ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَمَرْتَ بِإِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالطَّاعَةِ
لِلْمَعْبُودِ وَنَهَيْتَ الْخَبَائِثَ وَالطُّغْيَانَ وَوَجَّهْتُكَ
بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ بَعْدَ الْإِعَادِ إِلَيْهِمْ
وَتَأَكِيدُ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ

فَنَكَّثُوا ذِمَّامَكَ وَبَيَعَتَكَ وَأَسْخَطُوا رَبَّكَ وَجَدَكَ
وَبَدَأُوكَ بِالْحَرْبِ فَثَبَّتَ لِلطَّعْنِ وَالضَّرْبِ وَطَلَّحْتُ
جُنُودَ الْفُجَّارِ وَاقْتَحَبْتَ قَسَطَ الْغُبَارِ مُجَادِلًا
بِذِي الْفِقَارِ كَأَنَّكَ عَلَى الْمُخْتَارِ

فَلَمَّا رَاوِكَ ثَابِتَ الْجَائِشِ غَيْرَ خَائِفٍ وَلَا خَاشٍ
نَصَبُوا لَكَ غَوَائِلَ مَكْرِهِمْ وَقَاتَلُوكَ بِكَيْدِهِمْ
وَشَرَّهِمْ وَأَمَرَ اللَّعِينُ جُنُودَهُ فَمَنَعُوكَ الْمَاءَ وَوَزُدَهُ

دنیا کی لذتوں اور خواہشوں سے کنارہ کش تھے اور اپنی طاقت کے مطابق اور امکان کی حد تک اپنے دل و زبان سے حرام سے بچنے کی ہدایت بھی کرتے رہے تھے (آپ سے بیعت یزید کا مطالبہ ہوا) اور آپ کے حقیقت شناس علم نے طے کر لیا کہ بیعت سے انکار ہو اور بیعت نہ کرنے کی وجہ سے جو لوگ قتال کریں ان فاجروں سے جہاد کریں۔

نوراً آپ اپنی اولاد اہل خاندان اپنی فرمانبردار جماعت کو لے کر چلے آپ نے حق اور روشن دلائل کو واضح کر دیا اور خلق خدا کو حکمت اور پسندیدہ موعظ کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دی اور حد و شریعت کے قائم کرنے کا نیز معبود کی فرمانبرداری کا محرمات سے بچنے اور سرکشی سے باز رہنے کا حکم دیا، لیکن ستمگاریوں نے ظلم و عداوت سے آپ کا مقابلہ کیا، آپ نے پہلے تو ان کو غضب خدا سے ڈرایا اور حجت ہدایت کی مضبوطی کی

Presented by <https://iafajilibrary.com/>

آخر کار جب انہوں نے آپ کے بارہ میں ہر عہد کو توڑ دیا ہر حکم خدا کو پس پشت ڈال دیا اور آپ کی بیعت سے بھی پھر گئے اور اپنی شقاوت سے انہوں نے آپ کے خدا اور آپ کے جد امجد کو غضبناک کیا اور آپ سے لڑنے کی پہل اپنی طرف سے کی تو پھر آپ بھی ضرب نیزہ و شمشیر کے لئے میدان میں آگئے اور بدکاروں کے لشکروں کو پیس ڈالا۔ آپ جنگ کے گہرے غبار میں دھنسے ہوئے ذوالفقار سے حیدر کرار کی طرح قتال کر رہے تھے۔

اعداء نے جب آپ کے دل کو مضبوط اور بالکل بے خوف و ہراس دیکھا تو آپ کے لئے اپنے مکر کے جل بچھانے لگے اور اپنی مخصوص سفیانی چالاکیوں اور شرارت کے ساتھ آپ کے ساتھ قتال کرنے لگے۔ ملعون عمر بن سعد نے اپنے لشکروں کو

وَتَاجِزُوكَ الْقِتَالَ وَعَاجِلُوكَ الْبِرِّ وَالزَّيْلَ وَرَشْقُوكَ
 بِالسِّهَامِ وَالنِّبَالِ وَبَسْطُوا إِلَيْكَ أَكْفَ الْأَصْطِلَامِ
 وَلَمْ يَزْعُوا لَكَ ذِمَاماً وَلَا رَاقِبُوا فِيكَ اثَامَهُمْ فِي
 قَتْلِهِمْ أَوْلِيَاءَكَ وَنَهَبِهِمْ رَحَالَكَ وَأَنْتَ مُقَدِّمٌ فِي
 الْهَبَوَاتِ وَمُحْتَمِلٌ لِلْأَذْيَاتِ قَدْ عَجَبْتُ مِنْ صَبْرِكَ
 مَلِيكَةَ السَّهَوَاتِ

فَأَحَدَ قُوَابِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ وَأَتَمَّخُنُوكَ بِالْجِرَاحِ
 وَحَالُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الرِّوَاكِ وَلَمْ يَبْقَ لَكَ نَاصِرٌ وَ
 أَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ تَذُبُّ عَنْ نِسْوَتِكَ وَأَوْلَادِكَ
 حَتَّى نَكُوسَكَ عَنْ جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ إِلَى الْأَرْضِ
 جَرِيماً تَطَاكَ الْخُبُولُ بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوكَ الطُّغَاةُ
 بِبَوَاتِرِهَا قَدْ رَشَّخَ لِلْمَوْتِ جَبِينُكَ وَاخْتَلَفَتْ
 بِالْإِنْقِبَاضِ وَالْإِنْبِسَاطِ شِمَالُكَ وَيَمِينُكَ تُدِيرُ
 ظَرْفاً خَفِيئاً

إِلَى رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ وَقَدْ شَغَلَتْ بِنَفْسِكَ عَنْ وُلْدِكَ
 وَأَهْلِيكَ وَأَسْرَعَ فَرَسُكَ شَارِداً إِلَى خِيَامِكَ
 مُحْتَجِماً بَأَكْبَارِ

حکم دے دیا کہ پانی حسین تک نہ پہنچ سکے۔

سب لوگ تیزی کے ساتھ آپ سے قتال کرنے لگے اور پے در پے ملے جلے حملے ہونے لگے آپ کو تیروں سے چھلنی کر دیا سب نے ظلم و ستم کے ہاتھ آپ کی طرف بڑھا دیئے۔ نہ انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی کسی ذمہ داری کو دیکھا نہ یہ کہ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں اور آپ کے سامان کو لوٹنے میں وہ کتنے زبردست گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ آپ غبار جنگ میں دھنسے ہوئے تھے اور ہر ایک اذیت اٹھا رہے تھے آپ کا صبر دیکھ کر تو ملائکہ افلاک بھی تعجب کر رہے تھے۔

ظالموں نے ہر طرف سے آپ کو گھیر لیا اور زخم پر زخم پہنچا کر آپ کو مضطرب کر دیا، دم لینے کی مہلت نہ دی۔ آپ کا کوئی مددگار نہ رہا تھا۔ یکسی کے عالم میں انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ آپ اپنی مستحضرات اور بچوں کی طرف سے بجوم اشقیاء کو ہٹا رہے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو گھوڑے سے گرا دیا آپ زخموں سے چور ہو کر زمین پر گرے۔ لشکر کے گھوڑے اپنے سموں سے آپ کو کچل رہے تھے اور سرکش ستنگر اپنی تلواریں لئے آپ پر چڑھے چلے آتے تھے موت کا پسینہ آپ کی پیشانی پر آیا ہوا تھا اور آپ کے دست و پا ادھر ادھر سمٹتے اور پھیلتے تھے۔ آپ چشم نیم وا سے اپنے کنبہ اور اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔

حالانکہ اس وقت آپ کی خود کی حالت تو ایسی تھی کہ آپ کو اپنے کنبہ کا اور بچوں کا دھیان نہ آسکتا تھا اس وقت آپ کا گھوڑا ہنہناتا اور روتا ہوا آپ کے خیام کی طرف چلا

فَلَمَّا رَأَيْنِ النِّسَاءَ جَوَادِكَ فَخَزِيًّا وَسَرَجَكَ عَلَيْهِ
 مَلُويًا بَزْرَنَ مِنَ الخُدُورِ نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الخُدُودِ
 لِاطْمَاتٍ عَنِ الوُجُوهِ سَافِرَاتٍ وَبِالعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ
 وَبَعْدَ العِزِّ مَذَلَّاتٍ وَإِلَى مَضْرَعِكَ مُبَادِرَاتٍ

وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِكَ وَمولِعٌ سَيْفُهُ عَلَى
 نَحْرِكَ قَاطِبٌ عَلَى شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ دَائِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهِ
 قَدْ سَكَنْتَ حَوَاسِكَ وَخَفَيْتَ أَنْفَاسِكَ وَرَفَعَ عَلَى
 القِنَاةِ رَاسِكَ وَسُيِّىَ أَهْلَكَ كَالعَبِيدِ وَصَفَدُوا فِي
 الحَدِيدِ فَوْقَ أَقْتَابِ المِطِيَّاتِ تَلْفُخُ وَجُوهَهُمْ
 حَرَ الهَاجِرَاتِ يُسَاقُونَ فِي البَرَارِيِّ وَالفَلَوَاتِ
 أَيديهِمْ مَعْلُولَةٌ إِلَى الأَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ فِي
 الأَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلعُصَاةِ الفُسَاقِ لَقَدْ قَتَلُوا
 بِقَتْلِكَ الإِسْلَامَ وَعَظَلُوا الصَّلَوَاتِ وَالصِيَّامَ
 وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالأَحْكَامَ وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الإِيمَانِ
 وَحَرَقُوا آيَاتِ القُرْآنِ وَهَمَجُوا فِي البَغْيِ وَالعُدْوَانِ
 لَقَدْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ
 أَجْلِكَ مَوْتُورًا وَعَادَ كِتَابُ اللهِ مَهْجُورًا وَغُودَ

جب اہل حرم نے آپ کے رہوار کو بے سوار دیکھا اور زین اسپ کو نیچے ڈھلکا ہوا دیکھا تو بے قرار ہو کر خیموں سے نکل پڑیں اور بال بکھرائے ہوئے منہ پر ٹمانچے مارتے ہوئے جبکہ پردہ کا دھیان نہ تھا نوحہ و بکا کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کو وارثوں کو پکارتے ہوئے جبکہ اپنی اس مخصوص عزت و شوکت کے بعد حقارت کی نظر سے دیکھے جا رہے تھے سب کے سب کی قتل گاہ کی طرف تیزی سے جا رہے تھے

آہ شمر اس وقت آپ کے سینہ بیٹھا ہوا تھا اور اپنا خنجر آپ کی گردن پر پھیر رہا تھا۔ ریش مبارک ظالم اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اپنی ہندی تلوار سے آپ کو ذبح کر رہا تھا۔ آپ کے دست و پا بے حرکت ہو گئے اور سانس رُک گیا۔ نیزہ پر سمر اقدس کو اٹھایا گیا اور اہل حرم کو غلاموں کی طرح قید کر لیا گیا اور آہنی زنجیروں میں جکڑ کر اونٹوں پر بٹھالیا گیا۔ دن کے دوپہر کی گرمیاں ان کے چہروں کو جھلسا رہی تھی اور وہ غریب بیابانوں اور جنگلوں میں پھرائے جا رہے تھے۔ ہاتھ ان کے گردنوں سے بندھے ہوئے تھے اور بازاروں میں ان کو پھرایا جا رہا تھا۔ وائے ہو ان نافرمانوں فاسقوں پر جنہوں نے آپ کو قتل کر کے اسلام کو تباہ کر دیا۔

نمازوں کو روزوں کو معطل کر دیا۔ شریعت کے چلن کو اور احکام کو توڑ دیا ایمان کی عمارت کو ڈھادیا اور قرآن کی آیتوں کو جلا دیا اور بغاوت و سرکشی میں دھنستے چلے گئے۔ آپ کے قتل سے رسول اللہ مظلوم قرار پا گئے۔ مظلوم بھی ایسے کہ اپنے بچے کے خون کا بدلہ نہ لے سکے۔ آپ کے قتل سے کتابِ خدا پر لاوارثی چھا گئی۔ آپ کے ستائے جانے سے اصل میں حق ستایا گیا۔ آپ کے نہ ہونے سے اللہ

رَاحِئٍ إِذْ قَهَرْتَ مَقْهُورًا وَفُقِدَ لِفَقْدِكَ التَّكْبِيرُ
وَالْتَهْلِيلُ وَالتَّحْرِيمُ وَالتَّحْلِيلُ وَالتَّنْزِيلُ
وَالتَّوِيلُ

وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيرُ وَالتَّبْدِيلُ وَالإِحَادُ
وَالتَّعْطِيلُ وَالاِهْوَاءُ وَالأَضَالِيلُ وَالفِتْنُ
وَالأَبَاطِيلُ فَقَامَ نَاعِيكَ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُولِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَنَعَاكَ إِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الهَطُولِ
قَائِلًا يَا رَسُولَ اللهِ قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَتَاكَ
وَاسْتَبِيحَ أَهْلُكَ وَحَمَاكَ وَسَبِيَّتُ بَعْدَكَ ذَرَارِيكَ
وَوَقَعَ المَحْدُورُ بِعَثْرَتِكَ وَذَوِيكَ فَانْرَجِ الرَّسُولُ
وَبَكَى قَلْبُهُ المُهْوُولُ وَعَزَّاهُ بِكَ المَلَكَةُ وَالأَنْبِيَاءُ وَ
فُجِعَتْ بِكَ أُمُّكَ الزَّهْرَاءُ

وَاخْتَلَفَتْ جُنُودُ المَلَكَةِ المُقَرَّبِينَ تُعَزِّي أَبَاكَ
أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ وَأَقِيمَتْ لَكَ المَاتِمَ فِي أَعْلَى عَلِيَيْنِ
وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الحُورُ العَيْنُ وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا
وَالجِنَانُ وَخَزَائِنُهَا وَالأَحْضَابُ وَاقْطَارُهَا وَالبِحَارُ
وَحِيَتَانِهَا وَمَكَّةُ وَبُنْيَانُهَا وَالجِنَانُ وَوِلْدَانُهَا
وَالْبَيْتُ وَالمَبَامُ وَالمَشْعَرُ الحَرَامُ وَالحِجْلُ
وَالإِحْرَامُ

اکبر اور لا الہ الا اللہ ان آوازوں میں کوئی روح نہ رہی حرام و حلال کا امتیاز
قرآن اور قرآن کے معانی کا تعین سب ضائع ہو گیا۔

آپ کے بعد شریعت میں کھلی ہوئی تبدیلیاں، فاسد عقیدے سے حدود،
شریعت کا تعطل، نفسانی خواہشوں کا زور، گمراہیاں، فتنے اور غلط چیزوں کا
ظہور ہوا۔ غرض کہ آپ کی سنانی سنانے والا آپ کے جدا مجد کی قبر کے پاس
کھڑا ہوا اور آپ کی سنانی برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ رسول اللہ کو یہ
کہتے ہوئے سنانی کہ یا رسول اللہ آپ کا فرزند آپ کا بچہ قتل کر دیا گیا اور
آپ کے گھر والوں اور جانثاروں کو مار دیا گیا۔ آپ کے بعد آپ کی ذریت
کو قید کیا گیا اور آپ کی ذریت و اہل بیت کو وہ دکھ دیئے گئے جن دکھوں سے
ان کو بچانا امت پر فرض تھا۔ روح اسلام کو انتہائی قلق ہوا اور آنحضرت کا
قلب نازک گریاں ہوا ملائکہ اور انبیاء نے ان کو آپ کا پُرسہ دیا۔ آپ کے
قتل ہونے سے آپ کی ماں فاطمہ زہرا بے تاب ہو گئیں۔

ملائکہ مقررین کے ایک کے بعد ایک لشکر اُترنے لگے جو آپ کے باپ
امیر المومنین کو پُرسہ دے رہے تھے اور اعلیٰ علیین میں آپ پر نوحہ و ماتم کر
رہے تھے، آپ کے غم میں حورانِ جنت اپنا منہ پیٹ رہی تھیں آسمان اور
آسمان کے باشندے آپ پر روئے اور جنت کے خزینہ دار روئے، پہاڑ
قطار در قطار روئے، دریا اور دریا کی مچھلیاں مکہ اور مکہ کی عمارتیں جنت اور
غلمان کعبہ اور مقام ابراہیم مشعر حرام اور حل و حرم سب ہی آپ کے غم میں
گریاں ہوئے۔

اللَّهُمَّ بِحُرْمَةِ هَذَا الْمَكَانِ الْمُنِيفِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
وَأَلِ مُحَمَّدٍ وَاحْشُونِي فِي زُمْرَتِهِمْ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
بِشَفَاعَتِهِمْ.

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوسَّلُ إِلَيْكَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ وَيَا
أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ بِمُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ رَسُولِكَ إِلَى الْعَالَمِينَ أَجْمَعِينَ
وَبَاخِيهِ الْأَنْزَعِ الْبَطِينِ الْعَالِمِ الْمَكِينِ عَلِيٍّ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

وَبِالْحَسَنِ الذِّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِينَ وَبِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ
أَكْرَمِ الْمُسْتَشْهِدِينَ وَبِأَوْلَادِهِ الْمَقُولِينَ وَبِعَثْرَتِهِ
الْمُظْلُومِينَ وَبِعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ
وَبِمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ قَبْلَةَ الْأَوَابِينَ وَبِجَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ
صَدَقِ الصَّادِقِينَ وَبِمُوسَى ابْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ
الْبُرَاهِينِ وَبِعَلِيِّ ابْنِ مُوسَى نَاصِرِ الدِّينِ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِينَ وَبِعَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ آرْهَدِ
الرَّاهِدِينَ وَبِالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَارِثِ الْمُسْتَغْلَبِينَ
وَبِالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ.

خداوند اس بلند مرتبہ مقام کی حرمت کا واسطہ محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیج اور مجھ کو ان کے گروہ میں مشہور فرما اور ان کی سفارش سے مجھے داخل جنت فرما۔

اے کم سے کم وقت میں ہر ایک کا حساب کرنے والے اے ہر بزرگ سے کہیں زیادہ بزرگ تر اے عالم حاکموں سے زیادہ زور حکومت رکھنے والے واسطہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو تیرے آخری پیغمبر اور تمام عالم کی طرف تیرے رسول ہیں اور ان کے بھائی کا واسطہ جو کشادہ پیشانی اور معدن علم و حکمت اور ہر علم میں راسخ ہیں یعنی امیر المؤمنین علیؑ مرتضیٰ اور فاطمہ زہراؑ کا واسطہ جو زنان عالم کی سردار ہیں۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

حسن مجتبیٰ کا واسطہ جو پاک و پاکیزہ اور پرہیزگاروں کی پناہ گاہ ہیں اور حضرت ابو عبد اللہ الحسین کا واسطہ جو تمام شہداء میں زیادہ بزرگ مرتبہ ہیں اور ان کی قتل ہونے والی کا واسطہ اور ان کی مظلوم ذریت کا واسطہ اور علی بن حسین زین العابدین کا واسطہ اور محمد بن علی کا واسطہ جو عبادت گزاروں کے قبلہ ہیں اور جعفر بن محمد کا واسطہ جو مجسمہ صداقت ہیں اور موسیٰ بن جعفر کا واسطہ جو دلائل حق کو ظاہر کرنے والے ہیں اور علی بن موسیٰ کا واسطہ جو دین کے مددگار ہیں اور محمد بن علی کا واسطہ جو اہل حق کے پیشوا ہیں اور علی بن محمد کا واسطہ جو زاہدوں سے کہیں زیادہ زاہد ہیں اور حسن بن علی کا واسطہ جو ائمہ اطہار کے وارث ہیں اور اس فرد کا واسطہ جو تمام خلق پر حجت ہیں۔

أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِينَ الْأَكْبَرِينَ
 إِلَ ظَهْ وَ يُسَيِّنَ وَ أَنْ تُجْعَلَنِي فِي الْقِيَمَةِ مِنْ لَامِنِينَ
 الْمُبْتَدئينِ الْفَائِزِينَ الْفَرِحِينَ الْمُسْتَبْشِرِينَ
 اللَّهُمَّ اكْتُبْنِي فِي الْمُسْلِمِينَ وَ الْحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ
 وَ اجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ وَ انصُرْنِي عَلَى
 الْبَاغِينَ وَ اكْفِنِي كَيْدَ الْخَاسِدِينَ وَ اصْرِفْ عَنِّي
 مَكْرَ الْمَاكِرِينَ وَ اقْبِضْ عَنِّي أَيَدِي الظَّالِمِينَ
 وَ اجْمَعْ بَيْنِي وَ بَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِينِ فِي أَعْلَى عَلِيَّينَ
 مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ
 وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أُقِسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُومِ
 وَ بِحُكْمِكَ الْمَهْتُومِ وَ نَهْيِكَ الْمَكْتُومِ وَ بِهَذَا الْقَبْرِ
 الْمَلُومِ الْمَوْسَدِ فِي كَنْفِهِ الْإِمَامُ الْمَعْصُومُ
 الْمَقْتُولُ الْمَظْلُومُ

أَنْ تَكْشِفَ مَا بِي مِنْ الْغُيُومِ وَ تَصْرِفَ عَنِّي
 شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُومِ وَ تُجَيِّرَنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ
 السُّيُومِ

اللَّهُمَّ جَلِّئِي بِبِعْتَتِكَ وَ رَضِيئِي بِقِسْمِكَ وَ تَعَمَّدِي
 بِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ وَ بَاعِدْنِي مِنْ مَكْرِكَ وَ نِقَمِكَ

محمد و آل محمد پر درود بھیج جو صدیقین میں بہترین نیکیوں کے حامل، جن کا لقب آل طہ و آل یسین ہے اور مجھے قیامت میں امن پانے والوں میں سے صاحبان اطمینان میں سے کامیاب ہونے والوں میں سے خوش و خرم اور بشارت جنت پانے والوں میں قرار دے۔ خداوند! مجھے اپنے فرمانبرداروں میں سے قرار دے اور صالحین سے وابستہ رکھ میرے بعد نیکی اور بھلائی سے میرا ذکر ہو جو بغاوت و سرکشی کرنے والے ہیں ان کے مقابلہ میں مجھے فتح دے مجھے حاسدوں کے شر سے بچا اور بڑی تدبیر کرنے والوں کی تدبیر کا رخ میری طرف سے پھیر دے ظالموں کے ہاتھوں کو مجھ پر ظلم کرنے سے روک دے اور مجھے میرے بابرکت پیشواؤں کو (محمد و آل محمد) اعلیٰ علیین میں ایک جگہ مجتمع کر دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے تیری رحمت سے آخرت میں انبیاء صدیقین شہدا اور صالحین کی رفاقت نصیب ہو، کیونکہ ان حضرات کو لوگوں نے اپنی نعموں سے مالا مال کیا ہے۔

Presented by: <https://jafriLibrary.com/>

قسم دیتا ہوں خداوند! میں تجھ کو تیرے نبی معصوم کی اور تیرے حتمی احکام کی اور گناہوں سے بچنے کے لئے تیرے مقررہ ارشادات کی اور اس قبر مطہر کی جس کی زیارت کے لئے ہر طرف سے جن و انس و ملک پہنچتے ہیں جس کے پہلو میں امام معصوم شہید ظلم و ستم آرام فرما رہے ہیں۔

کہ میرے رنج و غم کو دور کر دے اور میرے مقدر کی برائی کو ہٹا دے اور مجھے جہنم کی آتش سوزاں سے پناہ دے۔

اے اللہ! میرے چاروں طرف اپنی نعمتوں کا انبار لگا دے اور مجھے اتنا دے کہ میں خوش و خرم ہوں مجھے اپنے جو دو کرم میں چھپا اور اپنی مزا اور عتاب سے دُور رکھ۔

اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الزَّلِيلِ وَسَدِّدْنِي فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
 وَافْسَحْ لِي فِي مُدَّةِ الْأَجَلِ وَأَعِفَّنِي مِنَ الْأَوْجَاعِ
 وَالْعَلِيلِ وَبَلِّغْنِي بِمَوَالِيَّ وَبِفَضْلِكَ أَفْضَلَ الْأَمَلِ -
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَقْبَلْ تَوْبَتِي وَارْحَمْ
 عَثْرَتِي وَأَقِلْ عَثْرَتِي وَنَفْسَ كُرْبَتِي وَاعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي
 وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ لِي فِي هَذَا الْمَشْهَدِ
 الْمُعْظَمِ وَالْمَحَلِّ الْمَكْرَمِ ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا عَيْباً
 إِلَّا سَتَرْتَهُ وَلَا غَمًّا إِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا رِزْقاً إِلَّا بَسَطْتَهُ
 وَلَا أَهْلاً إِلَّا عَمَّرْتَهُ وَلَا فَسَاداً إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا أَمَلاً
 إِلَّا بَلَّغْتَهُ وَلَا دُعَاءً إِلَّا أَجَبْتَهُ وَلَا مُضِيْقاً إِلَّا فَرَّجْتَهُ
 وَلَا شَمَلاً إِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا أَمْرًا إِلَّا أَثْمَمْتَهُ وَلَا مَالاً إِلَّا
 كَثَّرْتَهُ وَلَا خُلُقاً إِلَّا أَحْسَنْتَهُ وَلَا انْفِاقاً إِلَّا أَخْلَفْتَهُ
 وَلَا حَالاً إِلَّا أَخْرَجْتَهُ وَلَا سُوءاً إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا حَسُوداً
 إِلَّا قَمَعْتَهُ وَلَا عَدُوًّا إِلَّا أَرَدَيْتَهُ وَلَا شَرًّا إِلَّا كَفَيْتَهُ
 وَلَا مَرَضاً إِلَّا شَفَيْتَهُ وَلَا بَعِيداً إِلَّا أَدْنَيْتَهُ وَلَا
 شَعْثاً إِلَّا لَمَبْتَهُ وَعَدُوِّي مَقْبُوعاً وَلَا سُوءاً إِلَّا
 أَعْطَيْتَهُ

اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَثَوَابَ الْأَجَلَةِ

خداوند! مجھے ہر لغزش سے بچا۔ میرے قول و عمل کو درست کر مجھے عمر دراز دے اور امراض و اسقام سے بچا اور مجھے میرے پیشواؤں کے وسیلہ سے اور اپنے فضل سے میری بہترین تمناؤں تک پہنچا۔

خداوند! رحمت خاص نازل فرما محمد و آل محمد پر اور میری توبہ کو قبول فرما اور مجھے روتا دیکھ کر رحم فرما میرے گناہ بخش دے میرے رنج و ملال کو دور کر میری خطا کو بخش دے میری اولاد کو نیک اور صالح قرار دے۔ خداوند! اس عظیم المرتبہ شہادت گاہ اور اس بزرگ مرتبہ مقام پر (میری حاضری کا یہ نتیجہ) کہ میرے گناہ تو بخش چکا ہو میرے ہر عیب کو تو چھپا چکا ہو میرے ہر غم کو تو دور کر چکا ہو میرے رزق میں تو کشائش کر چکا ہو۔ میرے گھر کے آباد رہنے کا تو حکم نافذ کر چکا ہو، میرے کاموں کے ہر بگاڑ کو تو درست کر چکا ہو میری ہر آرزو کے دل کو تو پورا کر چکا ہو۔ میری ہر دعا کو تو قبول کر چکا ہو، میری ہر تنگی کو تو زائل کر چکا ہو۔ میرے ہر انتشار کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو میرے ہر کام کو تو تکمیل تک پہنچا چکا ہو، میرے ہر مال کو تو زیادہ سے زیادہ کر چکا ہو اور مجھے ہر خلق حسن تو ادا کر چکا ہو اور میرے ہر صرف کے بعد اس کا بدل دے کر اس کی کوپورا کر چکا ہو اور میرے ہر حاسد کو تو تباہ کر چکا ہو اور میرے ہر دشمن کو تو ہلاک کر چکا ہو اور مجھے ہر شر سے تو بچا چکا ہو، اور مجھے ہر بیماری سے تو شفا عطا کر چکا ہو اور میرے ہر ایک اپنے کو جو دور ہو تو اس کو قریب کر چکا ہو، اور میری ہر پریشانی کو تو اطمینان سے بدل چکا ہو اور میرا ہر سوال تو مجھ کو عطا کر چکا ہو۔

خداوند! میں تجھ سے اس دنیا کی بہتری اور اس جہان باقی کے ثواب کا سوال کرتا ہوں،

اللَّهُمَّ! اغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنِ الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ
جَمِيعِ الْأَنْامِ

اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا
وَيَقِينًا شَافِعًا وَعَمَلًا زَاكِيًا وَصَبْرًا جَمِيلًا وَأَجْرًا
جَزِيلًا

اللَّهُمَّ! ارْزُقْنِي شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَزِدْ فِي إِحْسَانِكَ
وَكَرَمِكَ إِلَيَّ وَاجْعَلْ قَوْلِي فِي النَّاسِ مَسْمُوعًا
وَعَمَلِي عِنْدَكَ مَرْفُوعًا وَآثِرِي فِي الْخَيْرَاتِ مَشْبُوعًا
وَعُدْوِي مَقْبُوعًا

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَخْيَارِ فِي أَنْاءِ
الَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ وَاكْفِنِي شَرًّا لِأَشْرَارِ
وَطَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْأَوْزَارِ وَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ
وَأَجَلْنِي دَارَ الْقَرَارِ وَاعْفِرْ لِي وَاجْمَعْ إِخْوَانِي فِيكَ
وَإِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

خداوند! مجھے وجہ حلال سے اتنا دے کہ میں حرام سے بے نیاز ہو جاؤں اور اپنا فضل اس درجہ میرے شامل حال رکھ کہ مجھے کسی کی ضرورت ہی نہ ہو۔
بارِ الہا میں تجھ سے اس علم کا سوال کرتا ہوں جو نفع بخش ہو اور اس دل کا جس میں تیرا خوف ہو اور اس یقین کا جو ہر شک کو دور کر دے اور اس اجر کا جو فراواں ہو۔

خداوند! مجھے توفیق دے کہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں اور اپنا احسان و کرم مجھ پر زیادہ سے زیادہ فرما اور ایسا کر کہ سب لوگ میری بات کو مانیں اور میرا ہر عمل تیری بارگاہ میں قبولیت کی بلندی حاصل کرے۔ اور نیکیوں میں لوگ میرے نقش قدم پر چلیں (یعنی نیکیوں کے لئے میں ایک نمونہ بن جاؤں) خداوند! میرے دشمن کو برباد کر دے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

بارِ الہا رحمتِ خاص نازل فرما محمد و آلِ محمد پر جو تیری تمام مخلوق میں بہتر سے بہتر ہیں۔ سلسلہ رحمت تیرا ان حضرات پر شب و روز صبح و شام جاری رہے اور شریر لوگوں کے مقابلہ میں تو میری حمایت کر اور مجھے گناہوں سے اور گناہوں کے بار سے پاک کر دے اور مجھ کو جہنم سے پناہ دے اور راحت و آرام کے مقام (جنت) میں آباد کر دے اور میرے تمام دینی بھائی بہنوں مومنین و مومنات کو اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اپنے رحم و کرم سے بخش دے۔

زيارتِ ناحيه مقدسه (غير معروف)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ قَتِيلٍ مِنْ نَسْلِ خَيْرِ سَلِيلٍ
 مِنْ سُلَالَةِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى
 أَبِيكَ إِذْ قَالَ فِيكَ قَتَلَ اللَّهُ قَوْمًا قَتَلُوكَ يَا بَنِي مَا
 أَجْرَاءَهُمْ عَلَى الرَّحْمَنِ وَعَلَى أَنْتَهَاكِ حُرْمَةِ الرَّسُولِ
 عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَاكَانِي بِكَ وَكُنْتَ بَيْنَ يَدَيْهِ
 مَا بِلَاءًا وَلِلْكَافِرِينَ قَاتِلًا قَاتِلًا.

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

أَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ نَحَقُّ وَبَيْتِ اللَّهِ أَوْلَىٰ بِالنَّبِيِّ

أَطَعْنُكُمْ بِالرَّمْحِ حَتَّىٰ يَنْتَهِي
 أَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ أَحْمَىٰ عَنْ أَبِي
 ضَرَبَ غُلَامٍ هَاشِمِي عَرَبِي
 وَاللَّهِ لَا يَجْحَمُ فِينَا بَنُ الدَّعِي
 حَتَّىٰ قَضَيْتَ نَحْبَكَ وَلَقَيْتَ رَبَّكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَوْلَىٰ
 بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَنَّكَ بِنُ رَسُولِهِ وَحُجَّةِ دِينِهِ وَأَبْنُ
 حُجَّتِهِ وَأَمِينِهِ حَكَمَ اللَّهُ

زیارتِ ناحیہ مقدسہ (غیر معروفہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت ابراہیمؑ غلیل اللہ کے مقدس خاندان کی بہترین فرد یعنی جناب محمد مصطفیٰ کی نسل سے پہلے شہید آپ پر سلام (علی اکبرؑ) رحمت خدا نازل ہوتی ہے آپ پر اور آپ کے پدر بزرگوار پر جنہوں نے آپ کے غم میں فرمایا کہ اللہ برباد کرے اس قوم کو جس نے بیٹا تمہیں قتل کیا۔ کس قدر بڑھ گئی ہیں ان جفا کاروں کی جراتیں خدا کی نافرمانی اور حرمت پیغمبر کے ضائع کرنے پر بیٹا تمہارے بعد خاک ہے اس دنیا پر (اے پیغمبر) گویا میں اس وقت آپ کے ساتھ تھا جبکہ آپ اپنے پدر بزرگوار کے سامنے جھکے ہوئے اذن جہاد کے طلبگار تھے اور جس وقت آپ منکرین سے یہ جڑ کہہ کر جہاد فرما رہے ہیں۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

میں علیؑ ہوں حسینؑ بن علیؑ کا فرزند ہم آل محمد خانہ خدا کی قسم پیغمبر سے قریب تر اور ان کی جانشینی کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

میں جب تک میرا نیزہ مڑ نہ جائے گا تم کو مارتا رہوں گا۔
تکوار سے تم پر حملہ کرتا رہوں گا اور ہر طرح اپنے پدر بزرگوار کی حمایت کرتا رہوں گا۔
نیزہ و شمشیر کی وہ ضرب ہوگی جو ایک عربی اور ہاشمی نوجوان کی ہوتی ہے۔
خدا کی قسم اس کا بیٹا ہم پر حکومت نہیں کر سکتا جس کا باپ نامعلوم ہو۔
یہاں تک کہ اے شاہزادے آپ نے اپنی مدت حیات کو پورا کیا اور اپنے خدا سے جا ملے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ اور رسولؐ سے قریب تر ہیں۔
آپ فرزند ہیں رسولؐ کے اور دین خدا کی حجت کے آپ فرزند ہیں

عَلَى قَاتِلِكَ مُرَّةً بَنَ مُنْقَدِرِ بْنِ التُّعْمَانِ الْعَبْدِيِّ
لَعَنَهُ اللَّهُ وَأَخْرَهُ اللَّهُ وَمَنْ شَرِكُهُ فِي قَتْلِكَ وَكَانُوا
عَلَيْكَ ظَهِيْرًا وَأَصْلَاهُمْ اللَّهُ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ
مَصِيْرًا وَجَعَلْنَا اللَّهُ مِنْ مَلَأَ قِيْلِكَ وَمُرَافِقِيْكَ
وَمُرَافِقِيْ جَدِّكَ وَأَبِيْكَ وَعَمِّكَ وَأَخِيْكَ وَأُمَّكَ
الْمُظْلُوْمَةَ وَأَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَاتِلِيْكَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ
مُرَافِقَتِكَ فِي دَارِ الْخُلُوْدِ وَأَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَعْدَائِكَ
أُولَى الْحُبُوْدِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحُسَيْنِ الطِّفْلِ الرَّضِيْعِ
الْمَرْحِيِّ الضَّرِيْعِ الْمْتَشَحِّطِ دَمًا الْمُبْصَعِدِ دَمُهُ فِي
السَّمَاءِ الْمَذْبُوْحِ بِالسَّهْمِ فِي حِجْرِ أَبِيهِ لَعَنَ اللَّهُ
رَامِيَهُ حَرَمَلَةَ بْنَ كَاهِلِ الْأَسَدِيِّ وَذَوِيَهُ

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُبْلِى
الْبَلَاءِ وَالْبِنَادِي بِالْوَلَاءِ فِي عَرَصَةِ كَرْبَلَاءِ
الْمَضْرُوْبِ مُقْبَلًا وَمُدْبِرًا لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ هَانِي بْنَ
ثُبَيْتِ الْحَضْرَمِيِّ

حجت خدا اور امین خدا کے۔ عذاب نازل فرمائے اللہ آپ کے قاتل مرہ بن
 مسعد بن نعمان بن عبدی پر خدا کی لعنت ہو اس پر اور اللہ رسوا کرے اس کو اور
 ہر اس شخص کو جو آپ کے قتل میں شریک ہو اور جس جس نے آپ پر حملہ کیا اللہ
 ان سب کو آتش جہنم سے جلانے جو بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ شاہزادے اللہ ہم
 کو ان میں سے قرار دے جو وہاں آپ کی زیارت سے مشرف ہوں گے اور
 آپ کے ساتھ رہیں گے (بلکہ تنہا آپ ہی کے رفیق نہیں) آپ کے جدا مجد
 آپ کے پدر بزرگوار آپ کے عم نامدار آپ کے عالی قدر برادر اور آپ کی مادر
 مظلوم۔ اللہ سب ہی کی رفاقت کا شرف عطا کرے۔ میں تقرب خدا حاصل
 کرتا ہوں آپ کے قتل کرنے والے سے بیزار ہو کر اور جنت الخلد میں آپ
 کے ساتھ رہنے کی خدا سے دُعا کرتا ہوں اور آپ کے تمام دشمنوں اور انکار
 کرنے والوں سے بیزاری اختیار کر کے قرب خدا حاصل کرتا ہوں۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

سلام ہو عبد اللہ فرزند حسین یعنی اس طفل شیرخوار پر جو نشانہ ظلم بن کر شہید ہوا
 اور اپنے خون میں بھر گیا جس کے خون کے قطرے امام نے نذر خدا قرار
 دے کر جانب آسمان پھینکے جو اپنے باپ کی گود میں تیر ظلم سے ذبح کر دیا
 گیا۔ خدا لعنت کرے اس بے زبان کو تیر مارنے والے حملہ ابن کاہل
 اسدی پر اور اس کے ساتھیوں پر۔

سلام عبد اللہ فرزند امیر المؤمنینؑ پر جو میدانِ کربلا میں مبتلا مصائب ہو کر،
 ولانے اہل بیت کے لئے پکار رہے تھے جن کو سامنے سے اور جانب پشت
 سے دونوں طرف سے گھیر کر زخمی کیا گیا۔ خدا لعنت کرے ان کے قاتل ہانی
 بن شمیم حضرمی پر

السَّلَامُ عَلَى أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 الْمُوَاسِي أَخَاهُ بِنَفْسِهِ الْأَخِيذِ لِغَدِيهِ مِنْ أَمْسِهِ
 الْغَادِي لَهُ الْوَاقِي السَّاعِي إِلَيْهِ بِمَائِهِ الْمَطْوُوعَةَ يَدَاهُ
 لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ يَزِيدَ بْنَ الرُّقَادِ الْحِجْتِيَّ وَحَكِيمَ بْنَ
 الطُّفَيْلِ الطَّائِيَّ

السَّلَامُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الصَّائِرِ
 بِنَفْسِهِ مُحْتَسِباً وَالثَّانِي عَنِ الْأَوْطَانِ مُغْتَرِباً
 الْمُسْتَلِمَ لِلْقِتَالِ الْمُسْتَقْدِمَ لِلنِّزَالِ الْمَكْشُورِ
 بِالرِّجَالِ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ هَانِي بْنَ ثَبَيْتِ الْحَضْرَمِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَعَنَ اللَّهُ
 رَامِيَهُ بِالسَّهْمِ خَوْلِيَّ بْنَ يَزِيدِ الْأَصْبَحِيِّ الْأَيَادِيَّ
 وَالْأَبَائِيَّ الدَّارِمِيَّ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَتِيلِ الْأَيَادِي الدَّارِمِيِّ لَعَنَهُ اللَّهُ
 وَضَاعَفَ عَلَيْهِ

الْعَذَابَ الْأَلِيمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ وَعَلَى أَهْلِ
 بَيْتِكَ الصَّائِرِينَ السَّلَامُ عَلَى أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ
 عَلِيٍّ الزُّرِّيِّ الْوَلِيِّ الْمَرْمِيِّ بِالسَّهْمِ الرَّدِيِّ لَعَنَ اللَّهُ
 قَاتِلَهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُقْبَةَ الْغَنَوِيَّ

سلام جناب ابو الفضل العباسؑ فرزند امیر المومنینؑ پر جو بجان و دل اپنے بھائی (حسینؑ) کی غمخواری کر رہے تھے اور فردا قیامت میں اپنے درجات کے بلندی کا اپنی زندگی میں سامان کر رہے تھے امام پر اپنی جان فدا کر رہے تھے اور ان کو دشمنوں سے بچا رہے تھے اور بہت تیزی سے اپنی مشک کا پانی ان تک پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے کہ دونوں شانے قلم ہو گئے خدا کی لعنت ان کے قاتل یزید بن رقاد جیتی اور حکیم بن طفیل طائی پر

سلام جعفرؑ فرزند امیر المومنینؑ پر جو پابند صبر ہو کر اپنی جان پر اذیت اٹھا رہے تھے وطن سے دور تھے عالم غربت تھا اپنی جان کو میدانِ قتال کے سپرد کئے ہوئے اعدا سے مقابلہ کے لئے بڑھے چلے جاتے تھے جن کو ہر طرف سے لوگوں نے گھیر لیا تھا خدا لعنت کرے ان کے قاتل ہانی بن عیینہ حضرمی پر

سلام عمران بن امیر المومنینؑ پر، خدا لعنت کرے ان کو تیر ظلم لگانے والے خوئی بن یزید اصحی ابادی پر اور قاتل ابانی داری پر سلام محمد بن امیر المومنینؑ پر جن کو ایادی و داری نے قتل کیا۔ خدا لعنت کرے اس پر

اور دو چند دردناک عذاب نازل فرمائے اس پر۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں آپ پر اے محمد بن امیر المومنینؑ اور آپ کے صابر گھر والوں پر سلام ہو ولی کردگار پاکیزہ خصال حضرت حسن مجتبیٰ ابن علیؑ کے فرزند احمدؑ پر جن کو تیر ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ خدا لعنت کرے ان کے قاتل عبد اللہ بن عقبہ غنوی پر۔

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الزَّكِيِّ لَعَنَ اللَّهُ
 قَاتِلَهُ وَرَأَمِيَهُ حَزْمَلَةَ بْنَ كَاهِلِ الْأَسَدِيِّ السَّلَامُ
 عَلَى الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَضْرُوبِ عَلَى
 هَامِيَتِهِ الْمَضْلُوبِ لِأَمْتِهِ حِينَ نَادَى الْحُسَيْنُ عَمَّهُ
 فَجَلَا عَلَيْهِ عَمَّهُ كَالضَّفِيرِ وَهُوَ يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ
 التُّرَابَ وَالْحُسَيْنُ يَقُولُ بَعْدَ لِقَاؤِهِ قَتَلُوكَ وَمَنْ
 خَصَّصَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَدُّكَ وَأَبُوكَ ثُمَّ قَالَ
 عَزَّوَاللَّهُ عَلَى عَمِّكَ أَنْ تَدْعُوهُ فَلَا يُجِيبُكَ وَأَجَابَكَ
 وَأَنْتَ قَتِيلٌ جَدِيلٌ فَلَا يَنْفَعُكَ هَذَا

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

وَاللَّهُ يَوْمَ كَثُرَ وَاتْرَهُ وَقَلَّ نَاصِرُهُ جَعَلَنِي اللَّهُ مَعَكُمْ
 يَوْمَ جَمْعِكُمْ وَبَوَّئَنِي مَبُوءِكُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَكَ
 عُمَرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ نَفِيلِ الْأَزْدِيِّ وَأَصْلَاهُ
 جَحِيمًا وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا أَلِيمًا

السَّلَامُ عَلَى عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّارِ فِي
 الْجَنَانِ حَلِيفِ الْإِيْمَانِ وَمُنَازِلِ الْأَقْرَانِ النَّاصِحِ
 لِلرَّحْمَنِ التَّالِي لِلثَّانِي وَالْقُرَّانِ

سلام حسن پاکیزہ خصال کے فرزند عبد اللہ پر۔ اللہ لعنت کرے ان کے قاتل اور تیر ظلم لگانے والے حرمہ بن کاہل اسدی پر سلام قاسم بن حسن بن علی پر جن کے سراقہ کو زخمی کیا گیا جن کا جسم زندگی میں پامال کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے چچا حسین کو جس وقت پکارا تو وہ جناب شکار کرنے والے باز کی طرح اپنے بھتیجے کی طرف دوڑے دیکھا کہ قاسم خاک پر ایڑیاں رگڑ رہے ہیں۔ یہ حال دیکھ کر حسین کہنے لگے خدا اس قوم کو برباد کرے جس نے جان عم تمہیں قتل کیا تمہارے جد و پدر قیامت کے روز ان لوگوں کے مقابلہ میں داد خواہ ہوں گے پھر فرمانے لگے اے قاسم بہت شاق ہے تمہارے چچا پر کہ تم مجھے بلاؤ اور میں وقت پر نہ پہنچ سکوں اور پہنچا تو اس وقت جب تم قتل ہو کر زمین پر پڑے ہو میرا آنا تمہیں نفع نہ پہنچا سکا۔ خدا کی قسم وہ دن تھا ہی ایسا کہ امام کے دشمن جس قدر زیادہ تھے اتنے ہی مددگار کم تھے۔

اللہ مجھے آپ دونوں حضرات کے ساتھ قرار دے جس روز کہ آپ دونوں ایک جگہ ہوں اور میرا مسکن و مقام آپ دونوں کے قیام گاہ کے قریب ہو خدا لعنت کرے آپ کے قاتل عمر بن سعد بن عروہ بن نفیل ازدی پر اور اس کو آتش جہنم میں تپائے اور اس کے لئے دردناک عذاب مہیا کرے۔

سلام عون بن عبد اللہ بن جعفر پر جو جنت میں پرواز کرتے ہیں وہ جو ایمان سے وابستہ رہے مخالفین سے لڑتے رہے اور آیات قرآن پڑھ کر اللہ کے بارے میں نصیحت کرتے رہے

لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قُطَيْبَةَ النَّبْهَانِيَّ السَّلَامُ
 عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الشَّاهِدِ مَكَانَ أَبِيهِ
 وَالتَّالِي لِأَخِيهِ وَوَأَقِيهِ بِبَدَنِهِ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ عَامِرَ
 بْنَ نَهْثَلِ التَّمِيمِيِّ السَّلَامُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَهُ
 اللَّهُ قَاتِلَهُ وَرَامِيَهُ عُمَرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ أَسَدِ الْجُهَنِيِّ

السَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ بْنِ الْقَتِيلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ وَرَامِيَهُ عَامِرُ بْنُ
 صَعْصَعَةَ وَقَيْلِ أَسَدِ بْنِ مَالِكِ السَّلَامُ عَلَى أَبِي
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ
 وَرَامِيَهُ عُمَرُ بْنُ الصَّبِيحِ الصَّيْدَاوِيِّ

السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ بْنِ عَقِيلٍ لَعَنَ اللَّهُ
 قَاتِلَهُ لَقِيْطُ بْنُ نَاشِرِ الْجُهَنِيِّ السَّلَامُ عَلَى سُلَيْمَانَ
 مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ
 سُلَيْمَانَ بْنَ عَوْفِ الْخَضْرَجِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى قَارِبِ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ السَّلَامُ
 عَلَى مُنَجِّجِ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

خدا لعنت کرے ان کے قاتل عبداللہ بن قبطہ بہائی پر، سلام محمد بن عبداللہ بن جعفرؓ پر جو اپنے باپ کے قائم مقام بن کر حق کی شہادت دے رہے تھے اور اپنے بھائی کے پیچھے پیچھے میدان جنگ کی طرف رواں تھے اور خود آگے بڑھ کر اپنے بھائی کو بچا رہے تھے خدا لعنت کرے ان کے قاتل عامر بن نہشل تمیمی پر، سلام جعفر بن عقیلؓ پر، خدا لعنت کرے ان کے قاتل اور ان کو تیر مارنے والے عمر ابن خالد ابن جہنی پر، سلام عبداللہ بن مسلم بن عقیلؓ ہر جو مقتول اور فرزند مقتول ہیں اللہ ان کے قاتل اور تیر لگانے والے عامر بن صعصعہ پر لعنت کرے (بعض نے عامر بن صعصعہ کے بجائے اسد بن مالک لکھا ہے)

سلام ابو عبداللہ بن مسلم بن عقیلؓ پر، خدا ان کے قاتل اور تیر مارنے والے عمر بن صبیح صیداوی پر لعنت کرے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

سلام محمد بن ابی سعید بن عقیلؓ پر، خدا لعنت کرے ان کے قاتل لقیط بن ناشر جہنی پر سلام حضرت حسین بن امیر المؤمنینؓ کے غلام سلیمانؓ پر اور لعنت ہو خدا کی ان کے قاتل سلیمان بن عوف حضرمی پر

سلام حسین بن علیؓ کے غلام قارب پر، سلام حسین بن علیؓ کے غلام معج پر

السَّلَامُ عَلَى مُسْلِمِ بْنِ عَوْسَجَةَ الْأَسَدِيِّ الْقَائِلِ
 لِلْحَسَنِ وَقَدْ أُذِنَ لَهُ فِي الْإِنصْرَافِ أَنْحُنْ مُخْلِ عَنكَ
 وَبِمَ نَعْتِدُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ آدَاءِ حَقِّكَ لَا وَاللَّهِ حَتَّى
 أَكْسِرَ فِي صُدُورِهِمْ رُمْحِي هَذَا وَأَضْرِبُهُمْ بِسَيْفِي
 مَا ثَبَتَ قَائِمَةٌ فِي يَدِي وَلَا أَفَارِقُكَ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ
 سِلَاحٌ أَقَاتِلُهُمْ بِهِ لَقَدَفْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ وَلَمْ
 أَفَارِقُكَ حَتَّى أَمُوتَ مَعَكَ وَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ شَرَى
 نَفْسَهُ وَ أَوَّلَ شَهِيدٍ مِنْ شُهَدَاءِ اللَّهِ قَطِي نَحْبَهُ
 فَضُرْتُ وَرَبَّ الْكَعْبَةِ شَكَرَ اللَّهُ اسْتِقْدَامَكَ
 وَمُؤَاسَاتِكَ إِمَامَكَ إِذْ مَشَى إِلَيْكَ وَأَنْتَ صَرِيحٌ فَقَالَ
 يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا مُسْلِمَ بْنَ عَوْسَجَةَ وَقَرَّ فِيمَهُمْ مَنْ
 قَطِي نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا تَبْدِيلًا
 لَعَنَ اللَّهُ الْمُشْتَرِكِينَ فِي قَتْلِكَ عَبْدَ اللَّهِ الضَّبَّائِيَّ
 وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ حَنْكَارَةَ الْبَجَلِيَّ وَمُسْلِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 الضَّبَّائِيَّ السَّلَامُ عَلَى سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَنَفِيِّ
 الْقَائِلِ لِلْحَسَنِ وَقَدْ أُذِنَ لَهُ فِي الْإِنصْرَافِ لَا وَاللَّهِ
 لَا مُخْلِيكَ حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَتَا قَدْ حَفِظْنَا عَيْبَةَ رَسُولِ
 اللَّهِ فِيكَ وَاللَّهُ لَوْ أَعْلَمَ أَنِّي أُقْتَلُ

سلام مسلم بن عوجہ اسدی پر جن کو امام نے کربلا سے واپس چلے جانے کی اجازت دی تو انہوں نے خدمت امام حسینؑ میں عرض کیا ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں اور پھر خدا کی بارگاہ میں آپ کے حق کے نہ ادا کرنے پر کیا عذر پیش کریں، نہیں خدا کی قسم میں آپ کو نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ مخالفین کے سینہ میں میرا یہ نیزہ گھس گھس کر ٹوٹ جائے میں اُن کو اپنی تلوار سے ماروں گا جب تک کہ اس کا قبضہ میرے ہاتھ میں ہے اور اگر میرے پاس ہتھیار بھی نہ رہیں جن سے میں اعداء پر قاتلانہ حملہ کروں تو میرے آقا میں ان پر پتھر برسائوں گا اور مرتے دم تک آپ کو نہ چھوڑوں گا اے مسلم بن عوجہ آپ نے راہِ خدا میں سب سے پہلے اپنی جان کا سودا کیا تھا آپ ہی شہداءِ خدا میں وہ

پہلے شہید ہیں جس نے جان دے کر اپنے عہد کو پورا کر دیا۔
Presented by: <https://jaifilibrary.com/>

خدا کے کعبہ کی قسم آپ کا میاں ہو گئے خدا نے یقیناً آپ کی پیش قدمی اور اپنے امام کے ساتھ آپ کی غمخواری کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جس وقت امام آپ کی لاش پر پہنچے تو ارشاد فرمایا اے مسلم بن عوجہ اللہ آپ کو اپنی رحمتِ خاص سے نوازے پھر امام نے اس آیت قرآن کو پڑھا صادقین میں سے بعض تو جان دے کر اپنے عہد کو پورا کر چکے اور بعض ایفاء کے منتظر ہیں انہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی، خدا لعنت کرے آپ کے قتل میں شریک ہونے والوں عبد اللہ صبابی اور عبد اللہ بن حکارہ بکلی اور مسلم بن عبد اللہ صبابی پر سلام سعید بن عبد اللہ حنفی پر جن کو امام نے جب واپسی جانے کی اجازت دی تو انہوں نے خدمتِ حسینؑ میں عرض کیا نہیں خدا کی قسم ہم آپ کو اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ خدا یہ نہ دیکھ لے کہ ہم نے

ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ أُحْرَقَ ثُمَّ أُزْرَى وَيُفَعَّلُ فِي سَبْعِينَ مَرَّةً
مَا فَارَقْتُكَ حَتَّى أَلْقَى جَمَامِي دُونَكَ وَكَيْفَ أَفَعَلَ
ذَلِكَ وَإِنَّمَا هِيَ مَوْتَةٌ أَوْ قَتْلَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ هِيَ بَعْدَهَا
الْكَرَامَةُ الَّتِي لَا انْقِضَاءَ لَهَا أَبَدًا فَقَدْ لَقِيتِ جَمَامَكَ
وَوَاسَيْتِ إِمَامَكَ وَلَقِيتِ مِنَ اللَّهِ الْكَرَامَةَ فِي
دَارِ الْمُقَامَةِ حَشَرْنَا اللَّهُ مَعَكُمْ فِي الْمُسْتَشْهِدِينَ
وَرَزَقْنَا مَرَا فِقْتَكُمْ فِي أَعْلَى عَلِّيِّينَ

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

السَّلَامُ عَلَى بَشِيرِ بْنِ عُمَرَ الْمُحَضَّرِ هِيَ شَكَرَ اللَّهُ قَوْلَكَ
لِلْحُسَيْنِ وَقَدْ أَدِنَ لَهُ فِي الْإِنْصِرَافِ أَكَلْتَنِي
إِذَا السَّبَاعُ حَيًّا إِنْ فَارَقْتُكَ وَأَسْئَلُ عَنْكَ الرُّكْبَانَ
وَأَخَذْتُكَ مَعَ قِلَّةِ الْأَعْوَانِ لَا يَكُونُ هَذَا أَبَدًا
السَّلَامُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ حَصِينِ الْهَمْدَانِيِّ الْمُشْرِفِي
الْمُجَدَّلِ بِالْمُشْرِفِي السَّلَامُ عَلَى عُمَرَ بْنِ كَعْبِ
الْأَنْصَارِيِّ

السَّلَامُ عَلَى نَعِيمِ بْنِ عَجَلَانَ الْأَنْصَارِيِّ السَّلَامُ
عَلَى زُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ الْبَجَلِيِّ الْقَائِلِ لِلْحُسَيْنِ وَقَدْ
أَدِنَ لَهُ فِي الْإِنْصِرَافِ لَا

آپ کی حفاظت کر کے رسول اللہ کے سرمایہ کی حفاظت کی خدا کی قسم اگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں قتل کیا جاؤں گا، پھر زندہ کیا جاؤں گا پھر جلا دیا جاؤں گا پھر مجھ پر یہی سختی کی جائے گی۔ اور ستر مرتبہ میرے ساتھ یہی کیا جائے گا تب بھی میں آپ سے جدا نہ ہوں گا یہاں تک میں آپ پر اپنی جان نثار کر دوں میں بھلا آپ کو چھوڑ دوں آپ کی رفاقت میں تو ایک دفعہ ہی مرنا اور ایک دفعہ ہی قتل ہونا ہے پھر اس کے بعد تو وہ بلند درجہ ہے جو کبھی زائل نہ ہوگا، اے ناصر امام یقیناً آپ نے جان دے دی اور اپنے امام کی پوری غمخواری کی اور خدا کی بارگاہ سے اپنے جنت میں بڑا مرتبہ پایا۔ اللہ ہم کو بھی آپ ہی حضرات شہداء کے ساتھ محشور کرے اور اعلیٰ علیین میں آپ کے

ساتھ رہنا نصیب کرے
Presented by: <https://jafniblibrary.com>

سلام بشر بن عمر حضری پر پسندیدہ خدا ہے آپ کا حسین سے یہ کہنا جب کہ امام نے آپ کو کربلا سے چلے جانے کی اجازت دے دی تھی کہ مولا اگر میں آپ کو چھوڑ دوں اور آپ کے بارے میں دوسرے آنے جانے والوں سے استفسار کروں اور مددگاروں کی کمی کے باوجود میں نزعہ اعداء میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاؤں تو مجھے زندہ ہی کو درندے پھاڑ کھائیں۔ سلام یزید بن حصین ہمدانی مشرفی قاری پر جو ایک مشرفی کے ہاتھ سے خون آلود ہوئے۔ سلام عمر بن کعب انصاری پر سلام نعیم بن عجلان انصاری پر، سلام زہیر بن قین بکلی پر جن کو حسین نے کربلا سے چلے جانے کی اجازت دی تو حسین سے عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم یہ کبھی نہ ہوگا۔

وَاللَّهِ لَا يَكُونُ ذَلِكَ أَبَدًا أَتْرُكُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ أَسِيرًا
 فِي يَدِ الْأَعْدَاءِ وَأَنْجُو لَا أَرَانِي. اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ
 السَّلَامُ عَلَى عُمَرَ بْنِ قُرْظَةَ الْأَنْصَارِيِّ السَّلَامُ عَلَى
 حَبِيبِ بْنِ مُظَاهِرِ بْنِ الْأَسَدِيِّ السَّلَامُ عَلَى الْحَزْرِيِّ
 يَزِيدَ الرِّيَّاحِيِّ السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرِ
 الْكَلْبِيِّ السَّلَامُ عَلَى نَافِعِ بْنِ هِلَالِ بْنِ نَافِعِ الْبَجَلِيِّ
 الْمُرَادِيِّ السَّلَامُ عَلَى أَنَسِ بْنِ كَاهِلِ الْأَسَدِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى قَيْسِ بْنِ مُسَهْرِ الصَّيْدَاوِيِّ السَّلَامُ
 عَبْدَ اللَّهِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عُرْوَةَ مِنْ حُرَّاقِ
 الْغِفَارِيِّينَ

Presented by: <https://jafrilibrary.com>

السَّلَامُ عَلَى عَوْنِ بْنِ حَوِيِّ مَوْلَى أَبِي ذَرِّينَ الْغِفَارِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى شُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْشِيِّ السَّلَامُ
 عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ زَيْدِ السَّعْدِيِّ السَّلَامُ عَلَى قَاسِطِ
 وَكَرِشِ ابْنَيْ ظَهِيرِ التَّغْلِبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَى كَيْفَانَةَ
 بْنِ عَتِيْقِ السَّلَامُ عَلَى ضَرْغَامَةَ بْنِ مَالِكِ السَّلَامُ
 عَلَى حَوِيِّ بْنِ مَالِكِ الضُّبَيْعِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى بْنِ ثُبَيْتِ الْقَيْسِيِّ السَّلَامُ عَلَى
 عَبْدِ اللَّهِ وَعَبِيدِ اللَّهِ ابْنَيْ بَنِ ثُبَيْتِ الْقَيْسِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى عَامِرِ بْنِ مُسْلِمِ السَّلَامُ عَلَى قَعْنَبِ
 بْنِ عَمْرِ الثَّمَرِيِّ

مولا میں آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں میں پھنسا ہوا چھوڑ دوں اور خود بیچ جاؤں
خدا مجھے یہ دن نہ دکھائے۔

سلام عمر بن قرطہؓ انصاری پر، سلام حبیبؓ بن مظاہر اسدی پر، سلام خز بن
یزید ریاحی پر، سلام عبداللہ بن عمیر کلبی پر، سلام نافع بن ہلال بن نافع بجلی
مرادی پر، سلام انس بن کابل اسدی پر، سلام قیس بن مسہر صیداوی پر، سلام
عبداللہ اور عبدالرحمن بن عروہ پر، جو حراق غفار میں سے تھے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

سلام عون بن حوی ابوذر غفاری کے غلام پر، سلام شیب بن عبداللہ نہشلی پر،
سلام حجاج بن زید سعدی پر، سلام قاسط و کرش پسران ظہیر پر جو تغلبی تھے،
سلام کنانہ بن عتیق پر سلام ضرغامہ بن مالک پر، سلام حوی بن مالک ضہبی پر،

سلام بن شیبہ قیسی پر، سلام عبداللہ اور عبید اللہ فرزند ان بن شیبہ قیسی پر،
سلام عامر بن مسلم پر، سلام تعنب بن عمر ثمری پر

الْسَّلَامُ عَلَى سَالِمِ مَوْلى عَامِرِ بْنِ مُسْلِمِ السَّلَامِ
 عَلَى سَيْفِ بْنِ مَالِكِ السَّلَامِ عَلَى زُهَيْرِ بْنِ بَشْرِ
 الخَثْعَمِيِّ السَّلَامِ عَلَى زَيْدِ بْنِ مَعْقِلِ الجُعْفِيِّ
 السَّلَامِ عَلَى حَجاجِ بْنِ المَسْرُوقِ الجُعْفِيِّ السَّلَامِ
 عَلَى مَسْعُودِ بْنِ حَجاجِ وأبْنِهِ السَّلَامِ عَلَى مَجْمَعِ بْنِ
 عَبْدِاللهِ العائِذِيِّ

الْسَّلَامُ عَلَى عَمَّارِ بْنِ حَسَّانِ بْنِ شُرَيْحِ الطَّائِي
 السَّلَامُ عَلَى حَيَّانِ بْنِ الحَارِثِ السَّلْمَانِيِّ الأَزْدِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى جُنْدَبِ بْنِ حَجْرِنِ الحَوْلَانِيِّ السَّلَامُ عَلَى
 عُمَرَ بْنِ خَالِدِ الصَّبِيَّاءِيِّ السَّلَامُ عَلَى سَعِيدِ
 مَوْلَاهُ السَّلَامُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ مُظَاهِرِ
 الكِنْدِيِّ

الْسَّلَامُ عَلَى زَاهِدِ مَوْلى عَمْرٍو بْنِ الحِمَاقِ الخَزَاعِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى جَبَلَةَ بْنِ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيِّ السَّلَامُ عَلَى
 سَالِمِ مَوْلى بَنِي المَدِينَةِ الكَلْبِيِّ السَّلَامُ عَلَى
 أسْلَمِ بْنِ كَثِيرِ الأَزْدِيِّ الأَعْوَجِ

الْسَّلَامُ عَلَى زُهَيْرِ بْنِ سُلَيْمِ الأَدْدِيِّ السَّلَامُ عَلَى
 قَاسِمِ بْنِ حَبِيبِ الأَزْدِيِّ السَّلَامُ عَلَى جُنْدَبِ
 الحَضْرَمِيِّ السَّلَامُ عَلَى أَبِي ثَمَامَةَ عَمَرَ بْنِ عَبْدِاللهِ
 الصَّائِدِيِّ السَّلَامُ عَلَى حَنْظَلَةَ بْنِ أسْعَدِ الشَّيْبَانِيِّ

سلام عامر بن مسلم کے غلام سالم پر، سلام سیف بن مالک پر، سلام زہیر بن
بشر نخعی پر، سلام زید بن معقل جعفی پر، سلام حجاج بن مسروق جعفی پر، سلام
مسعود بن حجاج اور ان کے فرزند پر، سلام مجمع بن عبد اللہ عاندی پر

سلام عمار بن حسان بن شریح طائی پر، سلام حیان بن حارث سلمانی ازدی پر،
سلام جندب بن حجر خولانی پر، سلام عمر بن خالد صیداوی پر اور ان کے غلام
سعید پر، سلام یزید بن زیادہ بن مظاہر کندی پر

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

سلام عمر بن حمق خزاعی کے غلام زاہد پر، سلام جبلہ بن علی شیبانی پر، سلام مدینہ
کلبی کے غلام سالم پر، سلام اسلم بن کثیر ازدی اعوج پر

سلام زہیر بن سلیم ازدی پر، سلام قاسم بن حبیب ازدی پر، سلام جندب
حضرمی پر، سلام ابو ثمامہ عمر بن عبد اللہ صاندی پر، سلام حنظلہ بن اسعد
الشیبانی پر

السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكَدَرِيِّ
 الْأَرْحَبِيِّ السَّلَامُ عَلَى عَمَّارِ بْنِ أَبِي سَلَامَةَ الْهَمْدَانِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى عَائِسِ بْنِ أَبِي شَبِيبِ الشَّاكِرِيِّ
 السَّلَامُ عَلَى شَوْذَبِ مَوْلَا شَاكِرِ السَّلَامُ عَلَى
 شَبِيبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَرِيحِ السَّلَامُ عَلَى مَالِكِ بْنِ
 عَبْدِ بْنِ سَرِيحِ

السَّلَامُ عَلَى الْجَرِيحِ الْمَأْسُورِ سُوَارِ بْنِ أَبِي صَمِيرِ
 الْفَهْبِيِّ الْهَمْدَانِيِّ السَّلَامُ عَلَى الْمُرْتَبِ مَعَهُ عَمْرُو
 بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُدَعِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خَيْرَ أَنْصَارِ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى
 الدَّارِ بَوَّئَكُمْ اللَّهُ مُبَوَّءَ الْأَبْرَارِ أَشْهَدَانُ اللَّهُ لَقَدْ
 كَشَفَ لَكُمْ الْغَطَاءَ وَ مَهَدَ لَكُمْ الْوَطَاءَ وَ أَجْزَلَ
 لَكُمْ الْعَطَاءَ وَ كُنْتُمْ عَنِ الْحَقِّ غَيْرَ بَطَاءٍ وَ أَنْتُمْ
 لِنَافِرِ طَاءٍ وَ مَحْنٍ لَكُمْ خُلَطَاءٌ فِي دَارِ الْبَقَاءِ وَ السَّلَامُ
 عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ

سلام عبدالرحمن بن عبداللہ کدوری ازجی پر، سلام عمار بن سلامہ ہمدانی پر، سلام
عابس بن شیب شاکری پر

سلام شاکر کے غلام شوذب پر، سلام شیب بن حارث بن شریح پر، سلام مالک
بن عبد بن شریح پر

سلام زخمی اسیر سوار بن ابی صمیر فہمی ہمدانی پر، سلام عمر بن عبداللہ جذعی پر جن
کو سوار بن ابو صمیر کے ساتھ کھڑا کیا گیا تھا۔ سلام ہوتم پر اے بہترین انصار
تم پر ویسا ہی شاندار سلام ہو جیسا شاندار تھا تمہارا صبر بہت اچھا ہے تمہارا
آخری مقام اللہ نے تم کو وہ مقام عطا فرمایا جو برابر اور صالحین سے مخصوص
ہے اللہ نے تمہاری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے اور تم کو راحت
ابدی کے مقام پر آباد کر دیا اور اپنی بڑی بڑی نعمتیں تم کو عطا کیں تم نے حق
کے بارے میں کوئی سستی نہیں کی تم ہم سب سے آگے جنت کی طرف بڑھے
ہم بھی انشاء اللہ جنت میں آ کر تم سے ملنے والے ہیں تم سب پر با عظمت
سلام تم سب پر اللہ کی رحمت اور خداوندی برکات۔

مرزا دبیر:

منظوم ترجمہ زیارتِ ناحیہ

کیا شانِ روضہ خلفِ بوتراب ہے وہ عرش کا جواب ہے خود لا جواب ہے
ہفتاد حج کعبہ میں جتنا ثواب ہے بس ایک وہ طوافِ صریح جناب ہے
ہوتے ہیں سب گناہ مبدلِ ثواب سے

روزِ حساب پاک ہے زائرِ حساب سے
وہ روضہ ہے وہ روضہ کہ قدسی کا ہے ورود وہ قبر ہے وہ قبر پر نہیں جس پہ سب درود
وہ خاک ہے وہ خاک کہ جس سے شفا ہو زود مظلومیت بھی صاف ہے اُس قبر سے نمود
اب تک وہاں کی خاک ہے اور روئے فاطمہ

جاروب ہے مزار کی گیسوئے فاطمہ
ہے نقرئی صریح میں فولاد کی صریح اور اس میں خواب کرنا ہے وہ وارثِ مسیح
پیدا ہے ہر صریحِ مشک سے یہ صریح غربالِ تیروں سے تھا یونہی سید ذبیح
اک بوسہ اُس صریح کا امامِ کبیر کا
کفارہ ہے گناہِ کبیر و صغیر کا

ہر شمعِ روضہ دیکھ کہ ہوتا ہے یہ گماں زہرا کی آہِ گرم کے شعلے ہیں یہ عیاں
پروانگی ہے آنے کی پروانے کو کہاں روحِ جنابِ فاطمہ پروانہ ہے وہاں
مرقد میں بھی حسینؑ کے روشن چراغ ہیں
سو وہ چراغ کیا ہیں عزیزوں کے داغ ہیں

ہے مثل سطر جادہ صحرائے کربلا لکھا خطِ غبار سے ہے نسخہ شفا
 ہرزخم و ہر مرض کے لئے مرہم و دوا نقشہ تمام روضے کا ہے نقش مدعا
 روضہ ہے پاک حکمت رب العلا ہے وہ
 خاکِ شفا ہے خاک تو دار الشفا ہے وہ

ہاں اے محبوب! تم کو بھی زائر کرے الہ دیکھو وہ روضہ اور وہ ضریح اور وہ قبر شاہ
 اصغر کے بھی مزار پہ رو کر کرو نگاہ عمامہ ایک چھوٹا سا جس پر دھرا ہے آہ
 سر ننگے گرد روضہ پھرو شور و شین سے
 روؤ لپٹ لپٹ کے ضریح حسین سے

دیکھو وہ خیمہ گاہ شہنشاہ بحر و بر بارہ کجاے جس میں دھرے ہیں ادھر ادھر
 اس خیمہ گاہ میں ہوا ہے زائر کا جب گزر آتا ہے یاد خیمے کا جلنا زیادہ تر
 زینب تو اس جگہ نہیں معلوم ہوتی ہے
 پر روح اس کے بھائی کی خیمے میں روتی ہے

ہوتا ہے خیمہ گاہ کے در پر جگر کباب یہ بات کر کے روتے ہیں زوار بے حساب
 زینب نے اپنے بھائی کی تھامی تھی یاں رکاب زینب ادھر تڑپتی تھی اور اس طرف جناب
 خواہر رکاب تھامے تھی ششدر کھڑی ہوئی
 گھوڑے کے پاؤں پر تھی سکیٹہ پڑی ہوئی

ہے اک طرف کو قاسم نوشہ کی خیمہ گاہ حسرت سے اس مقام پر کرتے ہیں سب نگاہ
 خادم وہاں کے کہتے ہیں باحالت تباہ ہاں زائر و ضرور کرو اس جگہ پہ آہ
 شادی کا گھر یہی ہے ابنِ حسن نہیں
 دولہا نہیں برات نہیں اور دلہن نہیں

کھولے تھے اس مقام پہ کبریٰ نے کے بال رنڈ سالہ پہننے روتی تھی اس جاوہ خستہ حال
 بیٹھا تھا نامراد یہاں پر حسن کا لال کبریٰ کو آستیں یہیں دی بصد ملال
 دولہا تو یاں بنے تھے وہ ناموس شاہ میں
 اور لاش پامال ہوئی قتل گاہ میں
 بیمار کربلا کا بھی ہے اک طرف مکان زنجیر و طوق پہنا تھا سجاؤ نے جہاں
 ہوتا ہے زاروں کو تصور یہی وہاں اس جاگے میں آپ کے باندھی تھی ریسماں
 ہاں زرد کیوں نہ چہرہ زار کمال ہو
 جس جا زرخ سکینہ طمانچوں سے لال ہو
 کیا خاتمہ بخیر ہے کہ آئے واں قضا نہر فرات غسل کو مدفن کو کربلا
 طاہر کفن بھی خاک شفا کا لکھا ہوا خوف فشار قبر نہ اندیشہ جزا
 مردے کو جس جگہ نہ عذاب و فشار ہو
 پامال واں حسین سا عالی وقار ہو
 زار پل سفید پہ کرتے ہیں جب گزار واں گنبد طلا نظر آتا ہے ایک بار
 اکثر پیادہ ہوتے ہیں با چشم اشک بار اُن کا تو یہ ادب ہے اور آقا کا یہ وقار
 شاہ شہید حکم یہ دیتے ہیں بھائی کو
 عباس جاؤ زاروں کی پیشوائی کو
 مظلوم کربلا پہ فدا مادر و پدر روضے سے جب نکلتے ہیں زوار نامور
 عصیاں سے پاک ہوتے ہیں اس طرح سر بسر پیدا شکم سے ماں کے ہو جس طرح سے بشر
 تقصیر پر نگاہ نہیں بخشش سے کام ہے
 دربار میں حسین کے کیا فیض عام ہے

عباس کے جلال سے واں کانپتے ہیں سب دیکھا یہ خواب میں متولی نے ایک شب
 عباس شہ کے آگے کھڑے ہیں بصدادب اور اس سے کہہ رہے ہیں وہ مظلوم و تشنہ لب
 زائر بہت عزیز ہیں زہرا کے لال کو
 موقوف آپ کیجئے اپنے جلال کو
 اب ہاتھ رکھ کے سر پہ میرے کھاؤ تم قسم زائر سے آپ کی معترض نہ ہوں گے ہم
 زواروں کے ملال سے ہوتا ہے مجھ کو غم گر کچھ خطا بھی ہو تو کرواؤں یہ تم کرم
 گو تم میں یہ جلال بھی ورثہ ہے باپ کا
 بھائی تو ہے حسینؑ سا مظلوم آپ کا
 دکھ شہ نے جھیلے شیعوں کے واسطے کٹوایا سر کو بخشش امت کے واسطے
 رونے کو بھی کہا تو شفاعت کے واسطے ناجی ہے وہ جو جائے زیارت کے واسطے
 قربان ہم حسین علیہ الصلوٰۃ کے
 کیا کیا قوی ویلے ہیں اپنی نجات کے
 جو اس ضریح پر ہو تصدق زہے شرف بایں پہ لو کھڑے ہیں رسولان ماسلف
 ہے پائنتی ضریح کے کز وہیوں کی صف زواروں کا ہجوم ہے روضہ میں ہر طرف
 صدقے میں زاروں پہ امام ذبح کے
 کس کس مزے سے لیتے ہیں بو سے ضریح کے
 در پر کھڑا ہوا کوئی کہتا ہے یا حسینؑ بیکس حسینؑ کشیدہ تیغ جفا حسینؑ
 مظلوم و بے دیار و شہ کربلا حسینؑ ہے شور السلام و علیک اور وا حسینؑ
 سر ہیں برہنہ اور گریبان چاک ہے
 لبیک ہے کہیں ، کہیں روجی فداک ہے

واں مرثیے کے پڑھنے کی ہے احتیاج کیا دیکھی ضریح اور ہوئی شدت بکا
 پڑھتی ہے مرثیہ تو بتول اپنے لال کا سن سن کے اس کو روتے ہیں پیغمبر خدا
 یاں مرثیوں پہ شاہ کے اک شور و شین ہے
 واں خود حسین اور ضریح حسین ہے

دو گز کفن نہ جس کو ملا اس کی قبر ہے اکبر سلال جس کا موا اس کی قبر ہے
 سر جس کا شہر شہر پھرا اس کی قبر ہے چہلم کو جو کہ دن ہوا اس کی قبر ہے
 کس بیکی سے آیا تھا یہ قتل ہونے کو
 لاشے پہ بعد قتل نہ تھا کوئی رونے کو

مضمون زیارتوں میں بھی رونے کا ہے تمام ہر سطر مرثیہ ہے ہر ایک لفظ ہے سلام
 حق کلام ہے وہ اماموں کا لا کلام آئے ہیں شاہ دین کی زیارت کو سب امام
 مظلوم کو وہ روئے ہیں کس کس بیان سے
 نکلے ہیں فقرے درد کے ان کی زبان سے

کہتے ہیں ایک لوح برنجی مثال ماہ آویزاں ہے ضریح میں با صد شکوہ و جاہ
 اس لوح پر لکھی ہے زیارت عجیب آہ موجد ہیں جس کے مہدیٰ دین حجت الہ
 زوار پڑھتے ہیں وہ زیارت تو روتے ہیں
 اکثر ہر ایک فقرے پہ بیہوش ہوتے ہیں

ممکن نہیں تمام زیارت پڑھے بشر ہوتا ہے چاک اس کے ہر ایک لفظ پر جگر
 دو چار فقرے پڑھتا ہوں میں اس مقام پر سن کر کلام مہدیٰ ہادی ہو نو حہ گر

شاہ شہیداں ان کو صدا یاد آتے ہیں

رونے کو کر بلا میں شب جمعہ جاتے ہیں

لو صاحب الزماں کے بیاں پر کرو نظر فرماتے ہیں سلام مرا اُس حسینؑ پر
 جس کے نفسِ پاک میں تھا فیضِ اس قدر رن میں لہو کی اپنے سخاوت کی سرسبر
 خالق نے پر عزیز کیا خوں بہا ہوا
 اُمت کی مغفرت کا وہی خوں بہا ہوا

اس پر سلام ہے جو شہنشاہِ کربلا جس کے بہ زیرِ قبہ ہے مقبول ہر دعا
 پھر رو کے کہتے ہیں کہ سلام اُس پہ ہے مرا خالق نے جس کی خاک کو خاکِ شفا کیا
 بابا کی خاک خلق کو خاکِ شفا ہوئی
 عابد کو قبر میں نہ میسر دوا ہوئی

اس پر سلام خون تھا جس کا لباسِ تن بے رحموں نے اتار لیا جامہ کہن
 تھا دھوپ میں پڑا ہوا عریاں وہ بدن خون بدن، بدن کو ہوا سرخ اک کفن
 پیٹا بو تراب کا کیا خاکسار تھا
 تھی فرشِ خاک پیرہنِ تن غبار تھا

فرماتے ہیں سلام گریبانوں پر مرا وہ جیب چاک پنچہ غم سے جنھیں کیا
 چھوٹا سا ہے وہ ایک گریبان سکینہ کا چوتھے برس جو باپ کی تھی صاحبِ عزا

اس چاک میں رسولؐ کا داماں شریک ہے

زہرا کے بھی کفن کا گریبان شریک ہے

ان پر سلام یہ بیاں تھیں جو بے نقاب وہ بیبیاں تھیں آلِ رسولؐ فلک جناب
 سرنگے تھیں جو بلوے میں بادیدہ پر آب اور ہاتھوں سے چھپاتی تھیں منہ کو بھدِ حجاب

اہلِ عزا تھے اور نہ عزا کا لباس تھا

رنگواتے کپڑے سوگ کے کیا کچھ نہ پاس تھا

ان جسموں پر سلام برہنہ تھے جو بدن ان پر سلام جو کہ ہوئے دفن بے کفن
 ان پر سلام قطع ہوئے تھے جو عضو تن اس خون پر سلام جو تھا سیل موج زن
 ان پر سلام ہے کہ جو سر جا بجا رہے
 ان سے بدن جدا وہ بدن سے جدا رہے

ان پر سلام جن کے دریدہ ہوئے خیام کافی گئیں طنائیں قاتیں جلیں تمام
 فرماتے ہیں یہ مہدی دین شاہ خاص و عام رخسار پر غبار کے اوپر مرا سلام
 اس پر سلام خون ہی جس کا لباس تھا
 وہ وارث رسول شہ حق شاس تھا

ان دانتوں پر سلام کہ جن پر لگی چھڑی وہ دانت شہ کے تھے ذر شہوار کی لڑی
 ان پر چھڑی لگائی تھی عالم نے جس گھڑی زینب بہن حسین کی تھی سامنے کھڑی
 غش ہو گئی نواسی رسالت پناہ کی
 اس دم سر حسین نے تھرا کے آہ کی

اے جد پاک تیری مصیبت پہ میں فدا وا غربتا مدد کو تمہاری کوئی نہ تھا
 گھیرا ہر اک طرف سے تمہیں وامصیبتا کم زور و ناتواں تمہیں زخموں سے کر دیا
 زخمی جو ہو کے آپ سوئے خیمہ آتے تھے
 ہاں آخری سکینہ سے ملنے کو جاتے تھے

چھ لاکھ کا ہجوم تھا پھر جاتے تم کدھر حسرت سے خیمہ گاہ پہ کرتے تھے تم نظر
 آخر گرایا تم کو جو گھوڑے سے اے پدر زخمی اکیلے آپ تڑپتے تھے خاک پر
 تم تو قدم کو مہر نبوت پہ دھرتے تھے
 گھوڑے سموں سے آپ کو پامال کرتے تھے

گھوڑا تمہارا خیمہ کو روتا ہوا چلا کوئی نہ تھا سوار کا قاصد وہی بنا
 دیکھا حرم نے گھوڑے کو ہے شدت بکا ناگاہ زین آپ کا خالی نظر پڑا
 سب وا حسین کہہ کے کھلے سر نکل پڑے
 بچوں کا اپنے ہاتھ پکڑ کر نکل پڑے

اے جد نبی کی آل کا اس وقت تھا یہ حال منہ پر طمانچہ مارتی تھی اور کھلے تھے بال
 مقتل کو دوڑی آتی تھیں باحسرت ملال گر گر پڑے تھے گودیوں سے طفل خردسال
 ہر بی بی اس طرح سے جو فریاد کرتی تھی
 مولا تمہارے دل پہ کہو کیا گذرتی تھی

عاشق تمہاری تھی جو سکینہ وہ نہ لقا آنکھوں پیاس کے غم سے اندھیرا تھا چھا گیا
 آنکھیں وہ اپنی کھول کے اے شاہ کر بلا مقتل میں تم کو ڈھونڈتی پھرتی تھی جا بجا
 زینب سے پوچھتی تھی کہاں ہے پدر مرا
 بانو سے رو کے کہتی تھی تھا مو جگر مرا

کس وقت پہ سکینہ کو تم آئے ہوں نظر جس وقت شمرآن کے بیٹھا تھا سینے پر
 اور تیغ پھیرتا تھا گلے پر وہ بد گہر بعد آپ کے حرم پہ بھانگی زیادہ تر
 وہ دختر و پسر جو تمہارے عزیز تھے
 وہ سب اسیر مثل غلام و کنیز تھے

واحسرتا جو لوگ تھے حلال مشکلات زنجیر اور رسن میں بندھے تھے وہ نیک ذات
 اور ہاتھ تھے ہول کے بندھے گروں کے ساتھ مشکل کشا کہاں تھے جو کھولتے ان کے ہاتھ

پانی کی بوند ہاتھ کسی کے نہ آتی تھی
 اور دھوپ دوپہر کی رخ ان کے جلاتی تھی

محزوں ہوئی تمہارے لئے روح مصطفیٰ لے کر سنانی آپ کی روح الامیں گیا
 روتا تھا اور یہ قبر نبی پر تھا کہہ رہا یا مصطفیٰ شہید نواسا ہوا ترا
 مرقد میں مصطفیٰ کا بدن تھر تھرا گیا
 اس درجہ تم کو روئے کہ غش ان کو آ گیا
 خاموش اے دبیر کہ تاب بیاں نہیں یہ مرثیہ ہے شرح کلام امام دیں
 اس کا صلا کریں گے عطا شاہ مومنین باغ بہشت و کوثر و تسنیم و حور عیں
 لیل و نہار ہوں میں اسی اشتیاق میں
 چل کر پڑھوں یہ مرثیہ شہ کے رواق میں

میرزا عشق:

منظوم ترجمہ زیارتِ ناحیہ

مندرجہ ذیل مرثیہ میں زیارتِ مقدسہ ناحیہ کے فقرات یا ان فقرات کے مفہوم کا ترجمہ کیا گیا ہے کہیں پورے بند میں مقررہ فقرات کا ترجمہ لایا گیا ہے اور کسی جگہ بند کے کسی جز میں پایا جاتا ہے۔

سلامِ عشق کا تم سب پر اے عزادارو (۱) نصیبِ مرحمتِ داور اے عزادارو
نفاں سے بزمِ بے محشر اے عزادارو خدا سے عرض کر دو م بھراے عزادارو

دُعائے عشقِ الہی قبول ہو جائے

ظہورِ قائمِ آلِ رسولِ ہو جائے

امامِ منتظر و حجتِ خدا صاحبِ خدیو مملکتِ گریہ و بکا صاحب
وصی و وارثِ مہمانِ کربلا صاحبِ شریکِ بزمِ عز صاحبِ عز صاحب

ہوا ضرور شہِ مشرقین کا پُرسا

امامِ عصر کو دیں سب حسین کا پُرسا

رقمِ زیارتِ پرورد کے ہیں سب مضمون (۳) یہ ترجمہ ہے کلامِ امام کا موزوں
کلامِ عشق نہ اعجاز ہے نہ ہے افسوں مگر نہیں ہے تعجب جو گریہ ہو افزوں

سنو یہ مرثیہ گو میرے نام کا ہوگا

اثر ضرور کلامِ امام کا ہوگا

جناب مہدیٰ دیں جتلائے درد و الم (۳) حسینؑ کے ہیں عزا دار صاحب ماتم
پڑھی ہے جب یہ زیارت عجیب تھا عالم ہزار مرچے سو دفتر مصیبت و غم

سُنے جو کوئی، یہ روئے کہ دم اُلٹ جائے

عجب نہیں کہ کلیجہ قلنق سے پھٹ جائے

نہ شعر کی ہے رعایت نہ واہ سے مطلب ثواب ہو، نہیں کچھ آرزوئے شہرت اب
حدیث مرثیہ، حُضار اہل علم و ادب یہ ہیں سحابِ عطا، مجھ کو موتیور کی طلب (۵)

یہی کہیں جو بہاتے ہیں اشک روتے ہیں

سواہ نامہ اعمالِ عشق دھوتے ہیں

کم آج کل ہے توجہ زیادہ فرمانا ذرا جو طول ہو تو مرثیہ ہے افسانا
بہت عسیر نہ تھا قیدِ نظم میں لانا انھیں اشارہ ہے کافی، جو لوگ ہیں دانا (۶)
بیان سنتے ہیں مجھ سے فقط حقیقت کے

دلوں میں ہیں فقراتِ اوّل زیارت کے

جہاں میں حضرت آدمؑ سے تارِ رسولِ انام (۷) نبیؑ سے تا حسنِ مجتبیٰ بلند مقام
ہوئے ہیں جتنے پیغمبرِ وحی شہیدِ امام سے ہوں کے ذکر مراتب، سلام نام بنام

نہیں کچھ، اور ہے سب کچھ خیال فرمائیں

ذرا ملاحظہ اہل کمال فرمائیں

حسن کے بعد سلامِ خدائے کون و مکاں حسینؑ پر کہ ہوئے اس کی راہ میں بے جاں
نہ چھوڑی ظاہر و باطن اطاعتِ یزداں شفا ہمیشہ ہے تربت کے نام پر قرباں (۸)

نصیب جاگ اٹھے تحتِ قبہ سونے کا

عجب محل ہے دعا کے قبول ہونے کا

سلام ایزد باری کا اُس شہر دیں پر (۹) کہ تو پسر ہوئے جس کے امام جن و بشر
سلام اُسے جو ہے فرزند شافع محشر سلام اس کو جو ہے ابن ساقی کوثر

سلام بار شفاعت اٹھانے والے پر

سلام فاطمہ کی محنتوں کے پالے پر

سلام اُسے جو ہے ابن خدیجہ الکبریٰ سلام اُس کو جو ہے طفلِ سدرہ و طوبا

سلام اُس کو جو ہے ابن جنت المادوا سلام اس کو جو ہے ابن زمزم ابن صفا (۱۰)

سلام اُس کو بدن تھا لہو میں تر جس کا

سلام اُس کو لٹا کربلا میں گھر جس کا

سلام حق اسی نیکی کے حق میں زیبا ہے جہاں میں خامس آل کسا جو کیتا ہے (۱۱)

سلام اُسے جو غریب و وحید و یکتا ہے سلام اُسے جو شہیدوں میں سب سے اعلیٰ ہے

فقیل جور و جفا ہے خدا کا پیارا ہے

سلام اُس کو جسے فاسقوں نے مارا ہے

سلام اُسے جو رہا کربلا کے صحرا میں قیام جس نے کیا کربلا کے صحرا میں (۱۲)

کتا ہے جس کا گلا کربلا کے صحرا میں مزار جس کا بنا کربلا کے صحرا میں

شفق عیاں ہوئی برسا لہو فلک روئے

سلام اس کو فلک پر جسے ملک روئے

سلام اُس نکل بے خار پر ہزار ہزار عطا ہوئی جسے اولادِ طاہر و ابرار (۱۳)

سلام اُس کو جو اسلام کا ہوا سردار سلام یاد بجا ہائے حجتِ غفار

ہمیشہ زندہ ہے نیکیوں کا نام نامِ خدا

سلام ائمہ سادات پر سلامِ خدا

دریدہ تھے جو گریباں سلام ہو ان پر جو ہونٹ تھے گل حراماں سلام ہو ان پر
نفوس تھے جو پریشاں سلام ہو ان پر بدن پڑے تھے جو عریاں سلام ہو ان پر

ریاضِ دہر میں پڑا مردہ وہ نہال ہوئے
پڑی جو دھوپ تغیر انھیں کمال ہوئے

سلام ان کو لہو تھے جو زخموں سے جاری سلام ان کو جن اعضا میں زخم تھے کاری
وہ پارہ پارہ ہوئے بہر ایزد باری لباس ہیز کے لکڑے تھے پھاہے زنگاری
شرف میں تیرا عظم سے بھی دو چند ہوئے

سلام ان کو جو سر نیزوں پر بلند ہوئے

سلام ان کو جو شہزادیاں ہوئیں مضطر تڑپ تڑپ کے نکل آئیں خیمہ سے باہر
کھڑی تھیں برہنہ پاپے نقاب برہنہ سر تہتم ہوئے ہیں وہ ان پہ کے سن سکے نہ بشر
سلام عظیمتیاں سزا دتی غم پر

سلام حجت پروردگار عالم پر

سلام آپ پر اے رکنِ دین حسینِ امام (۱۷) سلام آپ کے آبا ئے طاہرین کو سلام
سلام آپ کے فرزندوں پر جو ہیں بگلام ہوئے شہید شہادت کا ان سے چمکانام

سلام انھیں جو ہیں ذریتِ آپ کی حضرت

جنہوں نے جان سے کی نصرتِ آپ کی حضرت

سلام آپ پر اور ان پر اے شہِ مغموم (۱۸) فرشتے روئے میں، رہتا تھا روز جن کا جہوم
انھیں سلامِ خدا جو قتل ہیں مظلوم سلام ان کو برادرِ جوان کے ہیں مسوم

سلام صورتِ احمد علی اکبر پر

سلام خالقِ اکبر علی اصغر پر

سلام اُن بدلوں پر پڑے تھے جو عریاں سلام انھیں جو ہیں خویش و قریب شاہِ زماں
سلام اُن کو جو گشتے تھے اور تھا میدان سلام انھیں وطنوں سے جو دور تھے بیجاں (۱۹)

سلام اُن کو جو تھے صاحبِ محنِ افسوس

جو کر بلا میں ہوئے دفن بے کفنِ افسوس

سلام اُن کو جو سر ہو گئے تنوں سے جدا سلام اُس کو جو کہتا رہا رضا بقضا
کیا وہ صبر کسی سے کبھی جو ہونہ سکا سلام اُسے جو مسافر ستم رسیدہ تھا (۲۰)

ہوا تباہ کسی نے مدد نہ کی اُس کی

خدا گواہ کسی نے مدد نہ کی اُس کی

سلام اُس کو جو تھا خاکِ پاک کا ساکن سلام اُس کو جو سب عاصیوں کا تھا مُسن
بلند تھے کا صاحب، امامِ انس و جن کسے ہوئے یہ مراتب یہ منزلت ممکن (۲۱)

دیا سلام کا تحفہ کفیل نے اُس کو

کیا ہے پاکِ خدائے جلیل نے اُس کو

سلام اُس کو جو تھا فخرِ حضرتِ جبریل سلام اُس کو سلاتے تھے جن کو میرا کائیل
شکستِ عہد میں اعدائے دین نے کی تعجیل ردا سمجھ گئے حرمت کی ہنکِ خوار و ذلیل (۲۲)

پڑا رہا تنِ مجروحِ قبلہ رو جس کا

سلام ہو اُسے ناحق بہا لبو جس کا

سلام اُس کو یہ جس نے ستم اٹھایا ہے لبو سے زخموں کے میت نے غسل پایا ہے
سلام اُسے جسے غم بھوک میں کھلایا ہے پیالہ نیزے کے ہر زخم کو بنایا ہے (۲۳)

نشانِ دعوتِ مہاں عیاں جفا سے تھے

جو پھل تھے برچھیوں کے آبدار کا سے تھے

سلام اُس کو تم کر کے جس کو لوٹ لیا (۱۳) کیا گیا جو حزیں نخر، آبِ تخِ پیا
سلام اُسے جسے اہلِ قرآن نے دفن کیا سلام اُس کو جسے ہر طرح سے رنج دیا

بدن سے جس کا سر پاک یاس میں کاٹا

ستم سے جس کی رگِ جاں کو پیاس میں کاٹا

سلام اُس کو رہا جب تک اُس کے دم میں دم (۱۴) سرِ حمایتِ اہلِ حرم رہا ہر دم
نہ تھا معین کوئی تھے عدوئے جانِ اظلم سلام اُس کو تصدق ہزار جان سے ہم

سلام اُس کو جو آلودہ غبار ہوئی

وہ ریش جو کہ لہو سے خضاب دار ہوئی

سلام اُس کو جو رخسار چومتے تھے رسولؐ شگفتہ جن کے نظارے سے تھے علی و بتولؑ
بھڑے تھے خاکِ شفا میں وہ باغِ خلد کے پھول سلام اُس تنِ مجروح پر جو تھا مقبول

جس آئینے کو شستی پتھروں سے توڑ گئے

لباسِ لوٹ کے جس کو برہنہ چھوڑ گئے

سلام آپ پر اے میرے سر پرستِ امامؑ سلام آپ کے بعد اُن پر اے سپہرِ مقام
ملک جو پھرتے ہیں گردِ صریحِ پاکِ مدام (۱۵) رواقِ دھن میں مامور تھے تا شام

زیارتِ شہِ عالی وقار کرتے ہیں

وہ حلقہ حلقہ طوافِ مزار کرتے ہیں

سلام آپ پر اے سرورِ ملکِ سیرت ہوا ہوں قصدِ زیارت سے حاضرِ خدمت
یہ ہے اُمید کہ ہوں رستگار اے حضرت سلام آپ پر اُس کے سلام کی صورت (۱۶)

جو عارفِ آپ کی حرمت کا ہے حقیقت میں

ازل کے روز سے مخلص بھی ہے ولایت میں

خدا کے قرب کا رہتا ہے رات دن جو یا ^(۳۰) ذریعہ چاہتا ہے آپ کی محبت کا
 عدو ہے آپ کے اعدا کا قید ہو کہ رہا سلام اُس کی طرح جو ہے اس قدر شیدا

ہمیشہ قلب و جگر داغدار رہتے ہیں

مصیبت آپ کی سنا ہے اشک بہتے ہیں

سلام مثل سلام ملول و زار و خجریں ^(۳۱) کہ ساتھ اے قمر آسمان و شمس زمیں
 وہ کربلا میں جو ہوتا تو کوئی شبہ نہیں بچاتا آپ کو تلواروں سے جو عمریاں تھیں

ہجوم لشکرِ کفار سے نہ ڈر جاتا

بجھ کے موت کو لطفِ حیات مر جاتا

جہاد رو بروئے شاہِ کربلا کرتا خیالِ دفعِ لعینانِ پُر دغا کرتا
 مدد ہر ایک طرح صاحبِ وفا کرتا ^(۳۲) کہ جان و مال کو اولاد کو نذا کرتا

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

محب تھا آپ کا امراہم ہیں اہل اس کے

برائے اہلِ شرِ دین سپر ہیں اہل اس کے

کلام خواہشِ تقدیر میں ہے کیا افسوس ^(۳۳) ریاضِ دہر میں اُس وقت میں نہ تھا افسوس
 مدد سے آپ کی محروم رہ گیا افسوس لڑے جو آپ سے اُن سے نہ کی ونا افسوس

تمام عمر یہ حسرت نہ دل سے جائے گی

مصیبت آپ کی ہر دم لہو زلائے گی

رہوں گا شام و سحر اشکبار ماتم میں ^(۳۴) کریں گے میری ثنا سو گوار ماتم میں
 رہے گی سیرِ جہاں نا گوار ماتم میں ستائیں گے مجھے بدعتِ شعار ماتم میں

بڑھیں گے غصہ و غم جو آسمان ہو کے

رہوں گا زیرِ زمیں حشر تک نہاں ہو کے

گو اسی اس کی میں دیتا ہوں یا امام حجاز نہ پڑھ سکے گا کوئی آپ نے پڑھی وہ نماز
زکوٰۃ آپ نے دی، مستحق ہوئے ممتاز کیا ہے خیر کا حکم، اور شر سے رکھنا باز

خدا گواہ کہ طاعت میں لاجواب ہیں آپ

نہ سرکشی ہوئی ذرہ وہ آفتاب ہیں آپ

چھٹی نہ دستِ تمسک سے لطفِ حق کی رکن خدا کو آپ نے راضی کیا امامِ زمن
کیا ہے خوف اسی کا گواہ ہیں دشمن اسی کا آپ نے رکھا خیال، ہے روشن

نبی کے دین نے کیا آب و تاب پائی ہے

عجب فساد کی آگ آپ نے بجھائی ہے

خیال دعوتِ مردم سوئے مناجحِ حق مطہج امرِ خدا، راہِ راست کی رونق
کیا جہاد وہ تھا جو تھا جہاد کا حق جناب احمد مرسل کے پیرو مطلق

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

علی نے آپ سے جو کہہ دیا بجا لائے

وصیتِ حسنِ مجتبیٰ بجا لائے

ستونِ دین کو عروج آپ نے دیا بیشک مٹائی سرکشوں کی سرکشی بجا بیشک
خطا کی دے گئے گمراہوں کو سزا بیشک رہا پسند مسلمانوں کا بھلا بیشک

ریاضِ دہر میں بے ساز و برگ تھے حضرت

مگر شانِ دریاے مرگ تھے حضرت

کیا ہے فاسقوں کو منع فسق سے دائم بدل خدا کی دلیلوں کے واسطے قائم
جہاں جہاں پئے اسلام و مسلمین راحم مدام حق کے مددگار خلق کے حاکم

میانِ عشقِ خدا آپ مرنے والے تھے

دمِ نزولِ بلا صبر کرنے والے تھے

برائے دیں ہیں نگہباں امام دیں پرورد کیا ہے ناصیہ دیں نے دفع فتنہ و شر
 ہوئی ہے حفظ مراتب میں ساری عمر بسر کیا ہے عدل کو شائع امام مجرد بر

مثال آئینہ دل کبھی نہ تھا ظاہر

مدد یہ آپ نے کی دین کو کیا ظاہر

عوض لیا کئے ادنیٰ کا آپ اعلیٰ سے کیا جو حکم برابر خیال ایذا سے
 رہا مقابلہ ناتواں توانا سے عجب بہارتیموں کی ذات یکتا سے

تمام خلق کے حافظ حفاظت اسلام

کیا عزیز نے حضرت کو عزت اسلام

جہاں میں صاحب بخشش تھے سید ذی جاہ جد آپ کے ہیں پیسیر پدر ہیں شیر آلہ
 جو ان کی راہ تھی حقّ و ہی ہے آپ کی راہ وہی طریق وہی بندگی خدا آگاہ

بسان رنگ بھی خو بو حسن کی حضرت میں

مُشاہدہ اپنے برادر سے تھے وصیت میں

وفائے عہد میں بے مثل بے عدیل و نظیر بہائے مجدد عطا محسن صغیر و کبیر

اندھیری راتوں میں بیدار باپ کی تصویر خضر برائے رو راست صاحب توقیر

عظیم سابق الاحسان و پاک گوہر ہیں

حسب میں بہتر و افضل نسب میں برتر ہیں

زہے بلند مراتب زہے بلند وقار عجب صاحب اوصاف بے قیاس و شمار

طبیعتوں میں ستودہ تفضلِ عقار عجب طرح کے سخی دین والوں کے سردار

پئے امانت و توبہ و حید عالم میں

عجب طرح کے حلیم و رشید عالم میں

عجب جوادِ عجب عالم وعلیم وشدید (۳۳) زہے امام زہے پیشوا ذبیح و شہید
بکا دم طلبِ مغفرت قبول و مفید کمال دوست نہایت شفیق عبید و حید

پہر تھے آپ رسالتِ مآب کی خاطر

سند تھے خلق میں اُمّ الکتاب کی خاطر

برائے اُمتِ جد بازوئے امامِ زمانا ہمیشہ کوششِ طاعات، تابعِ فرماں
بسا حفاظتِ عہد و حفاظتِ پیماں (۳۵) بدوں کی راہ کے تارک، چراغِ راہِ جناں

فزونِ زکوع میں خوفِ خدا سے نالے تھے

میانِ سجدہ حق طول دینے والے تھے

کنارہ کش تھے زمانے کے جاہ و حشمت سے رہا کئے نگرانِ چشمِ اہلِ وحشت سے
پہرا ہا زرخِ پاک اُس کے حُسنِ زینت سے (۳۶) اُداس جانتے تھے گھر کو وحشتِ غربت سے

چمن کو سبزہ و شبنم کو حواب سمجھے تھے

ہر ایک پھول کو چشمِ پُر آب سمجھے تھے

رہا نظارہٴ دنیا ہمیشہ نامنظور امورِ آخرت و حشر میں شہِ جمہور
کمالِ رغبت و خواہش ہے آپ کی مشہور (۳۷) یہاں تک آہ کھلے دستِ ظلم و جبر و فتور

کسی نے جور و ستم میں نہ کچھ کیا پردہ

ستم نے چہرے سے اپنے اٹھا دیا پردہ

بس اپنے پیروں کی چاہی نہ گم رہی اُس دم (۳۸) کہ اپنے جد کے حرم میں تھے آپ مجوزِ حرم
ستنگروں سے بہت دور تھے شہِ عالم اُداس گوشہ گزین اور غم و ملال سے غم

اکیلے منبر و محراب میں ٹہلتے تھے

خدا کے گھر سے نہ باہر کبھی نکلتے تھے

کنارہ لذتِ دنیا سے خواہشوں سے عار بڑا سمجھتے تھے، افعالِ بد سے تھا انکار
 خلاف بات سے دل بھی زبان بھی بیزار جو حدِ طاقت و امکان تھی اے شہِ ابرار ^(۴۹)

کچھ اس کے بعد ہوئی اور کیفیت آقا
 یہ مقتضی ہوئے بس علم و مصلحت آقا

سرِ مقابلہ تلوار سے ضرور ہوا کلامِ سودِ زیانکار سے ضرور ہوا
 جہاد آپ کو کفار سے ضرور ہوا سفرِ مدینہ کے گلزار سے ضرور ہوا ^(۵۰)

لد سے آپ کی زخمت کو مصطفیٰ نکلے
 وطن سے جب مع اولاد اقربا نکلے

چلے رفیق بھی دینے کو جان آپ کے ساتھ رہا سپاہِ نبی کا نشان آپ کے ساتھ
 صغیر، پیر، نمازی جو ان آپ کے ساتھ خدانے ان کا لیا امتحان آپ کے ساتھ ^(۵۱)
 لکھیں تو شاد ہوں کہتے تھے، حوصلہ ایسا

خدا کی راہ میں نکلا نہ قافلہ ایسا

کیا پھر آپ نے ظاہر حق اور حجتِ رب سوائے دعوتِ وعظ اور کچھ نہ تھا مطلب
 دیا یہ حکم کہ احکام حق ہوں برپاسب ^(۵۲) جھکیں حضورِ خدا کفر و سرکشی ہے غضب

نہ ذہن میں سخنِ شاہِ سینہ ریش آئے
 ستم کیا کہ شقی دشمنی سے پیش آئے

غیبِ شان سے آئے حجتِ خدائے انام کیا جہاد ہوئیں ختمِ حجتیں جو تمام
 شکستِ عہد سے بیعت سے وہ دینے آلام ^(۵۳) غضب میں لائے خدا و نبی گو بد انجام

ہوا نہ تھا ستم ایسا کہیں خدائی میں
 سہوں نے آپ سے کی ابتدا لڑائی میں

زہے حواس چمکتے تھے جا بجا نیزے سوار تانے ہوئے تھے دم وغانیزے
 نجوم آپ اکیلے ہزارہا نیزے مگر نظر میں ساتے نہ تھے ذرا نیزے

نہ تھا ہراس نہ پیچھے قدم ہٹاتے تھے

مثال عقدہ کشا آگے بڑھتے جاتے تھے

برائے قتل نئی صورتیں نکالی تھیں نقابیں چہروں پہ اہل ستم نے ڈالی تھیں
 تمام شایموں نے ڈھالیں جو سنبھالی تھیں گھٹائیں چار طرف کر بلا میں کالی تھیں

سوار آگے تھے راہوروں کو بڑھائے ہوئے

پیارے پیچھے تھے موزے سے چڑھائے ہوئے

شقی تھے سینکڑوں بیدادگر ہزاروں تھے شریر و سنگدل و بدگہر ہزاروں تھے

عدوئے جان شہِ بحر و بر ہزاروں تھے ادھر تھے جمع ہزاروں ادھر ہزاروں تھے

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

جلو میں آپ کے اے شہوار کوئی نہ تھا

سوائے رحمت پروردگار کوئی نہ تھا

دفور گرد میں ہنگام کار زار گئے علم کئے ہوئے حیدر کی ذوالفقار گئے

علیٰ کی شکل سے چمکا کے راہوار گئے میان قلب سپاہ سیاہ کار گئے

چراغ جو ہر شمشیر تھے اندھیرے میں

بلند نعرۂ تکبیر تھے اندھیرے میں

کچھنی تھی سینکڑوں وقت جدال تلواریں نہ آپ روکتے تھے لے کے ڈھال تلواریں

نخل تھیں آپ کے منہ سے کمال تلواریں کبھی ہوئی تھیں بسان ہلال تلواریں

علم کئے ہوئے تیغوں کو گرد فوجیں تھیں

مگر بلند محیطِ ستم کی فوجیں تھیں

سُوں سے گھونڈوں کے سبزہ پیاہنا کی طرح زمین آگئی گردش میں آسیا کی طرح
غبار چھا گئے چاروں طرف گھٹا کی طرح ^(۵۹) فلک پر اڑ رہی تھی خاک، کربلا کی طرح

میان شمس نشاں سجدہ گہہ کے سارے تھے

مثال صرّہ خاک شفا ستارے تھے

تمام دشمن حق چُن کے آپ نے مارے ^(۶۰) لہو کے چاروں طرف چل رہے تھے نوآرے
درخت خون سے تر، لال جانور سارے اڑے جو ذرے شفق میں چمک گئے تارے

حضور، قلب سپاہ یزید میں پہنچے

ابو تراب غبارِ شدید میں پہنچے

گئے غبار میں آپ آفتاب کی صورت پئے جہاد بڑھے ابو تراب کی صورت
نقاب سے ہوئی ظاہر جناب کی صورت بدل گئی سپہ بے حجاب کی صورت ^(۶۱)

علی کی سیف سوئے غرب و شرق چمکا کی

ٹھہر ٹھہر کے اندھیرے میں برق چمکا کی

صفوں سے رن میں کھینچا کوہسار کا نقشہ ^(۶۲) نخل ہو صاعقہ، وہ ذوالفقار کا نقشہ
جھکا یہ تھا فلک کج مدار کا نقشہ فرشتے دیکھتے تھے کارزار کا نقشہ

پکارتی تھیں قیامت رن آج پڑتے ہیں

حسین ابن علی کربلا میں لڑتے ہیں

خدا کی راہ میں کس کروڑ سے آپ لڑے ^(۶۳) گئے ادھر سے تو افواج شر سے آپ لڑے
پھرے اٹھا کے جولا شہ ادھر سے آپ لڑے ہوا زوال، یہاں تک کہ سحر سے آپ لڑے

عرب نظارہ حُسن جہاد کرتے تھے

جہاد حیدر کرار یاد کرتے تھے

غمِ پسر میں سنبالے ہوئے جگر پایا (۶۳) فرات پر کبھی تھا مے ہوئے کمر پایا
مگر جدال میں شیرانہ حملہ ور پایا سہوں نے آپ کو بے خوف و بے خطر پایا

جب آستینیں غم و رنج و یاس میں اٹھیں
ادھر ادھر کی صفیں بھوک پیاس میں اٹھیں

پناہ مانگ رہے تھے پہاڑ بھی بن بھی وہ لاکھوں تیغوں کی جھکا رہی وہ سن بھی
امان امان بھی یا صدائے آہن بھی (۶۴) نہ تھی زبان مگر بولنے لگا رن بھی

کس اختیار پہ اللہ خبر فرمایا
ملک ہوئے متعجب وہ صبر فرمایا

فریب و مکر سے پیش آئے ظلم کے بانی دیا نہ آپ کو نہر فرات سے پانی
فکارِ ناوکِ ظلم و ستم سے پیشانی (۶۵) لہو کے رنگ سے طوسی قبا تھی رتانی

Presented by: <https://jafriLibrary.com/>

وَمِ جہاد ہوئے آپ جس قدر زخمی
نہیں ہوا کوئی دنیا میں اس قدر زخمی

زخِ امامِ زمن سے لہو چپکتا تھا گلے سے، خشک ذہن سے لہو چپکتا تھا
بچکے تھے درد و محن سے، لہو چپکتا تھا (۶۶) ہر ایک زخمِ بدن سے لہو چپکتا تھا

اگر نہ روکنے کو ناوکِ اجمل آتے
دل و جگر کے جو کڑے تھے سب نکل آتے

ہوئے تھے اس لئے کُفارِ بیچ میں حائل کہ جا سکیں نہ کسی سمت سرورِ عادل
خدا کی شان یہ تسلیم یہ رضا یہ دل (۶۷) تحمل ایسے مقامات میں ہے بس مشکل

نہ حفظِ جان دمِ جنگ و جدال فرمائی
مگر حفاظتِ اہل و عیال فرمائی

ہزاروں تیر تھے ماتھے سے تاکر افسوس کھلے تھے پہلوؤں کے زخم اس قدر افسوس
ادھر سے آئے نظر، تھے جو لوگ ادھر افسوس گرایا آپ کو گھوڑے سے خاک پر افسوس^(۶۹)

خدا کے عرش کا تلواروں میں ستارہ تھا

عمامہ سر پر نور پارہ پارہ تھا

خوش بیٹھے ہوئے آپ، کٹڑے کٹڑے بدن وہ دونوں ہاتھوں کو نیکے ہوئے، وہ خم گردن
قبا کے پھیلے ہوئے گرم ریت پر دامن ہزاروں پڑتی تھیں تلواریں گرد تھے دشمن^(۷۰)

یہ کون ہیں نہ سواروں نے کچھ خیال کیا

سموں سے آپ کو گھوڑوں نے پامال کیا

جھکے تھے آپ کے سر کی طرف کو سب جلا دھرے تھے پہلوؤں پر نیزے بانی بیداد
ملے تھے حلق سے گردن سے خنجر فولاد ادھر تھی آپ کے اہل و عیال کی فریاد^(۷۱)

عجیب حال میں تھے کوئی بس نہ چلتا تھا

نگاہ تھی طرفِ خیمہ دم نکلتا تھا

بھری تھی کان میں بچوں کی، بیبیوں کی نغالیں پکارتے تھے وہاں اہل بیت شاہ زماں
ند طاقت اور نہ مہلت جواب کی تھی یہاں غش آ رہے تھے تڑپتے تھے زیر تیغ و سناں^(۷۲)

تسلی آپ انھیں جا کے دے نہ سکتے تھے

خبر عیال کی اس وقت لے نہ سکتے تھے

کراہے کروٹیں لے لے کے، کچھ نہ فرمایا یہ ہاتھ آپ نے کھینچا وہ ہاتھ پھیلا یا
کسی کو نزع میں بھی آپ پر نہ رحم آیا نہ حلق خشک میں پانی ذرا سا ٹپکایا^(۷۳)

شفق تھی خون کی جس پر وہ چاند سینہ تھا

جبیں کے آئینہ پر موت کا پسینہ تھا

اسی خیال میں پھر پھر کے دیکھتے تھے اُدھر محل سے تو ابھی نکلا نہیں کوئی باہر
قلق سے آپ کے گھوڑے کو تھی نہ اپنی خبر بجایا آپ کو جھک جھک کے اُس نے شکل پہر

برائے ذبح جوہر ایک بد شعار چلا

رہی نہ تاب سوئے خیمہ راہوار چلا

پڑی تھیں سینکڑوں تلواریں سینکڑوں بھالے قدم قدم تھے لہو کے زمین پر تھالے
کئی تھی یال، تھے چہرے کے زخم بھی آلے سروں کو پیٹ کے چلائے دیکھنے والے

رسول قتل ہوئے کیا جو خاک اڑاتا ہے

لہو ملے ہوئے منہ پر براق آتا ہے

بکا دحمہ کرتا ہوا قریب آیا سسھوں نے زین کو پیچیدہ پشت پر پایا
کہا اُتار کے، کس نے سحابِ غم چھایا جہاں سے والی و وارث نے کوچ فرمایا

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

سیاہ چادرا اوڑھے ہوئے فغان نکلیں

محل سے خاک بسر شاہزادیاں نکلیں

پکارتی ہوئی فریاد یا آلہ چلیں سروں کو کھولے ہوئے شکلِ دادخوہ چلیں
لگائے سینے سے بچوں کو آہ آہ چلیں یہ نوحہ پڑھتی ہوئی سوئے قتل گاہ چلیں

پڑے ہیں خاک پہ افسوس اشقیاء میں حسینؑ

شہید ہو گئے صحرائے کربلا میں حسینؑ

زمین زرد تھی اُس وقت حشر برپا تھا گہن کے طور تھے کچھ دھوپ کچھ اندھیرا تھا
کھڑی تھیں یہ بیاں مضطر، جوم اعدا تھا دبائے آپ کے سینے کو شمر بیٹھا تھا

شعاعِ نیرِ اعظم شتی کے ہاتھ میں تھی

کہ ریشِ قبلہ عالم شتی کے ہاتھ میں تھی

ملائے حلق سے تھا بانی ستم شمشیر بنی تھی جادۂ ویرانہ عدم شمشیر
 قریب شرگ گردن سے تھی وہ دم شمشیر ^(۷۹) گلے آپ کے پھرتی تھی دم بہ دم شمشیر

نہ تھے حواس میں حضرت نہ دم ٹھہرتا تھا

پھری تھیں آپ کی آنکھیں وہ ذبح کرتا تھا

سنبالا کس نے تہہ خنجر آپ کے سر کو ^(۸۰) کیا گلے کے لبو سے تر آپ کے سر کو

لگائے ظالموں نے پتھر آپ کے سر کو چڑھایا کاٹ کے نیزے پر آپ کے سر کو

ملے جو خاک میں رتے بلند پائے تھے

خدا کی راہ میں سر سے ستم اٹھائے تھے

ادھر کٹا سر مقبول ایزد باری وہاں سے دوڑے ادھر لوٹنے کو سب ناری

جلایا سید عالم کا خیمہ زنگاری ^(۸۱) ردا میں آل محمد کی چھین لیں ساری

غضب ہے قدیوں کی شکل سے حقیر ہوئے

حضور کے حرم محترم اسیر ہوئے

سنگروں نے ستم رن میں بیٹھا کیا تلک نے جن کی اطاعت پہ افتخار کیا

برہنہ اونٹوں پہ افسوس انھیں سوار کیا ^(۸۲) ستم سے بیڑیاں پہنائیں اٹکلبار کیا

رسن سے شانہ ناموس ایک جا باندھے

سہوں کے گردنوں سے ہاتھ بے خطا باندھے

کشاں، کشاں، کینے طے کوہ دشت کے دامن ^(۸۳) جلانے گرمی خورشید نے رخ روشن

پھٹے ہوئے تھے گلوں میں سیاہ پیراہن ^(۸۳) غبار گیسوؤں پر، مونہ سفید، خشک دہن

چھوکیں نیزوں کی نوکیں، شتی ستائے گئے

اسی طریق سے بازاروں میں پھرائے گئے

رہیں عذابِ خدا میں ستمِ شعار تمام ^(۸۳) مثالی قتل سے حضرت کے صورتِ اسلام
کیا صلوة کو بیکار ، صوم کو گم نام ہوئی کتابِ خدا ترک ، اس میں کیا ہے کلام
گرایا ظلم سے ارکانِ دین و ایمان کو
بگاڑا صورتِ آیاتِ پاکِ قرآن کو

ہوا حق آپ کے مغلوب ہونے سے مغلوب جہاں میں آپ کے بعد لے امامِ خوش اسلوب
ہوا تغیرِ احکامِ حق بہت مرغوب ^(۸۴) فسادِ زندگہ و کفر کو نہ تھا معیوب
رسولِ پاک نے کی صبحِ یاس و حسرت میں
بہت اُداس ہوئے آپ کی شہادت میں

خبرِ دہندہ سنبھالے ہوئے جگر آیا میانِ روضہ پاکِ رسولِ در آیا
حضورِ مرقدِ پُر نور نوحہ گر آیا ^(۸۵) عمامہ ہاتھ میں لے کے برہنہ سر آیا
زیادہ آنسوؤں کی دم بہ دمِ روائی تھی
رسول کو خبرِ جاں گزا سنانی تھی

کہا مجاہدِ راہِ خدا شہید ہوا جوانِ راہنما ، پیشوا شہید ہوا
نواسا آپ کا یا مصطفیٰ شہید ہوا ^(۸۶) غریب ، خاس آلِ عبا شہید ہوا
علی و فاطمہ کے نورعین کو مارا
زلا زلا کے سبھوں نے حسین کو مارا

بھرا گھر آپ کا اے بادشاہِ لوٹ لیا امامِ زادیوں کو بے گناہ لوٹ لیا
کیا مدینہ کو بالکل تباہ لوٹ لیا ^(۸۷) پھرایا بلوے میں سرنگے آہ لوٹ لیا
مصیبتِ آپ کے ناموس پر تمام ہوئی
بلا کی صبح ، ستم کی ہر ایک شام ہوئی

ہزار حیف صدافسوس اے خدا کے حبیبؐ بلائیں آپ کے بعد آئیں کچھ عجیب عجیب
لٹی سب آپ کی اولاد سب عزیز و قریبؑ کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ ہیں یہ کون غریب

دلِ ملول کو صدمہ ہوا بہت روئے

تڑپ تڑپ کے رسولؐ خدا بہت روئے

دیا تمام فرشتوں نے آپ کا پر سا پیغمبروں نے بھی رسم تعزیت کی ادا
برہیں سہوں سے مصیبت میں فاطمہ زہراؑ حقیقتاً ہے عزادار کون ان سے سوا

علیؑ کے ساتھ ملک روئے بے قرار ہوئے

شریکِ ماتم شاہِ فلک وقار ہوئے

ہوئے مصیبت و ماتم کے عرش تک ساماں وہ آسماں کی بکا اہل آسماں کی فغاں
تمام حوریں ہوئیں منہ کو پیٹ کر گریاں جناب بھی روئے، بہت روئے خازنانِ جنابؑ

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

قلق سے رعد بھی چلائے، بجلیاں تڑپیں

کیا بحار نے ماتم کہ مچھلیاں تڑپیں

سبھی ملول تھے کعبہ مقامِ ابراہیمؑ ہوا، نشیب و فراز زمیں، جبالِ عظیم
ہم آپ زمزم و ہم منبرِ رسولِ کریمؐ بزرگ و پاک محل، مشعر حرام و خطیم

مکین تمام فلک منزلت، مکانِ بلند

ستار ہائے درخشان و آسماں بلند

ہمیشہ آپ کا قاتل ہو موردِ لعنت خدا کی لعن ہو اس پر یہ جس نے کی بدعت
اتارے تن سے سلاح و لباس اے حضرتؑ کیا پھر آپ کو معزول، پہلے کی بیعت

کرے خدائے جہاں لعنت اُس بد آئیں پر

سبب سے جس کے چڑھائی ہوئی شدیں پر

برأت اپنے خدا سے ہے مجھ کو تمد نظر عدو سے آپ کے بیزار ہوں میں شام و سحر
 اسی کا واسطہ یارب یہ ہے مکاں برتر درود بھیج تو یسین و آل یسین پر
 انھیں کا ساتھ ہو ہنگامہ قیامت میں
 ملے انھیں کی شفاعت سے دخل جنت میں

تجھی سے ہوں متوسل کہ حق تعالیٰ ہے حساب سب سے بہت جلد لینے والا ہے
 کریم تر ہے، کریموں کو تو نے پالا ہے فدائے حکم، کہ سب حاکموں سے بالا ہے
 چہارہ جو محمدؐ سے تا محمدؐ ہیں
 برآئیں اُن کے ذریعہ سے جتنے مقصد ہیں

ملے امان کہ دل مطمئن ہو روز جزا مجھے حصول مطالب سے شاماں فرما
 لکھ اہل دین میں، جگہ صالحین میں ہو عطا زبان صدق، مدد وقت بدعت اعدا
 فریب حاسد و مکار سے بچا مجھ کو
 جنائے دستِ ستمگار سے بچا مجھ کو

قسم ہے تجھ کو، برائے پیغمبرِ معصومؐ قسم تجھے اسی مرقد کی خالقِ قیوم!
 کہ جس کی گود میں ہے پیکرِ شہِ مظلومؐ شہیدِ ظلم و ستم، شاہِ یکس و مغنوم
 نجات شر سے ملے اور ہوں رہا غم سے
 پناہ مالکِ کونین دے جہنم سے

ملے عروج، ترقی ہو تیری اُلفت میں نچھالے دامنِ الطافِ جو دورِ رحمت میں
 کریم، طولِ عطا ہوا جل کی مدت میں رہیں نہ خارِ مرض، بوستانِ صحت میں
 محیطِ رحم در اشکِ مخلول ہو جائے
 دعا قبول ہو، تو بہ قبول ہو جائے

خدائے پاک، یہ ہے مشہدِ بزرگ، یہاں گناہ بخش دے میرے، عیوب ہوں پنہاں
ملاں دور ہوں بالکل، خدائے کون و مکان ^(۹۹) ہلاک اہلِ حسد ہوں، خراب دشمنِ جان

یہی سوال ہے، دے صبر کی صفت مالک!

عطا ہو خوبی دنیا و آخرت مالک!

بنادے فضل و کرم سے بہشت کو مسکن جہاں میں صاحبِ ایماں ہیں جتنے مردوزن
سہوں کو بخش دے اے خالقِ زمین و آسمان ^(۱۰۰) کسی کو وسعتِ رحمت میں کیا مجالِ سخن

غضب کا دخل نہیں تجھ سے ڈرنے والوں میں

بڑا رحیم ہے تو رحم کرنے والوں میں

کیا جو نظم یہ اے صاحبِ زماں آقا مجھے تھی اتنی لیاقت بھلا کہاں آقا
غلامِ آپ کے جدا ہے مدحِ خواں آقا ^(۱۰۱) امیدِ آپ سے ہے شاہِ انس و جاں آقا

Presented by: <https://afrilibrary.com/>

ہوئی جو ہوں گی خطائیں حضورِ بخشیش گے
قصورِ عشقِ سراپاِ قصور، بخشیش گے

رُبَاعِی

ہے گو کہ حقیقت میں شہادت نامہ

پر میرے لئے ہے یہ شفاعت نامہ

فرمائیں گے شبیر کے نامی زائر

ہے مرثیہٴ عشقِ زیارت نامہ

سید محمد عباس (ایم۔ اے) آل میرا نیس:

منظوم ترجمہ زیارت ناحیہ

زیر نظر نظم ایک زیارت کی حیثیت سے ہندوستان کی مروجہ زبان اردو میں پیش کی جا رہی ہے اس کو زیارت ناحیہ کتب مقاتل و تذکرہ شہدا اور زیارت وارثہ سے مرتب کیا گیا۔ اس میں تمام شہدائے کربلا کے نام نامی اور حتی الامکان ولدیت اور قبیلہ کا بھی ذکر ہے اور جن شہدا کے کچھ خصائص معلوم ہو سکے اور ایک شعر میں آسکے اُن کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً جناب سید الشہداء کے اصحاب میں کون حضرات حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے تھے کون جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے اور کون جناب امیر المؤمنین کی صحبت سے فیض یاب تھے۔

میں یہ نظم آپ ہی کی زبان اردو میں پیش کر رہا ہوں تاکہ آپ اس کو پڑھ کر بخوبی سمجھ سکیں چند بار پڑھنے کے بعد آپ اپنے محبوب شہدا کے ناموں سے واقف ہو جائیں گے اور اگر آپ نے اس کو اپنی ہر مجلس میں پڑھنا فرض کر لیا تو انشاء اللہ کچھ عرصہ میں آپ کی ہر فرد کل شہدا کربلا کے ناموں اور خصوصیات سے مطلع ہو جائے گی آپ کو زیارت کے حسنت بھی ملیں گے اور آپ کے طفیل میں میرے حسنت میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا۔

مجھ کو اس زیارت کے نظم کرنے میں بہت دشواریاں ہوئیں اس لئے کہ میں نے بہ خیال اختصار صرف ایک شعر ایک شہید کی نذر کیا ہے مگر یہ ان شہدائے راہ

خدا کا اعجاز تھا کہ مجھ ایسا عاجز سخن اس نظم کو مکمل کر سکا جس کو میں بجز انہیں حضرات کی امداد و اعانت کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔

تعداد شہدا کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے۔ بعض نے چالیس سوار اور بیس پیادوں کی تصریح کی ہے بعض نے اس سے زائد بتائے ہیں مگر بہت سی معتبر کتابوں میں شہدا کے ناموں کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بہتر سے کچھ زائد تھے۔ ممکن ہے کہ صبح عاشور تک بہتر ہوں جنگ شروع ہونے کے بعد تعداد بڑھ گئی ہو کیونکہ بعض افراد جو عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کوفہ سے آئے تھے صبح عاشور تک اس تذبذب میں رہے کہ ممکن ہے صلح ہو جائے لیکن جب یقین ہو گیا کہ جنگ ضرور ہوگی تو کئی آدمی فوج عمر ابن سعد سے نکل کر خدمت امام میں آگئے اور حضرت پر ثار ہوئے۔ اس کے علاوہ جب ہم مجاہدین کے کارناموں اور ان کے اوقات جنگ پر نظر کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسلم ابن عویض اسدی جناب عبداللہ ابن عمیر کلبی جناب بریر ابن خضیر ہمدانی جناب منج ابن سہم جناب عمرو ابن خالد صیداوی اور کئی مجاہد دست بدست جنگ اور ابتدائی مراحل جدال میں شہید ہو گئے پھر پچاس مجاہد گھمسان کی لڑائی میں ایک بار شہید ہوئے۔ اس کے بعد جناب حبیب ابن مظاہر اسدی، جناب حرا بن یزید ریاحی، جناب عمرو ابن عبداللہ صاعدی، جناب سعید ابن عبداللہ حنفی، جناب زبیر ابن قین بجلی، جناب نافع ابن ہلال جملی، جناب جون ابن حوی اور بہت سے اور مجاہد آخر میں شہید ہوئے۔ پھر ان سب کے بعد اٹھارہ مجاہد آل جناب عبدالطلب سے شہید ہوئے تو ہم کو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ شہدائے کربلا علیہم السلام بہتر سے کچھ زائد تھے جیسا کہ آپ کو حواشی سے معلوم ہوگا۔

یزید کو اہل کوفہ کی طرف سے سخت بے اطمینانی تھی اس کو خبریں مل رہی تھیں کہ کوفہ کی ایک کثیر جماعت نے جماعت مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر حضرت امام حسین کی بیعت کر لی ہے۔ اس لیے اس نے عبید اللہ ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا جو بڑا ہی ظالم و جابر اور دشمن اہل بیت تھا۔ اس نے حضرت مسلم دہانی کے قتل کے بعد دوستانہ انداز میں اہل بیت کو قید کرنا شروع کر دیا اور جب اس کو معلوم ہو گیا کہ امام کوفہ کے قریب آگئے ہیں تو شہر کی ناکہ بندی کرادی اب نہ کوئی شہر کے باہر جاسکتا تھا نہ اندر آسکتا تھا امام کے دو قاصد قیس ابن مسہر صیداوی اور عبد اللہ ابن یقہ طر سرحد کوفہ پر گرفتار کر کے قتل کر دیئے گئے۔ اس نے عام بھرتی کا حکم دے دیا تھا اور یہ اعلان کرادیا تھا کہ جو کوئی حسین سے جنگ کو نہ جائے گا اس کا گھر کھواڈا لیا جائے گا، مال لوٹ لیا جائے گا اور عیال گرفتار کر لئے جائیں گے۔ اس حکم کے بعد بعض دوستانہ انداز میں اہل بیت کی طور پر کوفے سے نکلے اور غیر معروف راستوں سے روانہ ہوئے۔ یہ لوگ شب کے سناٹے میں سفر کرتے تھے اور دن میں پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ اس طرح ابن زیاد کے پہرہ داروں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے کربلا پہنچے اور انصار امام میں شامل ہو گئے۔ بعض نے سہل صورت یہ اختیار کی کہ وہ کوفے میں فوج عمر ابن سعد میں بھرتی ہو گئے اور اسی فوج کے ہمراہ وہاں سے کربلا آئے اور موقع ملنے پر شب عاشور یا روز عاشور میں خدمت امام میں پہنچ گئے اور حضرت پر اپنے آپ کو نثار کر دیا ان سختیوں اور پابندیوں کے سبب سے تمام اہل کوفہ عمر ابن سعد کی فوج میں امام حسین کے خلاف صف آرا اور آپ کے قتل پر کمر بستہ نظر آرہے تھے مگر اسی کوفے کے مجاہدین کی ایک جماعت انصار امام میں بھی شامل تھی جس نے امام کی نصرت اور دین کی حمایت میں اپنی

جانیں قربان کر دیں حتیٰ کہ جب ایک مجاہد دوسرے مجاہد کے پاس حالتِ نزع میں پہنچتا تھا تو مرنے والا یہی وصیت کرتا تھا کہ امام کی جان کے تحفظ میں کوتاہی نہ کرنا۔ غرض امام کی فوج کا بڑا حصہ اہلِ کوفہ پر مشتمل تھا، جیسا کہ آپ حواشی میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

زیارتِ شہدائے کربلا

(منظوم)

السلام اے مشہد سبطِ نبیٰ اے کربلا
السلام اے مرضِ پاک اے بہط روحِ لالا میں
آسمان سے تجھ پہ ہوتا ہے ملائک کا نزول
عاصیوں کے واسطے اک آیہ رحمت ہے تو
یہ بھی ہے بے شبہ فیض کشتہ گانِ کربلا
وہ بہادر جن میں ایک اک پیکرِ عزم و ثبات
وہ عبادت ان کی خود معبود کو ہے جس پہ ناز
صبر میں جو افتخارِ انبیاءِ مرسلین
قول تھا ان کا کہ موت اچھی جو ہو عزت کے ساتھ
ذرہ ذرہ میں ترے خون شہیداں ہے ملا
السلام اے خواب گاہِ صادقین و متقیں
تجھ پہ آتے ہیں زیارت کے لئے سارے رسول
عرش سے اتر اہوا اک قطعہ جنت ہے تو
خاک میں تیری ودیعت کی ہے خالق نے شفا
وہ حسین جن کے زنج پر صوم سے روکن کا نجات
مرتے مکتے پڑھ گئے تیروں کی بارش میں نماز
شکر خالق ہے زباں پر شکوہ اعدائے نہیں
وہناں جینے سے کیا حاصل جو ہو ذلت کے ساتھ

سلام بہ انصار جناب سید الشہداء

السلام اے مردِ پیر اے مسلم ابنِ عوسجہ
السلام اے حامی حق اے علمبردارِ خیر
السلام اے مردِ میدانِ وفا ابنِ خضیر
السلام اے منجّ ابنِ سہم اے عبدِ امام
السلام اے عمر و صیداوی محبِ شاہدین
اے صحابی اے شہیدِ اول اے با حوصلہ
جاں نثار شاہِ عبد اللہ فرزندِ عمیر
اے صحابی علیٰ اے سید القرائی بُریر
اے معینِ دینِ حق اے ناصرِ شاہِ اناام
ناصرِ اسلام شیدائے امیر المؤمنین

السلام اے سداے مرد مجاہد السلام
 السلام اے فخر مزج مجمع عالی صفات
 السلام اے عابد اے مجمع کے فرزند سعید
 السلام اے عاشق جانناز فرزند نبی
 السلام اے جنڈب اے ابن حجر باوفا
 السلام اے ادبم اے ابن امیہ ذی وقار
 السلام اے خوش نصیب سیکل اے نیک پے
 السلام اے کشتہ ظلم اے رہ حق کے شہید
 السلام اے حیلہ اے ابن علی نیک نام
 السلام اے حق شناس اہل بیت مصطفیٰ
 السلام اے علمت باطل میں حق پیمانہ جوین
 السلام اے حارث ابن امراء القیس جری
 السلام اے بن بہان شاہدیں کے جاں نثار
 السلام اے ابن حارث اے حباب باوفا
 السلام اے ابن عامر ابن کعب ثعلبی
 السلام اے راوی اخبار ختم المرسلین
 السلام اے مفر آل تمیم ذی وقار
 السلام اے شحذہ کوفہ صحابی علی
 السلام اے ناصر شہ حنظلہ ابن عمر
 السلام اے زاہر ابن عمر و کندی نیک نام
 اے غلام حضرت عمر و ابن خالد السلام
 ابن عبد اللہ صحابی رسول کائنات
 آپ کو تھی شاہ پیکس پر فدا ہونے کی عید
 اے جناوہ ابن حارث اے صحابی علی
 اے صحابی علی اے کشتہ ظلم و جفا
 ناصر شبیر فرزند شہ دلدل سوار
 اے امیہ ابن سداے افتخار آل طے
 بندہ آزاد جابر ابن حجاج سعید
 اے وفادار و جری شیبانی عالی مقام
 اے جناوہ ابن کعب اے کشتہ راہ خدا
 تابع حکم خداوندی رضا جوئے حسین
 شیر میدان شجاعت پارسا و متقی
 اے صحابی علی اے حارث عالی وقار
 آپ کا بھی خوں خون شاہدیں میں مل گیا
 اے حباب حق پرست اے ناصر آل نبی
 حبشی ابن قیس نبی صاحب علم و یقین
 قاصد مسعود حجاج ابن زید نامدار
 اے خلّاس حق پسند اے ابن عمر و راہی
 مطمئن القلب باہمت بہادر پر جگر
 اے صحابی رسول اے حاجی بیت المحرام

السلام اے ناصر شبیر امام کائنات
 السلام اے ابن بشر خمی اے با وفا
 السلام اے با وفا اے سالم حق آشنا
 السلام اے سرفروش اے ناصر شاہِ زمن
 السلام اے ابن منعم اے سوار شہسوار
 السلام اے سیف ابن مالک جنگ آزما
 السلام اے عبد صمد جباری شہ کے حبیب
 السلام اے ابن عبد اللہ شیبہ ہنہلی
 السلام اے ابن مالک رہبر راہِ نجات
 السلام اے عارف حق حسین ابن علی
 السلام اے افتخار ساکنان دشت و در
 السلام اے عبد رحمن ابن عبد ربہ
 السلام اے تابعی حق نما باطل شکن
 السلام اے عبد رحمان ابن مسعود سعید
 السلام اے ابن بشر آل نبی کے جاں نثار
 السلام اے با وفا عبد اللہ حق آشنا
 السلام اے ناصر اولادِ ختم المرسلین
 السلام اے دشت پیمانے ولئے اہل بیت
 السلام اے ابن حسان ناصر شاہِ ام
 السلام اے دشمن اعدائے اولادِ علی
 اے زہیر ابن سلیم اے سالک راہِ نجات
 اے زہیر خوش نصیب اے کشتہ راہِ خدا
 عبد عامر ابن مسلم ناصر دینِ خدا
 اے سلیم پاک طینت عبد جانباہِ حسن
 اے شہید راہِ حق مجروح دشت کارزار
 طالب حق رہ نور و منزل صدق و صفا
 اے صحابی علی اے ابن عبد اللہ شیبہ
 تابعی جنگ آزما حق گو صحابی سلی
 شیر میدانِ وفا ضرغامہ عالی صفات
 عامر ابن مسلم عبدی وفادار و جری
 اے عباد ابن مہاجر اہل ہمت پر جگر
 حافظ قرآن راوی احادیث نبوی
 عبد رحمان ابن عبد اللہ فرزند کذن
 طالب حق دشمن باطل وفا پرور شہید
 یادور شاہِ زمن عبد اللہ عالی وقار
 قرۃ العین سدیدہ ابن شیبہ بے ریا
 اے عبد اللہ فرزند حمیط بالیقین
 عقبہ جہنی اعرابی فدائے اہلیت
 حضرت عمار طائی با وفا عالی ہم
 صف شکن عمار روالانی صحابی نبوی

السلام اے عمرو ویندار اے ضبیحہ کے پسر
 السلام اے حضرت عمران اے فرزند کعب
 السلام اے قارب اے عبد حسین تشدکام
 السلام اے قاسط اے ابن زہیر بالیقین
 السلام اے قاسم اے ابن حبیب نامدار
 السلام اے سالک راہ حق و منہاج خیر
 السلام اے حافظ قرآن اے ابن عتیق
 السلام اے مجتہد اے ابن عباد باخرد
 السلام اے ابن حجاج کسہ حق کے شہید
 السلام اے مسلم اے ابن کثیر اے باعمل
 السلام اے عدل پرورد مقسط جنگ آزما
 السلام اے حامی سرور منیع ابن جیاد
 السلام اے حامی حق ناصر شاہ زمن
 السلام اے کاسر سہائے اعدائے علیؑ
 السلام اے ابن عجلان ناصر شاہ انام
 السلام اے بکر ابن حی تیمی سعید
 السلام اے عمروہ پیمائے جناب النعیم
 السلام اے مرد حق بین عابد شب زندہ دار
 السلام اے بندہ آزاد خرد ابن عمید
 السلام اے ابن عبد اللہ عمرو صادق
 اے مددگار غریباں مذہب حق کی سپر
 آپ امداد کی جب شہ پہ آیا وقت صعب
 نیک صورت نیک سیرت نیک باطن نیک نام
 اے اولو العزم اے صحابی امیر المؤمنین
 صف شکن، باطل شکن وشت و فاکے شہسوار
 اے صحابی علیؑ کردوس فرزند زہیر
 اے کنانہ اے جری عابد اے شہ کے رفیق
 آپ اے حضرت موفقی ہیں بتائید احد
 جاں نثار سید کونین مسعود سعید
 اے صحابی رسول اے زخمی جنگ جمل
 اے شہید حق صحابی علیؑ شیر خدا
 اے رفیع المرتبت اے باوقار اے خوش نہاد
 نصر فرزند ابی نیر شجاع وصف شکن
 دوستدار آل نعمان ابن عمرو راسی
 اے نعیم با وفا اے شاعر شیریں کلام
 آٹے فوج خدا میں چھوڑ کر فوج یزید
 اے گل باغ شہادت اے جنادہ کے متم
 اے صحابی اے حبیب ابن مظاہر ذی وقار
 مرد حق آگاہ، باطل کش وفادار و سعید
 جو نہ باطل سے زبانصرت میں حق کی جان دی

السلام اے ابن عبداللہ سعید نامور
 السلام اے ناصر شاہ زہیر اے ابن قین
 السلام اے ناصر شبیر سلمان بحبل
 السلام اے حضرت عمرو ابن قرقظہ السلام
 السلام اے نافع اے ابن ہلال آل حمل
 السلام اے حق پسند اے شوبہ جنگ آزما
 السلام اے عابس ابن بوشیب شاکری
 السلام اے عبدالرحمن بن عمرو ذی وقار
 السلام اے ابن عروہ یاور آل نبی
 السلام اے ابن اسعد حنظلہ شبیریں کلام
 السلام اے سیف ابن حارث اے مرد مگلو
 السلام اے مالک ابن عبدالعزیز والجلال
 السلام اے ناصر شبیر جون ابن حوی
 السلام اے مرد میدان اسلام ترکی نژاد
 السلام اے کاہن حارث اے انس اے مرد پیر
 السلام اے فخر جحف اے ناصر شاہ انام
 السلام اے ناصر شاہ عابد شب زندہ دار
 السلام اے سالم ابن عمرو اے حق آشنا
 السلام اے سعد اے عبد امیر المومنین
 السلام اے ابن جنذب حامی ایمان قمر
 شاہ بیکس کے نماز ظہر میں سینہ سپر
 آپ کے ایسے مددگاروں پہ نازاں تھے حسین
 نیک سیرت پاک باطن عاقبت میں خوش عمل
 آپ کا بھی ساتھ ہے شہ کے ہے جنت میں قیام
 حافظ قرآن مجاہد مرد میدان عمل
 حافظ اکثر احادیث رسول کبریا
 اے مقرر اے رئیس قوم دیندار و جری
 اے جری وصف شکن اے مخر آل غفار
 ناصر اسلام عبداللہ دیندار و جری
 حافظ قرآن مجاہد قاصد شاہ انام
 آپ کے جوہر کھلے جب کوئی آیا جنگ جو
 مالک جنت ہوئے کیسا ہوا اچھا مال
 آپ سے خوش ہیں ابو ذر آپ سے خوش ہیں علی
 حافظ قرآن غلام حضرت زین العباد
 اے صحابی رسول اے کشتہ شبیر و تیر
 اے مؤذن شہ کے حجاج ابن مسروق السلام
 اے ابو عامر جیاد اے ابن عمرو ذی وقار
 کر بلائے آپ کو جنت کا رستہ مل گیا
 فدیہ آل محمد جاں نثار شاہ دیں
 فوج حیدر کے جواں جنگ آزمو دو پڑ ہنر

السلام اے قنوب ابن عمرو نمری السلام
 السلام اے جادہ پینائے صراط مستقیم
 السلام اے قادر انداز و جری جنگ آزما
 السلام اے شہسوار عرصہ جنگ و جدل
 السلام اے رافع اے شیدائے فرزند تولد
 السلام اے بشر اے فرزند عمر و حفصی
 السلام اے ابن عمرو خشمی اے مرد پیر
 ناصر اسلام شیدائے حسین تشنہ کام
 اے سدید ابن ثمیط اے رہبر و دار انیم
 اے وید ابن مہاصر شیر میدان و غا
 اے وسیط ابن مغفل صاحب علم و عمل
 اے غلام مسلم اعرج صحابی رسول
 آپ نے آقا کی نصرت میں نہیں کی کچھ کمی
 اے سُوید اے مرد میدان عابد روشن ضمیر

سلام بہ شہدائے بنی ہاشم

السلام اے دلبر شیر ہمشکل نبی
 السلام اے شیدائے جلال و کبریا
 السلام اے ابن مسلم اے غریب کربلا
 السلام اے جعفر اے ابن عقیل خوش نہاد
 السلام اے عبد رحمان جری ابن عقیل
 السلام اے نور عین بوسعید ابن عقیل
 السلام اے جاں نثار سرور عالی مقام
 السلام اے عون ابن دختر شاہ عرب
 السلام اے قاسم ناشاد اے ابن حسن
 السلام اے کشتہ ظلم اے احمد اے سعید
 السلام اے نور عین مرتضیٰ شیر خدا
 السلام اے دلبر امّ البنین آل کلاب
 اکبر غازی بہادر صف شکن مثل علی
 اے بیتم مسلم اے عبد اللہ جنت نشین
 ناصر سرور محمد کشتہ راہ خدا
 صف شکن جنگ آزما عالی نسب والا نژاد
 اے بہادر اے سپاہ ظلم و بدعت کے قاتل
 اے محمد ناصر شیر مولائے جلیل
 اے محمد ابن عبد اللہ جعفر السلام
 اے جری اے دلبر عبد اللہ والانب
 دلبر زہرا حسین ابن علی کی جان و تن
 اے حسن کے کدات جہاں اے روح حق کے شہید
 اے محمد اے قاتل خنجر ظلم و جفا
 فدیہ اسلام عبد اللہ ابن بو تراب

السلام اے حضرت عمرانؑ فرزند علیؑ
 السلام اے جعفرؑ ابن امیر المومنینؑ
 السلام اے حضرت عباسؑ سقائے حرم
 السلام اے اصغرؑ بے شیر مقتول جفا
 السلام اے حافظ سبط، رسولؑ ذوالہمنن
 السلام اے حضرت آدمؑ کے وارث اے حسینؑ
 السلام اے وارث ابراہیمؑ واسماعیلؑ کے
 السلام اے وارث موسیٰؑ کلیم کبریا
 السلام اے وارث میراث ختم المرسلین
 السلام اے ورثہ دار قاطمہ بنت رسولؑ
 السلام اے قوت قلب حسنؑ ابن علیؑ
 السلام اے سید و سردار شبان بہشت
 السلام اے راکب دوش رسولؑ کردگار
 کہہ گئے آپ کے حق میں رسولؑ مشرقین
 ہے بقا تجھ سے مرے نام اور میرے کام کی
 اے قتیل ناوک بیداد خوئی شقی
 اے جری اے شیر دل اے کشتہ شمشیر کہیں
 اے علمدار حسینؑ اے قوت شاہ ام
 باپ کے ہاتھوں پہ جس کو تیر سے مارا گیا
 اے صغیر العر عبد اللہؑ فرزند حسنؑ
 السلام اے وارث نوحؑ اے امام مشرقین
 آپ ہیں مخدوم جبریل اور میکائیل کے
 السلام اے وارث عیسیٰؑ مسیح با صفا
 السلام اے وارث علم امیر المومنینؑ
 ذاکمہ، صدیقہ و مرضیہ زہراؑ و بتولؑ
 اے حسینؑ اے ورثہ دار جنتی سبط نبیؑ
 آپ کے خدام ہیں سب حور و غلمان بہشت
 ہاتھ میں تھی آپ کے زلف نبیؑ جلے مہار
 تو تو مجھ سے مگر میں بھی ہوں تجھ سے لے حسینؑ
 ہوگی تیرے خون سے نشوونما اسلام کی

Presented by: <https://jafriLibrary.com/>

شہدائے کربلا کے مختصر حالات

روزِ عاشور میدانِ کربلا میں کئی مرتبہ جنگ ہوئی اور بعض مجاہدوں کو کئی کئی بار نبرد آزمانی کرنا پڑی پہلے دست بدست جنگ رہی اس کا یہ طریقہ تھا کہ فوج عمر سعد کا کوئی سپاہی فوج سے نکل کر مبارز طلبی کرتا تھا اور فوجِ امام حسینؑ کا سپاہی اس کے مقابلہ پر جاتا تھا اور دست بدست جنگ ہوتی تھی۔ سب سے پہلے زیاد اور ابن زیاد کے غلام یسار اور سالم میدانِ قتال میں آکر مبارز طلب ہوئے ان کے مقابلے پر جناب عبداللہ ابن عمیر کلبی تشریف لے گئے اور دونوں کو قتل کر کے واپس ہوئے۔ پھر جناب یزید بن ابی سفيان میدانِ جنگ میں تشریف لائے اور اپنے حریف یزید ابن سفیان کو قتل کر کے واپس ہوئے۔ پھر جناب نافع ابن ہلال جملی میدان میں آئے اور اپنے دشمن مزاحم ابن حریث کو قتل کر کے پلٹ آئے۔

مسلم ابن عوسجہ:

دست بدست جنگ میں ناکامیابی کا یقین کر کے عمر ابن سعد نے فوجِ حسینی پر اک بار حملہ کرنے کا حکم دے دیا اور مہینہ فوجِ شام نے میسرہ فوجِ حسینی پر حملہ کیا۔ امام کی چھوٹی سی جماعت نے بڑی بہادری اور پامردی سے ہزاروں سپاہیوں کا مقابلہ کر کے ان کو پسپا کر دیا مگر گردوغبار صاف ہونے پر معلوم ہوا کہ جناب مسلم ابن عوسجہ شہید ہو گئے۔ آپ فوجِ حسینی کے سب سے پہلے شہید ہیں۔ آپ کوفے کے رہنے والے تھے جناب رسالتآب کی زیارت سے مشرف

ہو چکے تھے۔ بڑے شجاع بہادر اور محب اہل بیت تھے۔ انصار سید الشہداء میں آپ بہت معمر بزرگ تھے۔ آپ راوی احادیث بھی ہیں۔

عبداللہ ابن عمیر:

میمنہ فوج کی کامیابی دیکھ کر میسرہ فوج عمر ابن سعد نے بھی میمنہ فوج حسینی پر حملہ کر دیا اس میں جناب عبداللہ ابن عمیر کلبی جنھوں نے دست بدست جنگ میں یسار اور سالم کو قتل کیا تھا درجہ شہادت پر فائز ہو گئے آپ بھی کوفہ کے باشندے اور اصحاب جناب امیر المؤمنین میں تھے اور بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے۔

بریر ابن خضیر ہمدانی:

عبداللہ ابن عمیر کے بعد یزید ابن معقل نے فوج عمر سعد سے نکل کر جناب بریر کو طلب کیا۔ آپ سے اور یزید ابن معقل سے کوفہ کی ملاقات تھی اور مذہبی جوئیں بھی چلا کرتی تھیں اُس کے بلانے پر آپ مقابلہ کے لئے آگئے اور پھر نوک جھوک شروع ہوئی بالآخر مُقابلہ ہوا اور آپ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے بعد جابر ابن عمر وازدی نے آپ کی پشت پر نیزہ کا وار کیا جس سے آپ گھوڑے سے زمین پر آگئے اور آپ کو تلوار سے شہید کر دیا گیا آپ کوفہ میں بچوں کو قرآن پڑھاتے تھے اور سید القراء کہلاتے تھے۔ آپ اصحاب جناب علی ابن ابی طالب میں تھے اور بڑے بہادر اور معمر بزرگ تھے۔

منح ابن سہم:

جناب بریر کی شہادت کے بعد جناب منح میدان جہاد میں آئے۔ آپ امام حسین کی کنیز حُسنیہ کے فرزند تھے جو جناب امام زین العابدین کے گھر میں کام

کرتی تھیں، ان کی شادی حضرت نے سہم سے کر دی تھی جس سے منج کی ولادت ہوئی۔ بعض مؤرخین کا بیان ہے کہ آپ امام حسنؑ کے غلام تھے اور اولاد امام حسن کے ساتھ کر بلا آئے تھے۔ آپ بھی کئی دشمنوں کو قتل کر کے حسان ابن بکر حنظلی کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

عمر و ابن خالد صیداوی:

کوفہ کے رہنے والے بڑے محب اہل بیت اور بہادر تھے۔ پوشیدہ طور سے غیر معروف راستوں سے مع اپنے چار ساتھیوں کے منزل عذیب الجانات پر خدمت امام میں حاضر ہوئے اور پھر ساتھ رہے یہاں تک کہ روز عاشورؑ ابن سہم کی شہادت کے بعد ان پانچوں جانبازوں نے ایک ساتھ حملہ کیا اور سب کے سب ایک ساتھ شہید ہوئے۔

صعد:

آپ جناب عمر و ابن خالد کے غلام تھے انھی کے ساتھ آئے تھے اور ساتھ ہی شہادت پائی۔

مجمع ابن عبد اللہ مذحجی:

کوفہ کے باشندہ اور تابعین میں تھے خدمت امیر المومنینؑ سے مشرف ہو چکے تھے عمر و ابن خالد کے ساتھ کوفہ سے آئے اور شہید ہوئے۔

جندب ابن حُجیر کندی:

کوفہ کے شیعوں میں ممتاز تھے۔ اصحاب جناب امیر المومنینؑ تھے۔ حضرت حرّ کی ملاقات سے قبل خدمت امامؑ میں حاضر ہوئے تھے۔ پھر حضرت ہی

کے ساتھ رہے اور شہادت سے بہرہ یاب ہوئے۔

میمنہ اور میسرہ فوج کے حملے سے بھی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی اور دست بدست جنگ کا سلسلہ رہا اس کے بعد عمر سعد نے امام کی قلیل فوج پر تیروں کی بارش کا حکم دیا۔ تین ہزار تیر ایک دم سے رہا کئے گئے۔ حسینی جانباڑوں نے تیروں کا مقابلہ تلواروں سے کیا اور تیروں کو اپنے سینوں پر روکتے ہوئے فوج دشمن میں در آئے اور خوب جنگ کی۔ بہتر آدمی تیس ہزار آدمیوں کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے مگر پھر بھی ان سرفروشنوں نے ہزاروں کو قتل کیا اور فوج عمر سعد کو بھگا دیا مگر پچاس انصار امام حسین بھی کام آگئے اور سب گھوڑے جنگ میں پئے ہو گئے اور جتنے سوار تھے وہ بھی پیدل ہو گئے۔ یہ جنگ حملہ اول کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حملہ نماز ظہر کے قبل ہوا۔ شہدا کی فہرست حروف تہجی کے حساب سے درج کی جاتی ہے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

ادہم ابن امیہ عبدی:

بصرہ کے باشندے تھے۔ باوجود نا کہ بندی کے آپ مع اپنے چند ساتھیوں کے جن کا ذکر آگے ہوگا بصرہ سے خفیہ طور پر نکلے اور نئے کے قریب حضرت سے ملے اور پھر ساتھ ہی رہے یہاں تک کہ شہادت سے فیض یاب ہوئے۔

امیہ بن سعد طائی:

قبیلہ طے کے بہادر شہسوار اور جنگ آزمایا سپاہی تھے۔ جناب امیرؓ کی صحبت سے مشرف ہو چکے تھے کہ بلا میں امام کے ورود کی خبر سن کر کوفہ سے کسی طرح چلے آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

جابر ابن حجاج:

عامر ابن نضل تیمی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کوفے کے رہنے والے اور بہادر شہسوار تھے۔ فوج عمر ابن سعد کے ساتھ کوفے سے کربلا آئے اور مخفی طور پر امام کی خدمت میں چلے آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

جبلہ ابن علی شیبانی:

جبلہ بہ فتح جیم وبائے موحدہ ہے لیکن میں نے مجبوراً بہ سکون بائے موحدہ نظم کیا ہے اس لیے کہ بحرِ رمل میں یہ لفظ کسی طرح نظم نہیں ہو سکتا، مجھے امید ہے کہ جناب جبکہ میری اس جسارت کو معاف فرمائیں گے اور یہ جسارت اس لیے اور بھی ہوئی کہ اہل عرب خود بھی ایسی مجبور یوں میں اپنے نام میں تغیر کر لیا کرتے تھے۔ آپ بھی کوفے کے باشندے اور اصحاب جناب امیر میں تھے۔ بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے۔ حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

جنادہ بن کعب انصاری:

تکے سے امام حسین کے ساتھ مع متعلقین کربلا آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔ آپ کا ایک کسن بچہ عمر و آخر میں شہید ہوا جس کا ذکر آگے آئے گا۔

جوین ابن مالک تیمی:

کوفے کے باشندے عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کربلا پہنچے اور صلح سے مایوسی ہونے پر شب کے وقت لشکر عمر ابن سعد سے جدا ہو کر انصار امام میں شامل ہوئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

حارث ابن امراء القیس کندی:

بڑے متقی پرہیزگار عابد اور شجاع تھے۔ عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کوفہ سے کربلا آئے اور صلح نہ ہونے پر امام کی طرف چلے آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

حارث ابن بہان:

بہان بہ تقدیم نون و تاخیر بائے موحده غلام حضرت حمزہ تھے۔ اُن کے فرزند حارث اصحاب جناب امیرؑ میں تھے جناب امام حسینؑ کے ساتھ مکے سے کربلا آئے اور حملہ اولی میں شہادت پائی۔

حَبَابِ ابن حارث:

حالات کا علم نہیں حملہ اولی میں شہادت پائی۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

حَبَابِ ابن عامر ثعلبی:

حَبَابِ ابن عامر ابن کعب ثعلبی تیبی کوفہ کے باشندے تھے۔ حضرت مسلمؑ کی شہادت کے بعد روپوش ہو گئے۔ پھر امام کے ورود کی خبر سن کر مخفی طور پر کوفہ سے نکلے راہ میں انصار امام سے ملحق ہوئے اور امام کے ساتھ کربلا پہنچ کر حملہ اول میں درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

حبشی ابن قیس نہمی ہمدانی:

آپ راوی احادیث ہیں۔ حملہ اولی میں درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

حجاج ابن زید تمیمی:

بصرے کے باشندے تھے۔ مسعود ابن عمرو آزدی۔ رئیس بصرہ نے اُن کے

ہاتھ بصرے سے ایک خط امام کی خدمت میں کر بلا روانہ کیا تھا۔ روز عاشور حملہ
 اول میں شہادت پائی۔

حُلاّس ابن عمرو راسبی:

حُلاّس بروزن فرات اصحاب جناب امیرؓ میں تھے اور حضرت کے عہد
 خلافت میں کوفے کے افسر پولیس تھے۔ کر بلا میں ابن سعد کی فوج کے ہمراہ پہنچے
 اور جنگ کا یقین ہو جانے پر مخفی طور پر شب کے وقت خدمت امام میں حاضر
 ہو گئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

حفظلہ ابن عمرو:

حالات نہیں معلوم۔ حملہ اول میں درجہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔

Presented by: <https://iafamily.com/>

زاہر ابن عمرو سلمیٰ کندی:

اصحاب جناب رسولؐ مقبول میں تھے۔ آپ راوی احادیث بھی ہیں۔
 جناب سرور عالم کے اکثر غزوات میں شریک رہے۔ ۶۰ ہجری میں کوفے سے
 حج کو گئے۔ واپسی میں جناب امام حسینؑ کے ساتھ ہو گئے اور کر بلا پہنچ کر حملہ
 اول میں جام شہادت نوش فرمایا۔

زُہیر ابن بشر خثعمی:

حالات کا علم نہیں۔ حملہ اول میں شہید ہوئے۔

زُہیر ابن سلیم بن عمرو آزدی:

شب عاشور انصار امامؑ میں شامل ہوئے صبح کو حملہ اول میں شہادت پائی۔

سالم:

آپ عامر ابن مسلم کے غلام تھے۔ بصرے سے اپنے آقا کے ساتھ کر بلا آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

سُلیم:

جناب امام حسنؑ کے غلام تھے۔ مدینے سے اولادِ امام حسنؑ کے ساتھ کر بلا آئے اور حملہ اولیٰ میں شہادت پائی۔

سَوَّار ابن منعم نہمی ہمدانی:

راوی احادیث ہیں۔ بہادر اور شجاع تھے۔ حملہ اول میں جنگ کر کے زخمی ہو گئے اور گر گئے۔ فوج دشمن کے سپاہی گرفتار کر کے لے گئے۔ ان سے ان کے قبیلے والوں نے لے لیا مگر چھ مہینے کے بعد زخموں کی تکلیف سے شہادت پائی۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

سیف ابن مالک عبدی:

بصرے کے رہنے والے تھے راہ میں امامؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پھر ساتھ رہے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

شہیب ابن عبد اللہ:

حارث ابن عبد اللہ جابری ہمدانی کے غلام تھے۔ صحابی جناب رسالتؐ تھے۔ جناب امیر المومنینؑ کے ساتھ رہ کر جنگ کئے ہوئے تھے کوفے کے باشندے تھے۔ اپنے آقا زادوں سیف ابن حارث اور مالک ابن عبد کے ساتھ کر بلا آئے اور پہلے حملے میں شہادت پائی۔

شعیب ابن عبد اللہ نہشلی :

صحابی جناب امیر المؤمنین تھے۔ آپ کی جنگوں میں شریک رہے۔ مکے سے امام کے ہمراہ کر بلا آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

ضرغامہ بن مالک تغلبی :

کوفے سے عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کر بلا آئے پھر امام کی خدمت میں چلے گئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

عامر ابن مسلم عبدی :

بصرے کے رہنے والے تھے۔ مقام ابلح میں امام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، حملہ اول میں شہید ہوئے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

عباد ابن مہاجر جہنی :

عرب صحرائی تھے مکے سے امام کے ساتھ ہو گئے تھے۔ کر بلا پہنچ کر حملہ اول میں شہید ہوئے۔

عبدالرحمن ابن عبد ربہ انصاری :

صحابی رسول اور راوی احادیث ہیں۔ جناب امیر سے تربیت پائی تھی حافظ قرآن تھے۔ جناب امام حسین کے ساتھ مکے سے کر بلا آئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

عبدالرحمن ابن عبد اللہ کدن ارجبی :

تابعی تھے بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے، کوفے سے مخفی طور پر کر بلا آئے

اور حملہ اولیٰ میں شہادت پائی۔

عبدالرحمن ابن مسعود تیمی:

مسعود ابن حجاج تیمی کے فرزند تھے۔ یہ اپنے والد کی ہمراہی میں عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کوفے سے کربلا آئے۔ ۷ محرم کو جناب سید الشہدا کے سلام کو حاضر ہوئے پھر حضرت کے پاس رہے اور صبح عاشور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

عبداللہ ابن بشر نخعی:

کوفے کے باشندے بڑے جری اور بہادر تھے۔ فوج ابن سعد کے ساتھ کربلا آئے۔ پھر انصار امام میں شامل ہو کر فوج عمر سعد سے جنگ کی اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

عبید اللہ ابن شیبیط:

عبید اللہ کے بھائی تھے۔ یہ بھی اپنے والد اور بھائی کی ہمراہی میں اہل بیت میں خدمت امام میں حاضر ہوئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

عقبة بن صلت جہنی:

عرب صحرائی تھے۔ راہ میں جناب امام حسینؑ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ حملہ اول میں شہادت پائی۔

عمار ابن حسان طائی:

مشہور اور ممتاز شیعہ اہلبیت تھے۔ بڑے بہادر اور جنگ آزما تھے کئے سے امام کے ساتھ آئے تھے حملہ اول میں شہادت پائی۔

عمار ابن ابی سلاّمہ والانی:

اصحاب جناب رسالت مآبؐ میں تھے۔ جناب امیر المومنینؑ کی جنگوں میں شریک رہے۔ روز عاشور حملہ اول میں شہادت نصیب ہوئی۔

عمر و ابن ضعیحہ:

بڑے بہادر شہسوار تھے عمر ابن سعد کی فوج کے ساتھ کربلا آئے۔ پھر انصار امامؑ میں شامل ہو کر حملہ اول میں شہادت پائی۔

عمران ابن کعب:

حالات کا علم نہیں۔ حملہ اول میں شہید ہوئے۔

قارب ابن عبد اللہ:

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

ان کی والدہ فلیحہ جناب ربابؑ اور جناب سکینہؑ کی کنیز تھیں۔ قارب اپنی والدہ کے ساتھ امامؑ کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ اور وہاں سے کربلا آئے اور حملہ اول میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

قاسم ابن زہیر تغلبی:

حضرت امیر المومنینؑ کے اصحاب میں جنگ آزما اور شجاع تھے۔ کوفہ سے مخفی طور پر امامؑ کی نصرت کے لیے کربلا آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

قاسم ابن حبیب:

کوفہ کے شیعوں میں بڑے دلیر اور شہسوار تھے۔ فوج عمر ابن سعد کے ساتھ کربلا آئے اور پھر انصار امامؑ میں شامل ہو کر جنگ کی اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

گردوس ابن زہیر تغلبی:

اصحاب جناب امیر المومنینؑ میں تھے کوفے سے مخفی طور پر آپ اور آپ کے دو بھائی قاسط اور مقسط نصرت امام کے لیے کربلا آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

کنانہ بن عتیق تغلبی:

کوفے کے باشندہ بڑے بہادر بڑے عبادت گزار اور حافظ قرآن پاک تھے۔ کربلا میں کسی طرح خدمت امام میں حاضر ہوئے اور حملہ اول میں شرف شہادت سے سرفراز ہوئے۔

مجمع جہنی:

عرب صحرائی تھے۔ عراق میں امامؑ کے ساتھ ہو گئے۔ پہلے ان کا گھوڑا قتل ہو گیا پھر چند سپاہیوں کو واصل جہنم کر کے دشمنوں میں گھر گئے اور شہادت پائی۔

مسعود ابن حجاج تیمی:

کوفے کے باشندے بہادر اور جنگ آزمائشیعہ اہل بیتؑ تھے۔ کوفے سے اپنے فرزند عبدالرحمن کو لے کر عمر ابن سعد کی فوج کے ہمراہ کربلا آئے۔ ۷ محرم کو حضرت سید الشہدا کے سلام کو یہ اور ان کا فرزند حاضر ہوا پھر دونوں جانناز امامؑ ہی کی خدمت میں رہے، یہاں تک کہ حملہ اول میں شہادت پائی۔

مسلم ابن کثیر ازدی:

صحابی رسولؐ تھے۔ جنگ جمل میں پنڈلی پر تیر پڑا تھا جس سے (عرج، لنگ)

ہو گئے۔ کوفے سے نصرت امام کے لیے کر بلا آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

مُقسط ابن زہیر تغلبی:

یہ اور ان کے بھائی قاسط اور کردوس جن کا ذکر پہلے ہوا اصحاب جناب امیرؓ میں تھے اور بہادر جنگ آزما تھے کوفے سے مخفی طور پر کر بلا آئے اور حملہ اول میں شہید ہوئے۔

منیع ابن جیاد:

حالات کا علم نہیں، حملہ اول میں شہادت پائی۔

نصر ابن ابی نیرز:

ابن نیرز کسی بادشاہ کی نسل سے تھے۔ بچپن میں شرف اسلام حاصل کیا۔ نصر پہلے امام حسنؑ کی خدمت میں رہے پھر امام حسینؑ کے ساتھ کر بلا آئے اور حملہ اول میں پہلے اُن کا گھوڑا کام آیا پھر خود شہید ہو گئے۔

نعمان ابن عمرو راسبی ازدی:

کوفے کے باشندے تھے یہ اور ان کے بھائی خلاص اصحاب جناب امیر المومنینؑ میں تھے۔ عمر ابن سعد کی فوج کے ہمراہ کوفے سے کر بلا آئے۔ صلح نہ ہونے پر امامؑ کی خدمت میں آگئے اور حملہ اول میں شہادت پائی۔

نعیم ابن عجلان انصاری:

اصحاب جناب امیرؓ میں تھے۔ کوفے کے رہنے والے بڑے شجاع جنگ آزما اور شاعر تھے حملہ اول میں درجہ شہادت نصیب ہوا۔

بکر ابن حمی تیبی:

عمر ابن سعد کی فوج میں شامل ہو کر کربلا آئے اور جنگ شروع ہو جانے کے بعد توفیق الہی شامل حال ہوئی اور امامؑ کی جانب چلے گئے۔ حملہ اول کے بعد جنگ کر کے شہید ہوئے۔

عمر و ابن جُنَادہ بن کعب:

جُنَادہ بن کعب کی شہادت کے بعد ان کا خردسال بچہ جس کی عمر دس سال تھی امامؑ کی خدمت میں آ کر طلبِ اذنِ جہاد ہوا امامؑ نے منع کیا بچے نے کہا میری ماں نے یہ ہتھیار لگا دیئے ہیں اور مجھ کو جہاد کے لیے بھیجا ہے۔ امام نے اجازت دی۔ بچہ میدانِ جنگ میں گیا اور شہید ہو گیا۔

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

نمازِ ظہر کے بعد جنگ :-

اب نمازِ ظہر کا وقت آ گیا۔ ابو ثمامہ عمرو ابن عبد اللہ صامدی نے امام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مولا دشمن بہت قریب آ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ یہ نماز جس کا وقت آ گیا ہے آپ کی معیت میں پڑھ لوں اُس کے بعد خدا کے حضور میں جاؤں حضرت نے فرمایا ہاں یہ نماز کا اول وقت ہے تم نے نماز یاد دلائی خدا تمہیں نماز گزاروں میں محسوب کرے۔ ان لوگوں سے کہو کہ اتنی دیر کے لیے جنگ ملتوی کر دیں کہ ہم نماز پڑھ لیں۔ نماز کی مہلت مانگی گئی۔ حسین ابنِ تمیم نے صف سے باہر آ کر کہا کہ تمہاری نماز قبول نہیں ہے۔ حسین ابنِ تمیم کے یہ الفاظ سن کر کئی مجاہد بگڑ گئے اور تلواریں کھینچ کھینچ کر باہر آ گئے۔ حبیب ابنِ مظاہر نے کہا اے شراب خور فرزندِ رسول کی نماز تو تیرے زعمِ باطل میں قبول نہیں

اور تیری نماز قبول ہے۔ اس کے بعد ہنگامہ ہو گیا جس میں کئی مجاہد شہید ہو گئے اور اس کے بعد ایک ایک مجاہد تنہا ہزاروں سے مقابلے کے لیے جاتا تھا اور جنگ کر کے شہید ہوتا تھا۔

حبیب ابن مظاہر اسدی:

ابوالقاسم کنیت تھی کوفہ کے باشندے اور اصحاب رسولؐ سے تھے بڑے بہادر اور سن رسیدہ بزرگ تھے۔ جناب امیر المؤمنینؑ سے علوم باطنی کی تعلیم پائی تھی۔ نماز ظہر کی اجازت طلب کرنے میں جو ہنگامہ ہوا اسی میں حصین ابن تمیم کے ہاتھ سے درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت خُرَجری:-

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

کوفہ کے رئیس اور ابن زیاد کی فوج میں ایک ہزار سپاہیوں کے افسر تھے۔ منزل ذوقم پر امامؑ کے سدراہ ہوئے۔ امامؑ نے ان کے ایک ہزار سپاہیوں اور مرکبوں کو جو عطش سے جاں بلب تھے پانی پلایا۔ امامؑ کو مجبور کر کے کربلا لائے۔ شرائط صلح منظور نہ ہونے پر صبح عاشور امامؑ کی خدمت میں آگئے۔ دست بدست جنگ میں کئی نامی جوانوں کو قتل کیا حملہ اول میں ان کا گھوڑا کام آ گیا اور آخر میں نماز ظہر کی اجازت کے ہنگامے میں شہادت پائی۔

ابوشامہ صاندی:

ان کا نام عمرو ابن عبداللہ اور کنیت ابو شامہ تھی کوفہ کے ممتاز شیعوں اور بہادر شہنشاہوں میں تھے۔ جناب امیرؑ کی صحبت سے مشرف تھے۔ حضرت مسلم کی شہادت کے بعد کوفہ سے نافع ابن ہلال کے ساتھ مخفی طور پر نکل کر راہ میں امامؑ

عالی مقام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر حضرت ہی کے ساتھ کربلا آئے اور نماز ظہر کی اجازت کے ہنگامے میں شہادت پائی۔

سعید ابن عبداللہ حنفی:

اہل کوفہ کا آخری خط لے کر امام کی خدمت میں لکے آئے پھر اس کا جواب لے کر واپس ہوئے۔ حضرت مسلم ابن عقیل سے وفاداری کا عہد کیا۔ کربلا میں نماز ظہر کے وقت سعید اور زہیر ابن قین امام کی حفاظت کے لیے امام کے آگے سینہ پیر ہو کر کھڑے ہوئے۔ جب نماز ختم ہوئی۔ سعید بھی تیروں کے زخموں سے شہید ہو کر گر گئے۔ ان کے جسم میں تیرہ تیرہ بیوست تھے۔

زہیر ابن قین ابن قیس بجلی:

کوفہ کے باشندے اور شیعہ ابن عثمان میں تھے (صرف مشہور تھا) سنہ ۶۰ ہجری میں حج کو گئے واپسی میں منزل زرود پر امام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ناصر ابن امام میں شامل ہو گئے۔ روز عاشور سعید اور زہیر امام کے سامنے کھڑے ہو کر سینوں پر تیروں کو روکتے رہے۔ سعید تیروں کی تکلیف کی تاب نہ لاسکے اور نماز جماعت ختم ہوتے ہی شہید ہو گئے۔ زہیر جنگ کر کے شہید ہوئے۔

سلمان ابن مضارب ابن قیس بجلی:

زہیر ابن قین کے چچا زاد بھائی۔ زہیر کے ہمراہ حج کو گئے تھے۔ واپسی میں امام کے ساتھ ہو گئے اور بعد ظہر شہید ہوئے۔

عمر و ابن قرظہ انصاری:

کوفہ کے رہنے والے بڑے بہادر اور باوقا تھے۔ جب بعد ظہر فوج عمر

سعد نے تیروں کی بارش کی یہ امام کے آگے کھڑے ہو کر تیروں کو اپنے جسم پر روکتے رہے، کچھ دیر میں زخموں کی شدت سے گر کر شہادت پائی۔

نافع ابن ہلال جمہلی:

حافظ قرآن اور حاملِ احادیث تھے جناب امیر المومنینؑ کے ساتھ اکثر لڑائیوں میں شرکت کی۔ کئے سے امام کی روانگی کی خبر سن کر کوفہ سے روانہ ہوئے۔ اور راہ میں حضرت امام مظلوم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپ بڑے تیر انداز تھے۔ بارہ تیروں سے بارہ آدمیوں کو قتل کیا۔ اس کے بعد گرفتار کر کے شہید کر دیئے گئے۔

شوزب ابن عبداللہ:

قبیلہ بنی شاکر کے غلام زادوں میں تھے کوفہ سے حضرت عباسؑ ابن ابی شیبہ شاکری کے ہمراہ کر بلا آئے۔ بڑے بہادر شہسوار اور حافظ احادیث تھے۔ امام کو سلام کر کے رخصت ہوئے۔ میدانِ قتال میں جا کر خوب جنگ کی اور شہید ہوئے۔

عابس ابن ابی شیبہ شاکری:

بڑے بہادر جنگ آزما عابد شب زندہ دار اور خطیب تھے۔ اپنے قبیلے کے سردار اور رئیس تھے۔ کوفہ سے اپنے غلام شوزب کو لے کر کر بلا آئے۔ میدانِ قتال میں دشمنوں نے آپ پر پتھروں کی بارش شروع کر دی۔ آپ نے اس وقت زرہ بکتر بھی اتار ڈالا اور ایک تلوار لے کر حملہ آور ہوئے اور فوج دشمن کو پسپا کر دیا۔ مگر پھر انہوں نے آپ کو گھیر لیا اور شہید کر کے سر جدا کر دیا۔

عبداللہ و عبدالرحمن پسران عروہ غفاری:

شیعیان کوفہ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ بعد ظہر دونوں بھائی جنگ کر کے شہید ہوئے۔

حنظلہ ابن اسعد شبامی:

شیعیان کوفہ میں مشہور و معروف تھے۔ حافظ قرآن مقرر اور شجاع تھے، کربلا میں امام حسینؑ نے آپ کو عمر سعد کے پاس گفتگوئے صلح کے لیے بھیجا۔ بعد ظہر امام سے اذن جہاد لے کر جنگ کو گئے اور شہادت پائی۔

سیف ابن حارث ابن سریع مالک ابن عبداللہ سریع:

حنظلہ کی شہادت کے بعد یہ دونوں بھائی درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ ان کا غلام شیبہ حملہ اول میں شہید ہوا جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔

جون ابن حوی:

جناب امیر المؤمنینؑ نے انھیں خرید فرما کر جناب ابوذر غفاریؓ کو ہبہ کر دیا تھا۔ ابوذر کی وفات کے بعد یہ پھر جناب امیرؓ کے پاس رہنے لگے۔ مدینے سے امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور روز عاشورا امام سے اذن جہاد لے کر میدان جنگ میں آئے اور بہت سے منافقوں کو قتل کر کے درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ امام نے غلام کو سرفراز فرمایا اور بہ نفسِ نفس لاش پر تشریف لے گئے اور دعائے خیر دی۔

اسلم ترکی:

حضرت امام حسینؑ کے غلام تھے جنھیں آپ نے امام زین العابدینؑ کو ہبہ

کر دیا تھا۔ روز عاشور اپنے آقا سید الساجدینؑ سے اجازت لے کر میدانِ جہاد میں آئے اور بہت سے دشمنوں کو قتل کر کے شہید ہوئے امام لاش کے سرہانے تشریف لائے باہیں گلے میں ڈال دیں زخسارے پر زخسارہ رکھا۔ اسلم نے آنکھیں کھول کر دیکھا، اس غلام نوازی پر مسکرائے اور پھر ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔

انس ابن حارث اسدی:

اصحابِ رسولؐ میں تھے۔ راوی احادیث ہیں۔ بہت کبیر اسن تھے مگر امام کے ہمراہ کر بلا آئے اور روز عاشور امامؑ سے اذنِ جہاد لے کر عمامے سے کمر کسی لنگی ہوئی بہوؤں کو رومال سے اوپر کر کے باندھا میدانِ جہاد میں گئے اور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

Presented by: <https://ajamlibrary.com/> حجاج ابن مسروق رضی:

کوفہ کے معزز شیعہ صحابی جناب امیرؑ تھے۔ امام حسینؑ کے دورانِ قیام مکہ معظمہ میں کوفہ سے آئے تھے اور اوقاتِ نماز میں اذان کی خدمت انجام دیتے تھے۔ پھر مکے سے امامؑ کے ساتھ کر بلا آئے اور روز عاشور امامؑ کے بہت سے دشمنوں کو قتل کر کے شربتِ شہادت نوش فرمایا۔

ابو عامر ابن عمرو ہمدانی:

بڑے عبادت گزار شب زندہ دار اور بڑے شجاع، بہادر تھے۔ روز عاشور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

سالم ابن عمرو:

قبیلہ کلب کے غلام تھے اور کوفہ کے شیعوں میں ممتاز تھے۔ جناب مسلمؑ کی

نصرت کی تھی۔ شہادتِ حضرت مسلمؓ کے بعد گرفتار ہوئے مگر کسی طرح قید سے آزاد ہو کر قبیلہ کلب کے اور لوگوں کے ساتھ امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حمایتِ حق میں شہادت پائی۔

سعد ابن حارث:

جناب امیر المومنینؑ کے غلام تھے پھر امام حسنؑ کے پاس رہے اور ان کے بعد امام حسینؑ کی خدمت کی۔ مدینے سے امام حسینؑ کے ساتھ کربلا آئے اور روزِ عاشور شہادت پائی۔

عمر و ابن جندب حضرمی:

شیعیان کوفہ میں تھے۔ جناب امیرؑ کی جنگوں میں شریک رہے جناب مسلمؑ کی نصرت کی تھی مگر بعد شہادت روپوش ہو گئے پھر غمی طور پر کربلا پہنچ کر امامؑ کی نصرت کی اور جنگ کر کے شہید ہوئے۔

قعنب ابن عمرو نمری:

شیعیان بصرہ میں تھے۔ حجاج ابن زید کے ہمراہ کربلا آئے اور درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

ابن ثبیط:

شیعیان بصرہ میں تھے، یہ مع اپنے دو فرزندوں عبداللہ و عبید اللہ کے منزلِ بطح پر امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر حضرت کی خدمت میں رہے اور روزِ عاشور اپنے فرزندوں کی شہادت کے بعد شہید ہوئے۔

ابن مہاصر:

شیعہ یان کوفہ میں تھے۔ شریف جنگ آزما اور شجاع تھے روز عاشور آپ نے آٹھ تیز سر کیئے جن سے پانچ آدمیوں کو قتل کیا۔ پھر تلوار سے جنگ کر کے شہید ہوئے۔

ابن مغفل جعفی:

اصحاب جناب امیر میں تھے اور تابعی تھے۔ روز عاشور جنگ کر کے شہادت پائی۔

رافع ابن عبداللہ:

مسلم ابن کثیر اعرج کے غلام تھے، اپنے آقا کے ہمراہ کربلا آئے تھے۔ جناب مسلم ابن کثیر کے بعد شہید ہوئے۔

Presented by: <https://jaifilibrary.com/>

بشر ابن عمرو حضرمی کندی:

کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور حملہ کندہ میں رہتے تھے، اس لیے کندہ مشہور ہو گئے کربلا پہنچ کر ان کو معلوم ہوا کہ ان کا فرزند رے کی سرحد پر گرفتار ہو گیا ہے۔ انھوں نے کہا اس کو اور اپنے آپ کو خدا پر چھوڑتا ہوں جب امام کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے فرزند کی رہائی کی فکر کرو میں بیعت سے تم کو آزاد کرتا ہوں، بشر نے عرض کی کہ مجھ کو درندے کھا جائیں اگر میں آپ کو چھوڑ کر جاؤں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اپنے فرزند محمد کو بھیج دو اور پانچ کپڑے عطا فرمائے جن کی قیمت ایک ہزار اشرفی تھی، تاکہ اس سے اس کی رہائی کا انتظام کیا جائے۔ اصحاب امام میں بشر تقریباً سب کے آخر میں شہید ہوئے۔

سُوید ابن عمرو خثعمی :

سُوید ابن عمرو ابن ابی المطاع خثعمی ضعیف العمر عابد شجاع اور جنگ آزمایا تھے۔ بشر ابن عمرو کے بعد جنگ کے لیے گئے خوب دادِ شجاعت دی مگر زخموں کی کثرت سے بیہوش ہو کر گر گئے اور لوگوں نے اُن کو مردہ سمجھ کر کوئی توجہ نہ کی۔ جب امام حسینؑ بھی شہید ہو گئے تو اُن کو ہوش آیا لوگ اُن کی تلوار لے گئے تھے۔ اُنھوں نے ایک چہرے سے جو اُن کے پاس چھپا ہوا تھا قریب کے دشمنوں پر حملہ کیا۔ مگر پھر لوگوں نے ان کو گرفتار کر کے شہید کر دیا۔

یحییٰ ابن سلیم مازنی :

علمائے تاریخ نے ان کو بھی شہدائے کربلا میں سے شمار کیا ہے۔ حالات کی تفصیل معلوم نہیں۔

یحییٰ بن کثیر انصاری :

نہایت بازعب اور شجاع نامی گرامی تھے۔ ابو مخنف سے مروی ہے کہ اُنھوں نے میدانِ قتال میں خوب جوہر شجاعت دکھائے اور پچاس ملائین کو تیرتخ کیا اور درجہ رفیعہ شہادت پر فائز ہوئے۔

یحییٰ بن ہانی بن عمروہ :

اُن کی ماں عمرو بن حجاج زبیدی کی لڑکی تھیں۔ جب ہانی شہید ہو گئے، تو یحییٰ کوفے میں اپنی قوم کے ہاں مخفی رہے۔ جب امام حسینؑ کی کربلا میں آمد متی تو فوراً کربلا پہنچے۔ روزِ عاشور جب آتشِ حرب مشتعل ہوئی تو میدانِ کارزار میں مردانہ

دار لڑائی کی۔ اور بہت سے ملائین کو قتل کر کے جامِ شہادت نوش کیا اور بعض مورخین کہتے ہیں کہ حملہ اولیٰ میں شہید ہوئے۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام:

آپ کا اسم گرامی علی تھا آپ کی والدہ ماجدہ جناب اُمّ لیلیٰ ابوسفیان بن حرث بن عبدالمطلب (رسول اللہ کے چچا زاد بھائی) کی نواسی تھیں۔ بنی اُمیہ سے کوئی بھی رشتے داری نہیں تھی۔ قرآن میں بنی اُمیہ کو شجرہ خبیثہ کہا گیا ہے۔

جناب علی اکبر صورت و سیرت و رفتار و گفتار میں جناب رسالت مآب سے مشابہ تھے۔ آپ بڑے شجاع تھے جب آپ جہاد کے لیے جانے لگے تو امام حسینؑ نے رسول اللہ کا گھوڑا عقاب آپ کو سواری کے لیے عطا فرمایا۔ علی اکبرؑ نے رزمگاہ میں جا کر تین شہید جنگ کی کہ دشمن کثرت متحملین کی وجہ سے شور الا مان بلند کرنے لگے۔ ناگہاں آپ فوج مخالف پر حملہ کرتے ہوئے مرہ بن مہقد کے قریب سے گذرے اس ملعون نے دھوکا دے کر سینہ پر نیزے کا دار کیا۔ نیزہ پشت سے پار ہو گیا اور آپ گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے زمین پر گرتے ہی دشمنوں نے گھیر لیا اور شاہزادے کو شہید کر دیا۔ امام حسینؑ با قلب سوزاں و چشم گریاں مقتل میں گئے اور لاش لا کر ایک خیمے میں لٹا دی۔

محمدؑ ابن مسلم:

جناب محمد کی والدہ اُم ولدہ تھیں۔ جناب عبد اللہ کی شہادت کے بعد اولاد ابوطالب نے ایک ساتھ حملہ کر دیا۔ اس میں جناب محمد ابن مسلم زخمی ہو کر گر گئے اور ابو مرہم آزدی اور لقیط ابن ایاس جُحفی نے تل کر شہید کیا۔

محمدؑ ابن ابوسعیدؑ ابن عقیلؑ:

آپ لقیط ابن ایاس جہنی کے تیر سے جو آپ کی پیشانی پر لگا شہید ہوئے۔

جعفرؑ ابن عقیلؑ:

عبداللہ ابن عروہ نخعی کے تیر سے مجروح ہوئے اور بشیر ابن خوط ہمدانی کی تلوار سے شہادت پائی۔

عبدالرحمنؑ ابن عقیلؑ:

عثمان ابن خالد جہنی اور بشر ابن خوط ہمدانی نے مل کر شہید کیا۔

حضرت محمدؑ ابن عبداللہؑ ابن جعفرؑ:

Presented by: <https://jaanlibary.com/>

آپ کی والدہ حضرت زینب بنت امیر المومنین تھیں، جناب عبدالرحمن کی شہادت کے بعد جناب محمد اپنے سگے بھائی عون کے ساتھ اذن جہاد لے کر میدان کارزار میں آئے۔ خوب داد شجاعت دی آخر عامر ابن ہنشل تمیمی کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

حضرت عونؑ ابن عبداللہؑ ابن جعفرؑ:

آپ جناب زینب بنت جناب امیر المومنین کے صاحبزادے تھے۔ جناب محمد کے ساتھ آپ اپنے ماموں کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب اذن جہاد ہوئے۔ میدان قتال میں دونوں بھائیوں نے جا کر خوب جنگ کی آخر عبداللہ ابن قطہ طائی کے ہاتھ سے درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت قاسم ابن حسنؑ:

ابھی جناب عون و محمدؑ کے ماتم سے فرصت نہ ہوئی تھی کہ جناب قاسم ابن جناب امام حسنؑ نے میدانِ کارزار کی اجازت طلب کی۔ امامؑ نے فرمایا تم تو میرے بڑے بھائی کی یادگار ہو۔ اور تم موت کو کیا سمجھتے ہو، قاسمؑ نے عرض کیا کہ موت تو شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ پھر قاسمؑ کو یاد آیا کہ بابا میرے بازو پر ایک تعویذ باندھ گئے ہیں اور فرما گئے ہیں کہ جب تمہارے چچا پر کوئی بہت سخت وقت پڑے تو اس تعویذ کو کھول کر پڑھ لینا۔ قاسمؑ نے اس تعویذ کو کھول کر پڑھا اور چچا کی خدمت میں پیش کیا۔ امامؑ نے تعویذ پڑھ کر اجازت دی۔ اپنے ہاتھ سے قاسمؑ کے سر پر عامہ باندھا اور اُس کے دونوں گوشے سینے پر لٹکا دیئے۔ اور گرتے کو کفن کی طرح چاک کر دیا۔ جناب قاسمؑ کی تیرہ یا چودہ سال کی عمر تھی اور آپ ابھی حد بلوغ کو بھی نہ پہنچے تھے۔ آپ نے رزمگاہ میں جا کر اپنی عمر کی مناسبت سے بہت سخت جنگ کی۔ پھر عمرو ابن سعد ابن نضیل نے موقع پا کر آپ کے سر پر تلوار کا وار کیا۔ جس سے آپ زمین پر تشریف لائے اور چچا کو مدد کے لیے آواز دی۔ امام حسینؑ جھنجھے کی مدد کو دوڑے۔ امامؑ جب پہنچے ہیں تو قاتل بھی موجود تھا امامؑ نے اُس پر تلوار کا وار کیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ پھر اُس نے اپنے ساتھ والوں کو مدد کے لیے پکارا اور اُس ہنگامہ گیر و دار میں وہ پامال ہو گیا۔ جب جمع منتشر ہوا تو امامؑ نے دیکھا کہ قاسمؑ کی لاش بھی پامال ہو گئی تھی۔ امام حسینؑ نے قاسمؑ کی لاش پر اس طرح نوحہ کیا ”شاق ہے تیرے چچا پر یہ امر کہ تو اُسے مدد کے لیے پکارے اور وہ مدد نہ کر سکے“۔ بعد اس کے امام حسینؑ جھنجھے کی لاش اٹھا کر لے آئے۔

احمد ابن حسنؑ:

آپ ام اسحاق بنت طلحہ کے بطن سے تھے، آپ نے عبداللہ ابن عقبہ غنوی کے تیر سے شہادت پائی۔

محمد ابن علیؑ:

امامہ بنت ابوالعاص کے بطن سے تھے آپ جناب محمد ابن حنفیہ سے چھوٹے تھے اور محمد اوسط یا محمد اصغر کہلاتے تھے۔ امام حسنؑ کی اولاد کے بعد جناب محمد اذن جہاد کے طالب ہوئے امامؑ نے اجازت دی آپ نے میدان کارزار میں جا کر خوب جنگ کی اور قبیلہ بنی ابان کے ایک شخص کے تیر سے آپ کی شہادت ہوئی۔

حضرت عباسؑ، عبداللہؑ، عمرانؑ، جعفرؑ پسران امیر المومنینؑ:

فاطمہ بنت حزام کلابیہ کے بطن سے جو مدینے میں ام البنین کے نام سے مشہور تھیں جناب امیر المومنینؑ کے چار فرزند تھے۔ جناب عباسؑ سب میں بڑے تھے اور آپ کی عمر ۳۴ سال کی تھی آپ سے چھوٹے جناب عبداللہؑ تھے ان سے چھوٹے جناب عمرانؑ تھے اور سب سے چھوٹے حضرت جعفرؑ تھے۔ یہ تینوں بھائی جناب عباسؑ کے مطیع و فرماں بردار تھے۔ سب سے پہلے جناب عباسؑ نے حضرت عبداللہؑ کو حکم دیا کہ میدان جنگ میں جا کر دشمنان دین سے قتال کرو اور امام پر اپنی جاں نثار کر دو۔ آپ میدان کارزار میں گئے خوب جنگ کی اور ہانی بنت ثبیت حضری کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ اُس کے بعد آپ نے حضرت عمرانؑ کو حکم دیا۔ انھوں نے بھی جا کر جہاد کیا اور خولی بن یزید اصبغی نے تیر سے آپ کو زخمی کیا جس سے آپ زمین پر گرے پھر قبیلہ ابان کے ایک شخص

نے آپ کو شہید کر دیا۔ جناب عمران کی شہادت کے بعد جناب جعفر رزمگاہ میں گئے آپ نے بھی خوب جہاد کیا اور ہانی عمیت حضری کے ہاتھ سے شہادت پائی۔
حضرت عباسؓ بن علیؓ:

جناب ابو الفضل العباسؓ کی ولادت سنہ ۲۶ھ میں ہوئی تھی۔ ابتدا میں آپ اپنے پدر بزرگوار کے زیر تربیت رہے۔ پھر امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔ امام حسینؓ کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور ہمیشہ حضرت کو اپنا آقا اور اپنے آپ کو غلام سمجھتے رہے۔ آپ حُسن و جمال میں یگانہ روزگار تھے۔ اس لیے قمر بنی ہاشم کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ آپ بلند بالا اور قرت و شجاعت میں یکتا اور وحید عصر تھے آپ اسپ دور کا بہر سوار ہوتے تھے، پھر بھی پاؤں زمین پر خطا دیتے تھے آپ بڑے عبادت گزار متقی عقیدے کے مضبوط اور ایمان کے پختہ تھے۔ کربلا میں روز عاشور آپ نے جو خدمات انجام دیئے وہ آپ کے عزم و شہادت کی پختگی کا نمونہ ہیں۔ ابن زیاد کے تحریری اور شمر کے زبانی امان نامہ کو ٹھکرا کر امر حق کے لیے موت پر رضامند ہو جانا جس میں آپ کے چھوٹے بھائی بھی برابر کے شریک ہیں معمولی انسان کا کام نہیں ہے۔ شب ہشتم آپ فوج حسینی کے بیس سواروں کو اپنے ساتھ لے کر نہر فرات پر تشریف لے گئے اور وہاں فوج ابن سعد سے جنگ کر کے پانی لائے جس نے آپ کو سقائے اہل بیت کا یا سقائے سکینہ کا لقب دلویا روز عاشور اسی پانی لانے کی کوشش میں آپ کے ہاتھ قلم ہوئے اور آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

چھوٹے بھائیوں کی شہادت کے بعد جناب عباسؓ طالب اذن جہاد ہوئے۔ امامؓ نے فرمایا ”تم تو میرے علمدار ہو۔ جناب عباسؓ نے عرض کیا ”اب تحمل نہیں

ہو سکتا۔ میں زندگی سے سیر ہو چکا ہوں، خشک مشک بھی لے لی اور فرات کی
 جانب روانہ ہوئے گھاٹ پر پہنچ کر پہرے داروں سے جنگ کی اور ان کو بھگا کر
 گھوڑا انہر میں ڈالا اور پانی چٹلو میں لے کر پھینک دیا۔ پھر مشک بھری اور دریا
 کے باہر آئے۔ اتنے میں جو فوج بھاگ گئی تھی وہ پلٹ آئی اور علمدار کو حلقے میں
 لے لیا۔ اب جناب عباس تنہا تھے ہزاروں دشمن گھیرے ہوئے تیر و شمشیر کے وار
 کر رہے تھے جناب عباس کو اپنی جان سے زیادہ علم بچانے کی فکر تھی کہ نشانِ فوج
 اسلام سرنگوں نہ ہو اور علم سے زیادہ مشک کی حفاظت کا خیال تھا کہ اطفالِ حسینؑ
 جو تین روز سے پیاسے تڑپ رہے ہیں سیراب ہو جائیں، ناگاہ حکیم ابن طفیل نے
 کمین گاہ سے آپ کے داہنے بازو پر تلوار کا وار لگا یا وہ ہاتھ قطع ہو گیا۔ آپ نے
 علم کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ پھر زید بن ورقہ نے آپ کے بائیں ہاتھ پر بھی
 تلوار کا وار کر کے اس کو قطع کر دیا آپ نے علم کو سینہ سے لگا کر روکا مگر ایک ملعون
 نے مشک پر ایک تیر مارا جس سے پانی بہنے لگا پھر ایک تیر آنکھ پر پڑا جس سے
 آپ کی آنکھیں بند ہو گئیں اور ایک تھیمی نے سر پر گز مارا جس سے سر شق ہو گیا۔
 آپ کو گھوڑے پر سنبھلنا دشوار ہو گیا اور آپ صدر زین سے فرش زمین پر تشریف
 لائے۔ زمین پر گر کر آپ نے امام حسینؑ کو آواز دی ”میری خبر لیجئے“ حضرت
 بھائی کی مدد کے لیے دوڑے ہوئے گئے جناب عباس زخمی شیر کی طرح تڑپ
 رہے تھے۔ امام نے بھائی کی لاش پر پہنچ کر اس طرح نوحہ کیا ”بھائی عباسؑ
 تمہارے مرنے سے حسینؑ کی کمر ٹوٹ گئی اور چارہ و تدبیر کے راستے مسدود
 ہو گئے“۔ جناب عباسؑ اس قدر مجروح تھے کہ امام آپ کی لاش خیمہ تک نہ لاسکے
 اور وہیں رہنے دی۔

علی اصغرؑ:

جناب امام حسینؑ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے جن کی عمر اس وقت چھ ماہ سے زائد نہ تھی آپ کی مادر گرامی جناب اُمّ رباب بنت امراء اقیس ابن عدی کلبی تھیں اور جناب سکینہ بنت امام حسینؑ ان صاحبزادے کی ہم شیر تھیں۔ جناب علی اکبرؑ کی لاش سے رخصت ہو کر امام درخیمہ پر تشریف لائے اور جناب زینبؑ سے جناب علی اصغرؑ کو لے کر میدان کی طرف بڑھے اور فوج ابن سعد کو مخاطب کر کے فرمایا: ”اے گروہ اشقیاء اگر تمہارے زعم باطل میں حسینؑ خطا وار ہے تو اس طفل نادان کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ تین روز سے بھوکا پیاسا تڑپ رہا ہے میں اس کو زمین پر لٹا کر ہٹا جاتا ہوں کوئی اس کو ایک جام آب پلا دے۔“ امام کی اس تقریر سے دشمنوں کے دلوں پر بھی اثر ہوا مگر عمر ابن سعد نے حملہ میں کابل کو حکم دیا کہ امام کے کلام کو قطع کر دے۔ اُس نے کمان میں ایک تیر جوڑ کر بچے کی طرف پھینکا جس نے امام کا کلام اور بچے کا رشتہ بحیات قطع کر دیا۔ علی اصغرؑ کی لاش جب لے کر درخیمہ پر آئے تو ماں نے خوں بھرا لاشہ دیکھ کر کہا، کیا عرب میں بچے کو بھی نحر کیا جاتا ہے پھر امام نے تلوار سے ایک گڑھا کھودا اور بچے کو دفن کر دیا۔

عبداللہ ابن حسنؑ:

امام حسنؑ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ان کا سن کر بلا میں گیا رہ برس کا تھا۔ آپ کی والدہ گرامی کا نام بنت سمیع تھا، جب امام حسینؑ مجروح ہو کر زمین پر تشریف لائے اور آپ کے گرد آپ کے قاتل جمع تھے یہ صاحبزادے خیمے سے نکل کر سیدھے اپنے چچا کے پاس آ گئے۔ ایک ظالم نے امام پر تلوار کا وار کیا بچے

نے چچا کو بچانے کے ارادے سے اپنا ہاتھ اٹھا دیا اس ظالم نے وار کر دیا اور بچے کا ہاتھ قلم ہو گیا پھر ایک اور شقی نے ایک تیر مار کر بچے کو شہید کر دیا۔

حسینؑ ابن علیؑ:

جناب امیر المؤمنین بن ابی طالبؑ اور جناب فاطمہؑ زہرا بنت جناب محمد مصطفیٰؑ کے چھوٹے صاحبزادے اور امام حسنؑ کے چھوٹے بھائی آپ کی ولادت ۳ شعبان سنہ ۴ ہجری کو ہوئی، معرکہ کربلا میں آپ کی عمر ستاون سال کی تھی۔ آپ جناب رسالت مآب سے مشابہ تھے۔ پیغمبر اسلام کو آپ سے بہت محبت تھی اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”حسن و حسینؑ جو اتنان جنت کے سردار ہیں“ اور حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ سے ہوں خداوند اس کو دوست رکھ جو حسینؑ کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھے جو حسینؑ کو دشمن رکھے“ <https://www.azfrillibooks.com> <https://www.azfrillibooks.com> میں لکھیں میں اپنی زبان چساتے تھے اور اپنے سینے پر ملاتے تھے اور کاندھے پر سوار کرتے تھے۔

مدینے میں جب آپ کو بیعت یزید کے لیے مجبور کیا گیا تو آپ نے ۲۸ رجب سنہ ۶۰ ہجری کو اپنی مادر گرامی اور جد امجد کی قبر سے رخصت ہو کر اور اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر راہ مکہ معظمہ اختیار کی تاکہ خانہ خدا میں جو جانوروں تک کے لیے جائے امن و امان ہے آپ بے خوف ہو کر زندگی بسر کریں مگر وہاں بھی آپ کو پناہ نہ ملی اور حکومت شام کی طرف سے حاجیوں کے بھیس میں کچھ لوگ مکہ معظمہ بھیجے گئے تاکہ موقع پا کر آپ کو قتل کر دیں یا گرفتار کر لیں۔ مگر آپ کو خانہ خدا کا احترام مد نظر تھا آپ نے نہ چاہا کہ آپ کے باعث حرم خدا کی بے حرمتی ہو آپ حج کو عمرہ سے بدل کر ۸ ذی الحجہ کو جاہ پیمانے راہ کو نہ ہوئے۔

تقریباً چار مہینے آپ کا قیام مکہ معظمہ میں رہا اور اس کی اطلاع تمام بلاد اسلام

میں ہو گئی۔ اہل کوفہ جو حکومت بنی امیہ کے مظالم سے تنگ آ گئے تھے آپ سے
 پہنچی ہوئے کہ آپ کوفہ تشریف لا کر ہماری ہدایت کریں ہمارے پاس کوئی امام و
 رہنما نہیں ہے اور اس مطلب کے ہزاروں خطوط مختلف قاصدوں کے ذریعہ سے
 آپ کی خدمت میں ارسال کئے گئے اب آپ کو ضروری معلوم ہوا کہ مکے کی
 اقامت ترک کر کے کوفہ تشریف لے جائیں۔ پھر بھی آپ نے یہ احتیاط کی کہ
 پہلے اپنے چچا زاد بھائی اور معتمد علیہ جناب مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیج دیا کہ وہاں
 جا کر آپ کو حالات سے مطلع کریں۔ اہل کوفہ نے پہلے تو بہت بڑی تعداد میں
 جناب مسلم کے ہاتھ پر امام حسین کی بیعت کی مگر جب سابق گورنر کوفہ کا تبادلہ
 ہو گیا اور عبید اللہ ابن زیاد جو بڑا ہی ظالم جابر اور دشمن اہل بیت تھا گورنر بنا کر بھیجا
 گیا اور اُس نے احکام جاری کر دیئے کہ جو کوئی مسلم کی نصرت کرے گا یا اُن کو
 اپنے گھر میں جگہ دے گا اس کو قید کر دیا جائے گا تو جناب مسلم کی جماعت کم ہونے
 لگی اور آخر میں جناب مسلم اور اُن کے میزبان جناب ہانی شہید کر دیئے گئے۔
 جناب مسلم نے انصار کی جماعت اور اُن کے مواعید پر اعتبار کر کے حضرت کو خط
 بھی لکھ دیا اور اس میں آپ کو کوفہ والوں کی طرف سے اطمینان دلایا اور اس خط
 کے بعد حضرت مکہ سے روانہ ہوئے۔

راہ میں آپ کو جناب مسلم کے قتل کی خبر اور اہل کوفہ کی بے وفائی کا حال معلوم
 ہوا آپ نے پیران جناب مسلم سے استفسار کیا ان صاحبزادوں اور برادران
 جناب مسلم نے چلنے پر آمادگی ظاہر کی اور آپ آگے بڑھے۔ آپ کوفہ کے
 قریب پہنچے تھے کہ حریر یاحی جو اُس وقت ابن زیاد کی فوج میں ایک ہزار سپاہیوں
 کا افسر تھا مع اپنے رسالہ کے وارد ہوا۔ اُس کے سپاہی اور مرکب سب شدت تشنگی

سے جاں بلب تھے آپ کے پاس جتنا پانی تھا، آپ نے سب سواروں اور مرکبوں کو پلا دیا اس کے بعد اس کے لشکر والوں نے اور آپ کے انصار نے آپ کے پیچھے نماز جماعت ادا کی حر آپ کو کوفہ جانے یا وطن واپس ہونے سے مانع ہوا چنانچہ آپ نے ایک تیسرا راستہ اختیار کیا جو دشت کربلا پر ختم ہوا۔

دوسری محرم ۶۱ ہجری کو آپ داروزمین کربلا ہوئے اسی روز حضرت کے ساتھ حر اور اُس کا ایک ہزار سوار کا لشکر بھی پہنچا۔ تیسری کو عمر سعد پانچ ہزار سوار لے کر آگیا اُس کے بعد اور فوجیں آئیں جن کی تعداد کم از کم تیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ ساتویں محرم سے آپ پر پانی بند کر دیا گیا اور دریا پر فوجیں مقرر کر دی گئیں کہ خیام حسین میں پانی نہ جانے پائے اور آپ عاجز و مجبور ہو کر بیعت یزید کر لیں مگر آپ وہ کوہِ عزم و شہادت تھے کہ آپ نے ہر طرح کی ایذا میں برداشت کر لیں آپ کے انصار آپ کے سامنے شہید ہو گئے، آپ کے گود کے پالے ظلم و ستم سہہ کر آپ سے جدا ہو گئے آپ کے دل کے ٹکڑے پیاس اور گرمی کی ایذا میں برداشت کر کے راہی جنت ہو گئے مگر آپ کے پائے استقامت میں ذرا بھی جنبش نہ ہوئی۔ یہ سب قربانیاں پیش کرنے کے بعد آپ خود بہ نفس نفیس اپنی قربانی پیش کرنے کے لئے گئے اور عصر کے وقت خوب جنگ کر کے اور سر سے پاؤں تک مجروح ہو کر اور تمام انصار و اعزاء کے داغ اپنے دل پر لے کر جنت میں اپنے نانا جناب رسالت مآب کے پاس پہنچ گئے۔

اس طرح آپ نے اپنے مادی جسم کو معرض فنا میں ڈال کر حیات جاوید حاصل کر لی اور اسلام کو ہمیشہ کے لئے تباہی و بربادی سے بچا لیا۔



شاہد نقوی:

زیارتِ ناحیہ کا مختصر منظوم ترجمہ

خالق کا حکم ہے کہ رہیں غیب میں حضور قائم ہو اب محاذِ نگاہِ بشر سے دُور
کچھ دیر اور صبر کرے قلبِ ناصبور شبِ ختم ہو تو صبحِ حتمی کا ہو ظہور
ہر چند ایک ایک نفسِ دل پہ بار ہو

Presented by: <https://afridiaran.com/>

لیکن وداعِ روح نہیں غیبتِ امام واپس انھیں پھر آنا ہے دنیا میں لاکلام
باقی ابھی ہے خونِ شہیداں کا انتقام شاہد ہے خود زیارتِ ناحیہِ امام
ہے جس کا لفظ لفظ کراہیں لیے ہوئے
روحِ امامِ عصر کی آہیں لیے ہوئے

”اقتباس از زیارتِ ناحیہ“

اے زندگی کے مطلعِ تاباں تجھے سلام اے حرفِ کن کے معنیٰ پہناں تجھے سلام
اے قلبِ دروہِ نضرِ رسولاں تجھے سلام اے قوتِ دلِ شہِ مرداں تجھے سلام
شہر کا دل سنبھالنے والے سلام لے
اے فاطمہؑ کی گود کے پالے سلام لے

تشنہ دہن سپاہ کے سالار پر سلام جلتے ہوئے خیام کے سردار پر سلام
 پیاسی زباں پہ، دیدہ خونبار پر سلام مٹی بھرے ہوئے لب و رخسار پر سلام

اے نور سجدہ تہ خنجر مرا سلام
 سوکھے گلے کی کٹتی رگوں پر مرا سلام

وہ جس کی ریش خوں سے ہوئی ترا سے سلام تڑپا کیا جو تپتی زمیں پر اُسے سلام
 روندنا گیا جو سینہ اطہر اُسے سلام تھا جو بدن و زندوں کی زد پر اُسے سلام

اتنی حرم کی فکر تھی جس تلخ کام کو
 نکلتا تھا زیر تیغ بھی مڑ کر خیام کو

جن بیسیوں کی چھن گئی چادر انھیں سلام نظروں کی زد پہ تھیں جو گلے سر انھیں سلام
 زیب سناں تھے جو سراطہر انھیں سلام تھے بے کفن جو تپتی زمیں پر انھیں سلام

Presented by: <https://www.afrilibrary.com/>
 اے چاکِ رزم سینہ اکبر سلام کے

اے خونِ گردنِ علی اصغر سلام لے

چھیڑے گئے چھڑی سے جو زنداں انھیں سلام دربار میں کھڑے تھے جو لڑاں انھیں سلام
 رسوا ہوئے جو چاکِ گریباں انھیں سلام روتا تھا جن پہ خانہ زنداں انھیں سلام

بیمارِ غم کو نوحہ زنجیر کو سلام

تاریک قید خانے کی تنویر کو سلام

دڑے جنھیں لگاتے تھے بدخواں انھیں سلام چہروں پہ مٹھرتھے جو گیسواں انھیں سلام
 سینوں میں کھولتے تھے جو آنسو انھیں سلام گردن سے بندھ رہے تھے جو بازواں انھیں سلام

دل میں بھڑکتے شعلوں کو جو کم نہ کر سکے

جو اپنے دل کے ٹکڑوں کا ماتم نہ کر سکے

ہاں اے امامِ عصر جگرِ خوں ہے آپ کا ہے صبح و شام پیشِ نظر حشر کر بلا
 کیا دل کا حال ہو گا بیاں سے ہے ماورا لیکن خموش ہیں کہ نہیں حکم کبریا
 شاید ظہور کے لیے دل بے قرار ہو
 ہم سے کہیں زیادہ غم انتظار ہو
 ہم بھی شریک آپ کے غم میں ہیں یا امام اے کاش جلد آئے کہیں وقتِ انتقام
 آقا محاذِ درد پہ ہیں آپ کے غلام اشکوں سے لکھر ہے ہیں شہِ کربلا کا نام
 ہم پر یہ حق ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کا
 مولا قبول کیجئے پر سا حسینؑ کا

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی کی کتابیں

نمبر	کتاب کا نام	صفحات	قیمت
..... ﴿سوانح حیات﴾			
۱۔	سوانح حضرت فاطمہؑ (انڈونیشیا پیپر)	1040	700/=
۲۔	ایران کی شہزادی جناب شہربانو	472	400/=
۳۔	شہزادہ قاسم ابن حسن (جلد اول)	640	500/=
۳۔	شہزادہ قاسم ابن حسن (جلد دوم)	400	500/=
۵۔	سوانح حیات شہزادہ علی الصغر	960	800/=
۶۔	آئم البنین	400	300/=
۷۔	سوانح حیات حضرت آئم کلثوم	544	600/=
..... ﴿تاریخ﴾			
۸۔	شہزادہ قاسم کی مہندی	400	500/=
۹۔	شہزادی زہنبیبا اور تاریخ ملک شام	224	200/=
۱۰۔	امام حسن کی فتح اور دشمن خدا کی شکست	144	200/=

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

200/=	224	۱۱۔ غم حسین اور عزا داروں کی شفاعت
600/=	720	۱۲۔ ذوالبحاح
200/=	144	۱۳۔ شہید علمائے حق

..... ﴿ادبیات﴾
 ﴿ادبیات﴾

300/=	288	۱۴۔ معصوموں کا ستارہ شہزادہ علی اصغر (فریج سے ترجمہ)
200/=	240	۱۵۔ اردو غزل اور کر بلا
300/=	384	۱۶۔ احساس (علی، ادبی مضامین)
300/=	338	۱۷۔ نوادرات مرثیہ نگاری (جلد اول)
300/=	368	۱۸۔ نوادرات مرثیہ نگاری (جلد دوم)
200/=	304	۱۹۔ کلام ضمیر (مرثیے، نوحے، سلام)
500/=	912	۲۰۔ شعرائے اردو اور عشق علی
500/=	720	۲۱۔ شاعر اعظم (میر انیس)
300/=	416	۲۲۔ میر انیس کی شاعری میں رنگوں کا استعمال
400/=	408	۲۳۔ میر انیس، بحیثیت ماہر حیوانات
500/=	366	۲۴۔ میر انیس (انگلش)
500/=	544	۲۵۔ اردو مرثیہ پاکستان میں
500/=	992	۲۶۔ خاندان میر انیس کے نامور شعرا
1000/=	1232	۲۷۔ ضمیر حیات

700/=	968	دستانِ ناسخ	۲۸
..... ﴿عشرہ مجالس﴾			
300/=	368	عظمتِ حضرت زینبؓ (۱۵ مجالس)	۲۹
200/=	224	حضرت علیؓ میدانِ جنگ میں	۳۰
1400/=	(مکمل بیٹ)	معراجِ خطابت (۵ جلدیں)	۳۱
300/=	368	حضرت علیؓ کی آسمانی تلوار ذوالفقار	۳۲
200/=	272	امام اور امت (اردو)	۳۳
200/=	307	امام اور امت (انگریزی ترجمہ)	۳۳
200/=	336	احسان اور ایمان	۳۵
200/=	336	ولایتِ علیؓ	۳۶
200/=	400	مجالسِ محسنہ (جلد اول)	۳۷
200/=	368	مجالسِ محسنہ (جلد دوم)	۳۸
200/=	320	معجزہ اور قرآن	۳۹
200/=	272	ظہورِ امام مہدیؑ	۴۰
200/=	288	عظمتِ صحابہ	۴۱
200/=	304	تاریخِ شیعیت	۴۲
250/=	352	قاتلانِ حسینؑ کا انجام	۴۳
300/=	352	علمِ زندگی ہے	۴۴

250/=	296	عظمت حضرت ابوطالبؑ	۴۵
250/=	257	اسلام پر حضرت علیؑ کے احسانات	۴۶
250/=	344	قرآن کی قسمیں	۴۷
300/=	256	معرفتِ الہی اور سیرتِ معصومینؑ	۴۸
300/=	304	بُت شکن اور بُت تراش	۴۹
300/=	272	انسان اور حیوان	۵۰
300/=	304	اقوامِ عالم اور عزاداریِ حسینؑ	۵۱
300/=	328	علیؑ وارثِ انبیاء	۵۲
300/=	304	محسنینِ اسلام	۵۳

Presented by: <https://jafrilibrary.com/>

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹر ڈی وی ڈی



پیشانی سید وصی حسنین رضا زیدی



کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجتہ الاسلام سید نو بہار رضا نقوی (فاضل مشہدہ ایران)

سنگ در بتول: سید علی قنبر زیدی . سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصال ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)



۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
version

لبیک یا حسینؑ

Free download by: <https://sabilibrary.com/>

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL